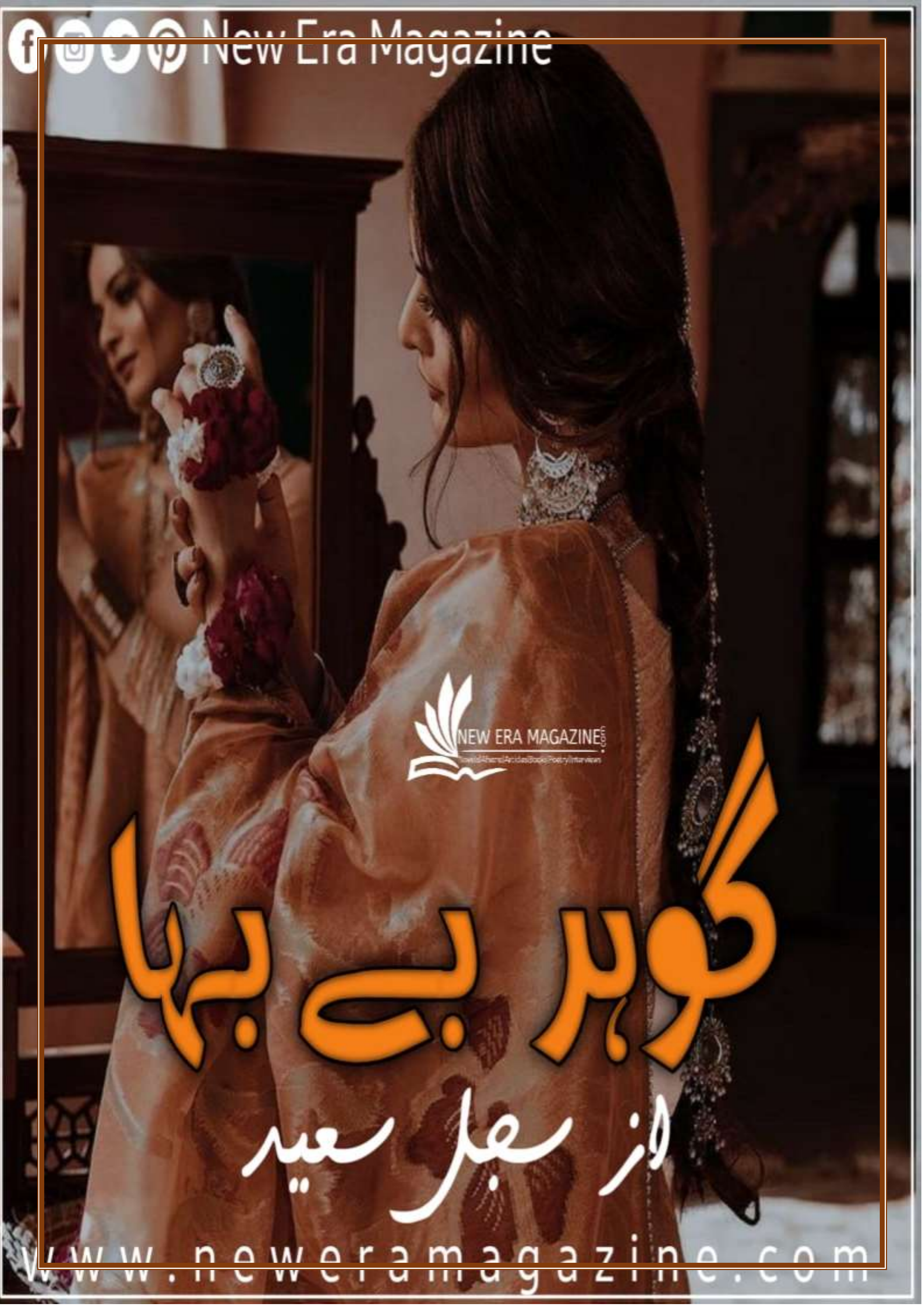
New Era Magazine
NEW ERA MAGAZINE.com
گوہر بے بہا
از سجل سعید
www.neweramagazine.com

pبسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(مکمل ناول)

گوہرِ بے بہا

از سجل سعید

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

تم چپ رہے پیام محبت یہی تو ہے

آنکھیں جھکی نظر کی قیامت یہی تو ہے

محفل میں لوگ چونک پڑے میرے نام پر

تم مسکرا دیے میری قیمت یہی تو ہے

تم پوچھتے ہو تم نے شکایت بھی کی کبھی

سچ پوچھیے تو مجھے شکایت یہی تو ہے

وعدے تھے بے شمار مگر اے مزاجِ یار

ہم یاد کیا دلائیں نزاکت یہی تو ہے

میرے طلب کی حد ہے نہ تیرے عطا کی حد

مجھ کو ترے کرم کی ندامت یہی تو ہے

******

یہ منظر ہے اسلام آباد کے گنجان آباد علاقے سے ذرا ہٹ

کر بنے جدید ترین بنگلے کا جس کے آگے ہما وقت بڑی بڑی گاڑیاں پائی جاتی ہیں۔۔

باہر سے دیکھنے والے کو وہ محض ایک بنگلہ کھڑا ہی محسوس ہوتا تھا۔۔ جبکہ اسکے اندر

کے گھناؤنے کھیلوں سے اسکے مکین ہی واقف تھے۔۔

یا پھر وہ جوان کھیلوں میں انکے ساتھ شریک تھے۔۔

امیر ماں باپ کی بگڑی اولادیں موسیقی اور رقص کی محفلوں سے لطف اندوز ہونے

جبکہ شہر کی نامور اور معزز ہستیاں اپنی تسکین کے سامان کے لئے یہاں اکثر و بیشتر پائی جاتی تھیں۔۔

بظاہر معاشرے میں ایک عزت اور احترام کی حیثیت رکھنے والی شخصیتیں یہاں اپنا اصلی چہرہ دکھانے آتی تھیں۔۔۔

بنگلے کے اندرونی حصے کے وسیع و عریض لاؤنج میں پڑے بڑے سے تخت پہ لگ بھگ پچاس سالہ عورت چمکیلے بھڑکیلے گرارے میں ملبوس میک اپ سے لدے چہرے کے ساتھ، ایک ٹانگ تخت پہ رکھے گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے پان کھانے میں مصروف تھی۔۔

پاس کوئی پچیس سالہ لڑکی تخت پہ پڑی عورت کی ٹانگ دبا رہی تھی۔۔۔حلیہ تقریبا

عورت جیسا ہی تھا۔۔

فون کی آواز پہ ہاتھ لڑکی کے آگے کیا۔۔ جس نے پاس پڑا فون اٹھا کر اسکے ہاتھ پہ رکھ دیا۔۔

فون اپنے منہ کے سامنے لاتے، وہ ہڑ بڑا کر سیدھی ہوئی۔۔ہاتھ کے اشارے سے لڑکی کو جانے کا اشارہ کیا۔۔۔

پان تھوکتے، یس کا بٹن دبا کر فون کان کے ساتھ لگایا۔۔

"س_سلام س۔۔ سیٹھ صاحب"۔ لڑکھڑاتے لہجے میں ڈرتے ڈرتے بات شروع کی۔۔

دوسری طرف موجود شخص کی بات سنتے ہی اسکے میک اپ والے چہرے کی ہوائیاں اڑی تھیں۔۔

"س_سیٹھ صاب، ب_بس تھوڑی مہلت اور۔۔۔مائی قسم آپ کا کام ہو جائے گا۔۔۔دلنشین بائی نے وعدہ کیا

ہے تو پورا بھی ہو گا۔۔۔ب_بس تھوڑا اور وقت مہربانی آپکی"۔۔۔

التجائی لہجہ اپنا کر وہ اسکی منتیں کر رہی تھی۔۔

دوسری طرف سے کچھ کہا گیا تھا اور پھر لائن کٹنے کی آواز آئی۔۔

دلنشین بائی نے غصے میں فون پھینکنے سے انداز میں تخت پہ رکھا۔۔

"زر نگار اور زر نگار۔۔رے بد بخت باہر مر جلدی"۔۔غصے میں چلاتے ہوئے کسی کو آوازیں لگانے لگی۔۔

بائیں طرف کے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی نمودار ہوئی۔۔

نازیبا لباس میں ملبوس، چہرے کو میک اپ سے ڈھانپے وہ منہ کے برے برے زاویے بنائے تخت کے پاس آئی۔۔

"کیا ہے دلنشین بائی کیوں اتنی زور سے چلا رہی ہو؟۔۔

اسکے پاس آتے ناگواری سے پوچھا۔۔

"وے بد بخت اس سیٹھ کا فون آیا تھا۔۔ کھلی دھمکی دے رہا تھا کہ کام نہ ہوا تو کاروبار تو بند کرے گا ہی ساتھ میں ہماری گردنیں بھی اڑا دے گا"۔۔

ہلکے غصے اور پریشانی سے معاملہ بتایا۔۔

زرنگار نے ناگواری سے سر جھٹکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ۔۔ یہ منہ کے زاویے مت بنا۔۔ بھاری رقم لے کر کھا چکے ہیں ہم اس سے۔۔ اب اپنی شوخیاں چھوڑ اور کام پہ لگ جا"۔۔

زور سے اسکے بازو کو پکڑ کے اپنے ساتھ تخت پہ پٹختے بولی۔۔

"کونسی آگ چین نہیں لینے دے رہی اس بڈھے سیٹھ کو۔۔ بال سفید ہو گئے پر شوق جوانوں والے پال رکھے ہیں بابے نے۔۔"

آنکھیں گھماتے وہ قدرے ناگواری سے بولی تھی۔۔

"ہوس کی آگ ہے بیٹا ہوس کی آگ۔۔ایک دفعہ بھڑک

جائے تو پھر کیا بڑھے اور کیا جوان اونہہ۔۔"

سر جھٹکتے وہ استہزائیہ انداز میں بولی تھی۔۔پھر سختی سے گویا ہوئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دیکھ بہت مشکل سے تھوڑی مہلت مانگی ہے۔۔۔اب جس کو ساتھ رکھنا ہے رکھ اور

کام پہ لگ ورنہ سیٹھ کا تجھے پتا ہے۔۔"

سختی سے اسکو باور کراتی وہ پان دان کھول کر پان بنانے لگی۔۔

"ٹھیک ہے کچھ دن تک لگ جاؤں گی۔۔اب خالہ جی کا باڑا ابھی نہیں ہے یہ

سب۔۔۔ مگر میں بتائے رہی ہوں کام ہونے کے بعد سیٹھ کی طرف سے باقی کی پیمنٹ میں سے بڑا حصہ لوں گی میں۔۔ایک جان جوکھوں میں ڈالو اوپر سے پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملتی۔۔"

انگلی اٹھا کر اسے تنبیح کرتی وہ بڑبڑاتی ہوئی دوبارہ کمرے کی طرف چل دی۔۔

"اونہہ۔۔ بڑا حصہ "منہ بنا کر اسکی نقل اتارتے وہ دوبارہ پان کھانے میں مصروف ہو چکی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

میٹنگ روم میں اس وقت جامد خاموشی چھائی تھی۔۔

سربراہی کرسی پر انسپکٹر جنرل 'حدید راؤ' براجمان تھے، جبکہ میز کے آر پار ضلع کے کئ

افسران نے نشست سنبھال رکھی تھی۔۔

"ہر آنے والے دن کے ساتھ گمشدگیاں بڑھتی جارہی ہیں۔۔۔روز کئی والدین اپنی جوان بیٹیوں کی گمشدگی کی رپورٹ درج کروانے آتے ہیں۔۔"

بولنے والے ڈی۔ایس۔پی نعیم تھے۔۔

باقی سب اسکی طرف متوجہ اسکو سن رہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سورس کے ذریعے پتا چلا ہے کہ یہ ایک گروہ ہے جو عام شہری کی حیثیت سے لوگوں میں رہتے ہیں اور پھر انکو ورغلا کر یا اغواہ کرکے دوسرے ملک سمگل کرتے ہیں۔۔"

اب کی بار اے۔ایس۔پی روہان بولے تھے۔۔

"ایس۔پی ارتضیٰ کیا آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟"

انسپکٹر جنرل حدید راؤ نے ایس پی ارتضیٰ کو متوجہ کیا تھا۔۔جو کسی گہری سوچ میں مبتلا تھے۔۔

"میں اے۔ایس۔پی روہان کی بات سے ایگری کرتا ہوں لیکن۔۔۔اسمگلنگ میں ان عام لوگوں کا ہاتھ نہیں ہو سکتا۔۔۔یہ لوگ لڑکیوں کو اغواء کر کے کسی بڑے ہاتھ میں دیتے ہیں۔۔۔جہاں سے انکو باہر کے ممالک میں اسمگل کیا جاتا ہے۔۔"

پر سوچ انداز میں بولتے حدید راؤ کی جانب دیکھا۔۔جنہوں نے سر ہلایا تھا گویا اسکی بات کی تائید کی تھی۔۔

"سر سب سے مین پرابلم یہ ہے کہ ہمیں انکے ٹھکانوں کا بھی علم نہیں ہے۔۔۔وہ ہر کام اتنی ہوشیاری سے کر رہے ہیں کہ ہمارے اطلاع ہونے تک سب ثبوت صاف ہو چکے ہوتے ہیں۔۔"

حدید راؤ نے اے۔ایس۔پی روہان کے کہنے پر انکی جانب دیکھا تھا۔۔

"اب آپ سب کا امتحان ہے ان سے دوگنی ہوشیاری سے

کام لیں۔۔۔ جلد از جلد اس برائی کا خاتمہ ضروری ہے ورنہ نجانے اور کتنے خاندانوں کو ذلت کا سامنا کرنا پڑے گا۔۔"

ان سب کو دیکھتے حدید راؤ نے بلند آواز میں کہا جس پہ سب افسران نے تائید کرتے سر ہلا دیے۔۔۔

میٹنگ برخاست ہوتے ہی سب اپنی جگہوں سے اٹھتے روم سے باہر نکل گئے۔۔ سوائے حدید راؤ اور ایس۔پی ارتضیٰ کے۔۔

"برخودار آپکی والدہ کی دس سے اوپر کالز آچکی ہیں۔۔۔ سب ہمارے انتظار میں ہیں۔۔"

اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے انہوں نے اپنے ہونہار اور شاندار بیٹے کو مخاطب کیا۔۔

"اوکے ڈیڈ۔۔۔لیٹس گو"

حدید راؤ کی بات کی پیروی کرتے انکے ساتھ جانے کو وہ بھی جگہ چھوڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

گھر میں داخل ہوتے انہوں نے واقعی 'عائشہ حدید' کو اپنا منتظر پایا تھا۔۔

"باپ تو ٹھیک تھے،بیٹے نے بھی کہا میں کیوں پیچھے رہوں۔۔"

خفگی سے انکی طرف دیکھتی بولیں۔۔

دونوں نے انکی بات پر قہقہ لگایا تھا۔۔ان کو ایسے جملے سننے کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔روز کا ہی معمول تھا۔۔

"بھئی فورس جوائن کرنے کا فیصلہ آپ کے بیٹے کا اپنا تھا۔۔۔آپ مجھے ہر بار نہ گھسیٹا کریں اندر۔۔"

مسکرا کر کہتے وہ لاؤنج میں پڑے صوفے پہ براجمان ہو گئے۔۔

"ریلیکس مام۔۔۔آپ یہ بتائیں غصہ کس بات کا ہے۔۔؟"

انکو کندھوں سے تھام کر اپنے ساتھ لگاتے اس نے پیار سے پوچھا۔۔۔

"ٹائم دیکھ رہے ہیں آپ دونوں۔۔لمبا سفر ہے آگے اور

فنکشن میں ٹائم پہ پہنچنا ہے۔۔۔وحید بھائی اور بھابھی کی کئی کالز آچکی ہیں۔۔"

"پہنچ جائیں گے مام ڈونٹ وری۔۔آپ یہ بتائیں دائم 'ہادی اور باقی سب کہاں ہیں۔۔"

ارد گرد دیکھتے وہ ان سے پوچھنے لگا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"وہ سب تیاری کر رہے ہیں۔۔اب تم بھی جاؤ۔۔تمہارے کپڑے میں نکال چکی ہوں۔۔"

اب کے مسکراتے ہوئے بولیں۔۔

ارتضیٰ انکی طرف مسکراہٹ اچھالتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

اسکے جانے کے بعد عائشہ حدید راؤ کی جانب متوجہ ہوئیں جو فون پہ کسی کے ساتھ مصروف تھے۔۔۔عائشہ کو دیکھتے ہی انہوں نے معذرت کرتے فون بند کیا اور صوفے سے اٹھتے انکی جانب آئے۔۔

"بیگم غصہ نہ کیا کیجئے۔۔اس خوبصورت سے چہرے پہ صرف مسکراہٹ اچھی لگتی ہے۔۔"

آنکھوں میں شرارت لئے پیار سے گویا ہوئے۔۔

"ہو گیا آپ کا؟۔۔چلیں اب تیاری کر لیں۔۔لیٹ ہو جائیں گے ہم۔۔"

بازو سے پکڑتے وہ انکو لیے کمرے کی جانب چل دی۔۔

******

راؤ خاندان کے چھوٹے سپوت انسپکٹر جنرل حدید کی تین اولادیں تھیں۔۔

سب سے بڑی بیٹی 'امل' جو اپنے تایازاد 'شہریار راؤ' سے بیاہی تھی اور ایک خوبصورت سے دو سالہ بیٹے 'ہادی شہریار' کی ماں تھی۔۔۔ شہریار کے کراچی میں بزنس سیٹ اپ کے باعث وہ شوہر کے ساتھ کراچی میں مقیم تھی اور آج کل اسلام آباد اپنے میکے آئی تھی۔۔

اس سے محض ایک سال چھوٹا 'ارتضیٰ حدید راؤ' جو وجاھت اور ذہانت دونوں میں سیر تھا۔۔۔ سی ایس ایس میں دوسری پوزیشن حاصل کرنے کے بعد اس نے

باپ کے نقشِ قدم پہ چلتے پولیس فورس جوائن کی تھی اور کم ہی عرصے میں اپنی

قابلیت سے وہ کافی دھاک بٹھا چکا تھا۔۔

اور پھر تیسرے نمبر پہ گھر کی رونق 'دائم حدید راؤ' جو آئی ٹی کے آخری سال میں تھا۔۔اسی بنا پر وہ ماں کا لاڈلا بھی تھا کہ وہ باپ بھائی کی طرح فورس میں شامل نہیں ہوا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دو گاڑیوں میں مشتمل یہ قافلہ اپنی منزل کو چل دیا۔۔

******

اسلام آباد سے 95 کلو میٹر دور 'ہری پور ہزارہ' کے خوبصورت اور سرسبز علاقے میں بنے خوبصورت سے گھر میں 'عزیر سیال' اپنی بیگم اور دو بیٹیوں کے ساتھ رہائش پزیر تھے۔۔

عزیر سیال اور افشاں گورنمنٹ کالج میں پروفیسر کے عہدے پر فائز تھے جبکہ افشاں کچھ سال پہلے مصروفیات کی بنا پر ریٹائرمنٹ لے چکی تھیں۔۔

"آپی پلیز اٹھ جائیں۔۔ماما آگئیں تو دونوں کی بستی پکی ہے۔۔"

اکیس سالہ 'میرال عزیر' اپنے سے ایک سال بڑی بہن 'افریشم عزیر' کے اوپر سے بلینکٹ کھینچتے ساتھ ہی ساتھ اسکوارن بھی کر رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میرال میرا ذرا ابھی دل نہیں ہے۔۔تم پلیز ماما سے کوئی بہانہ بنا دو ناں میرے لئے"

بلینکٹ کے اندر سے افریشم کی آواز آئی تھی۔۔

"ماما ادھر ہی ہے۔۔تم خود بہانہ بنالو اپنے لئے۔۔"

افشاں کی آواز سنتے جلدی سے بلینکٹ ہٹاتے وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تھی۔۔

افشاں نے قدرے لمبے بکھرے بالوں کو سمیٹتی اپنی بیٹی کو دیکھا جو بلکل اپنے نام کی مانند نرم ونازک تھی۔۔

میرال اب وارڈروب میں سر دیے کھڑی تھی۔۔

"افریشم۔۔سب چل رہے ہیں بھائی نے بہت خلوص سے بلایا ہے اور بھابھی نے سختی سے کہا تھا کہ بچیوں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کو ساتھ میں لائیں۔۔ایسے میں تمہیں اکیلا چھوڑ کر نہیں جا سکتے۔۔اٹھو اور تیاری کرو۔۔ہم جلدی واپس آنے کی کوشش کریں گے۔۔"

پیار سے اسکو پچکارتے وہ اسکو منارہی تھیں۔۔

"ٹھیک ہے ماما۔۔لیکن جلدی واپس آئیں گے۔۔سردی بھی اتنی ہے باہر۔۔"

بے دلی سے وہ بیڈ سے اٹھی تھی۔۔

افشاں سر ہلا کر کمرے سے باہر چل دیں۔۔ جبکہ افریشم واشروم میں قید ہو گئی۔۔

******

NEW ERA MAGAZINE .com

لائٹ پستہ کلر کا گھٹنوں تک آتا فراک اور سٹریٹ کیپری کے ساتھ ہم رنگ بنارسی ڈوپٹہ ہلکا سا سر پہ ٹکائے' پیروں میں پستہ اور گولڈن رنگ کا کھسہ پہنے' وہ تیار کھڑی تھی۔۔۔ اور اب میرال کے انتظار میں تھی جس کی تیاری مکمل ہو کے نہ دے رہی تھی۔۔

"میرال آج کی تاریخ میں تیار ہو جاؤ۔۔۔ ورنہ بابا غصہ

ہوں گے۔۔"

افریشم اسکو تنبیہ کرتے ہوئے بولی۔۔

"بس آپی ہو گئی۔۔"

میرال نے جھمکا کان میں ڈالتے جواب دیا۔۔

میرون سٹریٹ کیپری اور لانگ شرٹ کے ساتھ گولڈ سکن ڈوپٹہ شانوں پہ رکھے' پیروں میں گولڈن کھسہ پہنے، ہلکی پھلکی جیولری کے ساتھ وہ تیار تھی۔۔

"اچھی لگ رہی ہو۔۔"

افریشم نے اسکی تیاری دیکھ کر مسکراتے ہوئے تعریف کی۔۔

"آپ بھی۔۔"

"تم لوگ تیار ہو۔۔۔ تمہارے بابا گاڑی میں انتظار کر رہے ہیں۔۔۔"

افشاں کمرے میں داخل ہوتیں ان دونوں کو دیکھ کر بولیں۔۔

"جی ماما آل ریڈی۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرال نے انہیں جواب دیا۔۔

"آجاؤ پھر"

افشاں انکو کہتیں باہر کی جانب چل دیں۔۔

میرال نے افریشم کو دیکھا جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑی شال شانوں پہ رکھ رہی تھی۔۔

"آپی شال کیوں رکھ رہی ہیں یار۔۔ایسے اچھی لگ رہی تھیں۔۔"

"ہاں تاکہ ہزارہ کی ٹھنڈ سے میری قلفی جم جائے۔۔"

شال رکھتے وہ اسکی طرف مڑی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

"اوکے چلیں بابا'ماما ویٹ کر رہے ہیں۔۔"

میرال جانتی تھی ٹھنڈ سے اسکی خاصی دوستی تھی۔۔اکثر وہ ٹھنڈ سے بخار'زکام میں مبتلا رہتی تھی۔۔

اپنی تیاری کو ایک دفعہ دیکھتیں وہ دونوں باہر چل دیں جہاں عزیر صاحب اور افشاں انکے انتظار میں

تھے۔۔

******

بڑے سے لان میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر میز اور انکے گرد کرسیاں پڑی تھیں۔۔چند ایک میز آئے مہمانوں سے بک ہو چکے تھے۔۔

سامنے بڑا سا سٹیج دلہا اور دلہن کے لئے سجایا گیا تھا۔۔

درختوں پہ پڑی فیری لائٹس اور بڑی بڑی کلب لائٹس سجاوٹ کو مزید خوبصورت بنا رہی تھیں۔۔

سورج غروب ہو چکا تھا۔۔شام کی ہلکی ہلکی روشنی میں دور پہاڑوں پہ چھائی دھند ماحول کو مزید خوابناک بنا رہی تھی۔۔

مسٹر اور مسسز وحید اینٹرینس پہ کھڑے آنے والے مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے۔۔

آج انکے چھوٹے بیٹے کے ولیمے کا فنکشن تھا۔۔ جس پہ انہوں نے اپنے تمام عزیزواقارب کے ساتھ اپنے دوستوں کو بھی مدعو کر رکھا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بڑی دیر کردی مہربان آتے آتے۔۔"

حدید راؤ کو دیکھتے وحید صاحب بڑی گرم جوشی سے انکی طرف بڑھے تھے۔۔

انکی بات پہ حدید راؤ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔

"چلو دوست آ تو گئے ہیں ناں۔۔"

"آنا تو تھا ہی۔۔بھابھی کیسی ہیں آپ اور بچے کہاں ہیں۔۔"

وحید صاحب انکو جواب دیتے عائشہ کی جانب متوجہ ہوئے جو مسسز وحید سے مل رہی تھیں۔۔

"بھئی ینگ جنریشن دوسری گاڑی میں ہے۔۔بس پہنچنے والے ہوں گے۔۔"

حدید راؤ نے انہیں جواب دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چلیں آپ لوگ تو اندر چلیں۔۔"

مسسز وحید نے مسکراتے انکو اندر کی جانب اشارہ کیا۔۔

"ارے وحید انکل کدھر چل دیے۔۔ہمارا استقبال تو کرتے جائیں۔۔"

دائم کی پر جوش آواز سنتے سب وہاں ہی رک گئے جو غالبا ابھی پہنچے تھے۔۔

"آؤ آؤ جوانو کہاں رہ گئے تھے۔۔"

دائم کی بات پہ قہقہ لگاتے وہ ان سے مخاطب ہوئے۔۔

"بس انکل ٹریفک میں زرا وقت لگ گیا۔۔"

شہریار نے انکی بات کا جواب دیا۔

"جوانو مان لو کہ تم لوگ ابھی اپنے باپ کی ڈرائیونگ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔۔"

وحید صاحب کی بات پہ سب کا مشترکہ قہقہ گونجا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles

"ایس۔پی صاحب دعوت قبول کرنے کا بہت شکریہ۔۔"

وحید صاحب نے ارتضیٰ کو نشانہ بناتے شرارت سے کہا۔۔

"انکل اب آپ شرمندہ کر رہے ہیں۔۔

"ارے نہیں برخودار۔۔۔اچھا آپ سب آئیں اندر چل کر بیٹھیں۔۔ہم بس مہمانوں کا استقبال کر کے آپ کو جوائن کرتے ہیں۔۔"

وحید صاحب نے لان کی جانب اشارہ کیا۔۔جس پہ سب اندر کی جانب چل دیے۔۔

******

عزیر صاحب بھی اپنی فیملی کے ساتھ فنکشن میں پہنچ چکے تھے۔۔

وحید صاحب اور انکی بیگم سے ملتے وہ سب ایک خالی ٹیبل منتخب کرتے بیٹھ چکے تھے۔۔

افریشم تو شال لپیٹے بس سردی کنٹرول کرنے کی جدوجہد میں مصروف تھی جبکہ میرال خوب مزے سے ارد گرد کے ماحول سے لطف ہو رہی تھی۔۔

عزیر صاحب ایک دوست سے باتوں میں مصروف تھے جب کسی نے انکے کندھے پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کندھے پہ کسی کا ہاتھ محسوس کرتے وہ چونک کر مڑے اور اپنے سامنے حدید راؤ کو دیکھتے چند لمحوں کے لئے خاصے حیران ہوئے تھے۔۔

"حدید۔۔یار کیسے ہو۔۔کدھر غائب ہو گئے تھے۔۔؟"

ان سے گرمجوشی سے بغلگیر ہوتے عزیر صاحب کا لہجہ خاصا بے یقین ہوا تھا۔۔

"مجھے یقین تھا آج تم ضرور ملو گے مجھے۔۔وحید نے تمہیں بھی انوائٹ کیا ہو گا۔۔"

ان سے الگ ہوتے وہ مسکرا کر کہنے لگے۔۔

"ہاں مگر تم کہاں ہوتے ہو۔۔۔بڑے عرصے سے کوئی خیر خبر ہی نہیں۔۔؟"

عزیر صاحب نے شکوہ کیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ارتضیٰ نے بھی فورس جوائن کرلی ہے اور دائم پہلے سے ہی یونیورسٹی کی وجہ سے اسلام آباد ہاسٹل میں مقیم تھا۔۔بس پھر بچوں کی وجہ سے ہم بھی وہیں شفٹ ہو گئے۔۔مگر تہواروں اور دیگر فنکشنز کے سلسلے میں آنا جانا لگا رہتا ہے۔۔تم جانتے تو ہو اپنے آبائی

علاقے سے سب کو ہی لگاؤ ہوتا ہے۔۔"

حدید راؤ نے مسکراتے تفصیلی بتایا۔۔

"بہت خوشی ہوئی ارتضیٰ کا سن کر۔۔ لیکن یہاں آنے پر کبھی چکر ہی لگا لیتے۔۔"

عزیر صاحب نے ایک اور شکوہ کیا تھا۔۔

"بس یار زندگی کی مصروفیات۔۔۔"

حدید صاحب نے گہری سانس بھری تھی۔۔

"اچھا۔۔ کہاں ہیں باقی سب ملواؤ بھئی اتنا عرصہ ہو گیا بچوں سے ملے۔۔"

عزیر صاحب کے کہنے پر وہ انکو لئے اپنے ٹیبل کی جانب چل دیے۔۔

******

حدید راؤ'عزیر صاحب اور وحید صاحب گہرے دوست تھے۔۔۔ایک ہی علاقے میں اکٹھے رہے تھے۔۔پھر حدید کے فورس جوائن کرنے پہ انکو زیادہ اسلام آباد رہنا پڑتا۔۔ارتضیٰ کے جوائن کرنے پر وہ مستقل وہاں

شفٹ ہو چکے تھے۔۔آج ایک لمبے عرصے کے بعد دوست آپس میں ملے تھے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

ان دونوں کے قریب پہنچنے پر سب انکو دیکھتے کھڑے ہو گئے اور خوب گرم جوشی سے عزیر صاحب سے ملے۔۔

"عزیر بھائی۔۔۔بھابھی اور بچیاں بھی آئی ہیں کیا۔۔؟"

"جی بھا بھی سب آئے ہیں۔۔آپ آئیں میں ملواتا ہوں۔۔آؤ حدید تم بھی۔۔"

انکو جواب دیتے اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی۔۔

"مام میں بھی چلوں گی۔۔"

امل نے ہادی شہریار کو پکڑاتے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں بھی جاتا ہوں زرا۔۔"

دائم شہریار کو سرگوشی میں کہتے اٹھنے کو تھا جب شہریار نے اسے دوبارہ کرسی پر پٹخا تھا۔۔

"ادھر بیٹھ سکون سے اور سنبھال اپنے بھانجے کو۔۔میں زرار اارتضیٰ کے ساتھ یا سر سے

مل آیا۔۔"

ہادی اسکو پکڑاتے وہ ارتضیٰ کے ساتھ اسٹیج کی جانب چل دیا۔۔

دائم منہ بناتے ہادی کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔

******

"بہت پیاری بچیاں ہیں آپکی افشاں۔۔"

عائشہ میرال اور افریشم سے ملنے کے بعد افشاں سے انکی طرف پیار سے دیکھتے بولیں۔۔

افریشم امل کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی جبکہ میرال افشاں اور عائشہ کے پاس کھڑی تھی۔۔

"آپ بھی ایور گرین ہیں آنٹی۔۔نانی ماں بنے کے بعد بھی بلکل پہلے جیسی خوبصورت۔۔"

میرال انکی بات پہ ہنستے ہوئے گویا ہوئی۔۔

"تھینک یو بیٹا۔۔"

عائشہ نے اسکے گال پہ ہاتھ رکھتے نرمی سے کہا۔۔

حدید اور عزیر صاحب تھوڑے فاصلے پہ کھڑے اپنی باتوں میں مصروف تھے۔۔

میرال بھی امل اور افریشم کے پاس جا چکی تھی۔۔۔جب عائشہ افریشم کو دیکھتی بولیں۔۔

"افشاں کیا افریشم کی کہیں بات طے ہوئی ہے۔۔؟"

"نہیں بھابھی ابھی نہیں۔۔"

افشاں انکی جانب دیکھتی بولیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels, Afsanay, Articles, Poetry, Interviews

"ٹھیک ہے پھر۔۔ہم جلد ہی آئیں گے آپ کی طرف۔۔"

افشاں انکی بات سمجھتی مسکرا دیں۔۔

******

کھانے کے بعد وہ سب گروکی صورت میں کھڑے ایک

دوسرے سے الوداعی ملاقات کر رہے تھے۔۔

جب امل اسکے پاس آئی تھی۔۔

"ارتضیٰ۔۔بی ریڈی۔۔مام نے لڑکی پسند کرلی ہے۔۔"

امل اسکے کان میں سرگوشی کرتے بولی۔۔

ارتضیٰ نے اسکو ناسمجھی سے دیکھا تھا۔۔

"پستہ گرین ڈریس۔۔"

شرارت سے کہتے اسکو کلو دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Urdu

ارتضیٰ نے عائشہ اور افشاں کے پاس کھڑی خاموش سی افریشم کو دیکھا۔۔

شال شانوں سے لپیٹے، ڈوپٹہ ہلکا سا سر پہ اوڑھے وہ واقعی اپنے نام کی طرح ریشم سی خوبصورت لڑکی تھی۔۔

محض ایک نظر اس پر ڈالتا وہ نظریں ہٹا چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دائم بھی انکے پاس کھڑا امل کی بات سن چکا تھا۔۔

"وہ ریشم۔۔؟"

"افریشم۔۔"

امل نے اسکی توضیح کی تھی۔۔

"ہاں ناں۔۔ایک ہی بات ہے۔۔"

ہاتھ جھلاتے اسکی بات ہوا میں اڑائی۔۔

ارتضیٰ ان سے لاپرواہ بنے شہریار کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر بعد سب وحید صاحب سے ملتے اپنے اپنے ٹھکانوں کی جانب چل دیے۔۔

******

"مام کچھ زیادہ جلدی نہیں یہ۔۔؟آئی مین ہم آج ہی ملے ہیں اور آپ کل وہاں جانے

کی بات کر رہی ہیں۔۔"

ارتضیٰ عائشہ کی بات سنتا حیران ہوا تھا۔۔

"کم آن بھائی۔۔جلدی جلدی کام ختم کریں تاکہ اپنی

باری بھی آ سکے۔۔"

دائم نے ارتضیٰ کو دیکھتے شرارت سے کہا۔۔

"تم ابھی اپنی چونچ بند رکھو زرا۔۔"

امل نے اسے لتاڑا تھا۔۔

"افشاں سے میں نے پوچھا تھا۔۔افریشم کی ابھی کہیں بات وغیرہ نہیں ہوئی۔۔اسلئے

اب جب سب یہاں موجود ہیں تو کل جانے میں کیا مضائقہ ہے۔۔"

عائشہ نے سب کو دیکھتے اپنی رائے پیش کی۔۔

"پیاری بچی ہے اور سب سے بڑھ کر میرے بہت اچھے دوست کی بیٹی ہے۔۔۔میں تمہاری ماں کی بات سے ایگری ہوں۔۔باقی جو تم کہو۔۔"

حدید راؤ نے ارتضیٰ کو دیکھتے معاملہ اسکے حوالے کیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں بھی مام کی بات سے متفق ہوں۔۔اور پھر میرے یہاں ہوتے کام ہو جائے زیادہ بہتر ہے ناں۔۔پھر جانے شہریار مجھے کب لاتے ہیں۔۔"

امل ان تینوں کو دیکھتی آخر میں شرارت سے شہریار

کو دیکھتی بولی تھی۔۔

جس پہ شہریار نے اسکو مصنوئی گھوری سے نوازا۔۔

"چچچ۔۔۔" دائم نے شہریار کے پاس کھسک کر سر گوشی کے انداز میں اسکے لئے اظہارِ افسوس کیا۔۔

شہریار اسکی بات پہ ہاتھ جھلاتے باقی سب کی طرف متوجہ ہو گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس وقت سب اپنے آبائی گھر میں موجود تھے۔۔ ویک اینڈ سب نے وہاں گزارنے کا سوچا تھا۔۔ چونکہ امل بھی کافی عرصے کے بعد آئی تھی سو اسکی خواہش تھی کچھ دن وہاں رکنے کی۔۔ ہادی کو سلا کر وہ سب لونگ روم میں بیٹھے تھے۔۔

"آل رائٹ۔۔ جیسا آپ سب چاہیں۔۔"

ارتضیٰ نے مسکراتے ہوئے سب کو دیکھتے کہا۔۔ جس پہ سب مسکرا دیے۔۔

"لیکن مجھے کل واپس جانا ہے۔۔ کیس کے سلسلے میں کافی ڈسکشنز کرنی ہیں۔۔ سوری آل ریڈی میں جوائن نہیں کر سکوں گا۔۔"

دونوں ہاتھ اٹھا کر مسکراتے ہوئے معذرت کی۔۔

"میں خوامخواہ تھوڑی نا بولتی ہوں۔۔"

عائشہ اسکو دیکھتی ناراضگی سے بولیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بیگم ناراض مت ہوں، ہم سب موجود ہیں۔۔ ارتضیٰ نیکسٹ ٹائم وزٹ کر لے گا۔۔"

حدید راؤ نے مسکراتے ہوئے ارتضیٰ کی جان بچائی۔۔ جس میں وہ کامیاب بھی ہوئے تھے۔۔

"بھائی ویسے لکی یو آر۔۔ریشم کافی خوبصورت ہے۔۔"

دائم کی رگِ ظرافت پھر سے پھڑکی تھی۔۔

"افریشم نام ہے اسکا گدھے۔۔"

شہریار نے اس کے کندھے پر تھپڑ جھڑتے توضیح کی۔۔

"ہاں وہی۔۔ایک ہی بات ہے۔۔"

کندھا سہلاتے ہوئے وہ لاپرواہی سے بولا۔۔

ایسے ہی میٹھی نوک جوک کے بعد سب سونے کی غرض سے اپنے کمروں کی جانب چل دیے۔۔

******

صبح ناشتے کے بعد ہی عزیر صاحب کو حدید راؤ کی کال موصول ہوئی تھی۔۔ جس میں انہوں نے اپنے آنے کی اطلاع دی اور ساتھ میں آنے کا مقصد بھی۔۔

عزیر صاحب نے افشاں کو بھی مطلع کر دیا تھا۔۔

"آپ کیا چاہتے ہیں۔۔؟"

افشاں نے ان کی رائے مانگی۔۔

"ارتضیٰ بہت قابل اور اچھا لڑکا ہے۔۔ مجھے کوئی اعتراض کرنے والی وجہ نظر نہیں

آتی۔۔لیکن تم افریشم سے بھی پوچھ لینا۔۔"

عزیر صاحب نے مسکرا کرانکو جواب دیا۔۔

جواباوہ بھی سر ہلاتی مسکرادیں۔۔

******

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ابھی اپنا کمرہ صاف کر کے بیٹھی تھی،جب میرال بھاگنے سے انداز میں کمرے میں داخل ہوتے اسکے قریب دھپ سے بیٹھی تھی۔۔

"آپی۔۔۔اے بگ نیوز فار یو۔۔"

آہستہ سی آواز میں تقریبا چیخی تھی۔۔

افریشم نے نا سمجھی سے اسکے ایکسائٹمنٹ سے لال ہوتے چہرے کو دیکھا۔۔

"کیسی نیوز۔۔؟"

"راؤز آر کمنگ۔۔"

میرال نے چہکتے ہوئے بتایا۔

"خیریت۔۔؟"

ایک لفظی سوال کرتے وہ رات پہنے کپڑوں کی طے لگانے لگی۔۔

"آپی۔۔ماما بتا رہی تھیں وہ آج شام چائے پہ آرہے ہیں۔۔"

پھر زرا توقف سے بولی۔۔

"آپ کا پروپوزل لے کر۔۔"

اسکو ٹہوکا دیتے خوشی سے بتایا۔۔

کپڑوں کو طے لگاتا افریشم کا ہاتھ رکا تھا۔۔بے یقینی سے گردن موڑ کر میرال کو دیکھا جو شرارتی مسکراہٹ لئے اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔

"ارتضیٰ بھائی کو دیکھا تھا آپ نے۔۔؟واٹ اے چارمنگ پر سنیلٹی۔۔"

میرال کی خوشی تو دیدنی تھی۔۔

میرال کی بات سنتے رات فنکشن میں امل کے ساتھ کھڑا سنجیدہ اور سوبر سا ارتضیٰ

نظروں کے سامنے آیا تھا۔۔خوبصورت تو تھا بھئی دل نے اقرار کیا تھا۔۔

"ماما، باباکے ساتھ مارکیٹ تک گئی ہیں اور وہ کہہ رہی تھیں کہ آپ ٹائم پہ ریڈی ہو جانا۔۔"

میرال کی آواز پہ وہ خیالوں سے باہر آئی تھی۔۔کپڑے وہیں چھوڑتے وہ اسکی طرف مڑی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ماما باباکا کیا ریسپونس ہے؟۔۔"

میرال کا ہاتھ پکڑے وہ گویا ہوئی۔۔

"پوزیٹیو ہی پوزیٹیو لگ رہا ہے مجھے تو جیسے وہ دونوں تیاری میں لگے ہیں۔۔"

میرال نے مسکراتے جواب دیا۔۔

افریشم سر ہلاتے دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔

"میں ڈرائنگ روم کی صفائی ایک مرتبہ دیکھ لوں۔۔آپ کپڑے سلیکٹ کر لیں آج پہننے کے لئے۔۔"

قریب ہوتے اسکے گال کو چومتی وہ باہر کی جانب بڑھ گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افریشم مسکرا بھی نہ سکی تھی۔۔

ابھی تو اپنی پسندیدہ یونیورسٹی سے ماسٹرز بھی کرنا تھا جو اسکا شوق تھا اور شادی ہو گئی تو۔۔یہ سوچ آتے ہی وہ اداس ہو گئی تھی۔۔

******

بھابی ارتضیٰ نہیں آیا۔۔؟"

وہ سب عزیر صاحب کے ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے جب افشاں نے عائشہ سے ارتضیٰ کے متعلق پوچھا۔۔

"ارتضیٰ کو کیس کے سلسے میں اسلام آباد واپس جانا پڑا۔۔انشاءاللہ اگلی دفعہ میں ساتھ ہو گا۔۔"

عائشہ نے معنی خیزی سے مسکرا کر جواب دیا۔۔

حدید راؤ اور عزیر صاحب اپنی گفتگو میں مصروف تھے،شہریار بھی انکے ساتھ بیٹھا انکی گفتگو میں شامل تھا،جسکا موضوع ملکی حالات،مہنگائی وغیرہ وغیرہ تھا۔۔

افشاں،عائشہ اور امل ایک ساتھ بیٹھیں اپنی باتوں میں مصروف تھیں۔۔

دائم ان سب کو مصروف دیکھ کر بے حد بور ہو چکا تھا۔۔

"آنٹی افریشم اور میرال نظر نہیں آ رہیں۔۔؟"

امل نے افشاں سے ان دونوں کے بارے میں پوچھا۔۔

"بیٹا وہ دونوں کچن میں مصروف ہیں۔۔"

"افشاں کسی بھی تکلف کی ضرورت نہیں ہے۔۔ہم کونسا غیر ہیں۔۔"

عائشہ نے مسکراتے ہوئے افشاں سے کہا۔۔

"غیر نہیں ہیں لیکن کون سا روز آتے ہیں۔۔"

افشاں نے اپنائیت سے جواب دیا۔۔

ان کی بات سنتے دائم فوراا ٹھا تھا۔۔ہادی کا ہاتھ پکڑے وہ ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔۔

آواز کا تعاقب کرتا وہ کچن تک پہنچا۔۔ہادی بھی اسکے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا چل رہا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچن میں دونوں بہنیں اسکی طرف پشت کیئے، چولہے کے پاس کھڑی غالباً اپنی بنائی گئی ڈش کو چکھ کر اس پر تبصرا کر رہی تھیں۔۔

دائم انکو دیکھتے کچن کی دیوار کے ساتھ رک گیا۔۔

"اہم۔۔ایک گلاس پانی ملے گا۔۔"

مصنوئی کھانستے دائم نے ان دونوں کو متوجہ کیا۔۔

وہ دونوں چونک کر مڑی تھیں۔۔

"ایک گلاس کیوں جی۔۔پوری ٹینکی ملے گی۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرال نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔

ہادی اسکا ہاتھ چھڑواتا کچن میں داخل ہو گیا تھا اور اب ایک ایک چیز کی جانچ پڑتال کر رہا تھا۔۔

افریشم نے مسکراتے ہوئے دائم کو سلام کیا اور ہادی کو اٹھاتے ٹیبل پر بٹھا دیا۔۔

"نہیں جی۔۔الحمدللہ ہمارے ہاں پانی وافر مقدار میں ملتا ہے۔۔فلحال ایک گلاس ہی دے دیں۔۔"

برجستہ جواب دیتے وہ مسکرایا تھا۔۔

میرال نے اسکی بات پہ منہ بناتے پانی گلاس میں ڈالا اور ڈش میں رکھتے اسے پیش کیا۔۔

ایک نظر اسکے گلابی چہرے پہ ڈالتا وہ گلاس پکڑے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچن میں داخل ہوتا کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

میرال دوبارہ چولہے کی جانب مڑتی مصروف ہوگئی۔۔

دائم نے چاکلیٹ کھاتے ہادی کو دیکھا جو یقیناً اسے افریشم نے دی تھی۔۔

"ہادی موٹے اپنی مامی ٹوبی کو تھینکس بولا۔۔؟"

افریشم کی دھڑکن مامی کے نام پہ تیز ہوئی تھی۔

چہرہ پل میں لال ہوا تھا۔۔

"ابھی ہم نے ہاں میں جواب نہیں دیا۔۔ مسٹر دائم۔۔"

میرال نے اسکی جانب مڑتی اترائی تھی۔۔

"آپ کے ہاں کی ہمیں ضرورت بھی نہیں۔۔ مس میرال۔۔"

اسی کے انداز میں اسے جواب دیا۔۔

میرال چڑتے ہوئے دوبارہ مڑ گئی۔۔ دائم اسکے رخ موڑنے پہ مسکراتے افریشم کی

جانب متوجہ ہوا جوان کی باتوں پہ مسکرا رہی تھے۔۔البتہ منہ سے ابھی کچھ نہ بولا تھا۔۔

"آپ کیا کرتی ہیں۔۔"

افریشم کو مخاطب کرتا وہ مسکرایا تھا۔۔

"گریجویشن کمپلیٹ کر لی ہے اب ماسٹرز کا سوچ رہی ہوں۔۔"

افریشم نے ہادی کا منہ صاف کرتے نرمی سے جواب دیا۔۔

"گُڈ"

دائم نے جواب دیتے میرال کو دیکھا۔۔

"اور مس میرال۔۔؟"

شرارتی مسکراہٹ سے میرال کو دیکھتے افریشم سے پوچھا۔۔

"میرال بی۔ایس۔سی کی سٹوڈنٹ ہے۔۔"

میرال کوئی جواب دیے بغیر اپنے کام میں لگی رہی پھر مڑی اور ایک پلیٹ میں کباب رکھے دائم کے سامنے پیش کیے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ٹرائے کریں آپی نے بنائے ہیں۔۔"

وہ کوئی جواب دیتا جب امل کچن میں داخل ہوئی۔۔

"دائم تم یہاں ہو میں تمہیں باہر دیکھ رہی تھی۔۔اور تم دونوں لڑکیو کچن سے باہر منہ نکال لو آج کی تاریخ میں۔۔"

پیار سے انکوڈ پٹتی وہ ان سے ملنے لگی۔۔

وہ دونوں امل کی بات پہ مسکرا دیں۔۔

"کباب بہت اچھے بنائے آپ نے ریشم۔۔"

دائم نے مسکراتے ہوئے تعریف کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"افریشم نام ہے آپی کا۔۔"

میرال سے بہن کے نام کا شارٹ کٹ برداشت نہ ہوا تھا۔۔

"ہاں۔۔ایک ہی بات ہے۔۔"

دائم لاپرواہی سے کہتا کچن سے باہر چل دیا۔۔

پیچھے کھڑی امل سر نفی میں ہلاتی ہنس دی۔۔

******

وہ کمرے سے جڑی بالکنی میں پڑے جھولے پر بیٹھی اپنے بائیں ہاتھ کی تیسری انگلی میں پڑی انگوٹھی کو دیکھتے کسی گہری سوچ میں مبتلا تھی۔۔

شام میں ہی عزیز صاحب کی ہاں کے بعد عائشہ نے اسے انگوٹھی پہنادی تھی۔۔ غیر تو تھے نہیں جن سے سوچنے اور جانچ پڑتال کرنے کا وقت مانگا جاتا اور نہ ہی حدید راؤ نے دوست کی سننی تھی۔۔بقول انکے افریشم میری بیٹی ہے تم اعتراض کرو بھی تو ہم زبردستی لے جائیں گے۔۔ شہریار اور دائم نے رسم کے وقت خوب تصویریں لی تھیں اور ساتھ میں دائم میرال کو تنگ کرنا نہ بھولا تھا۔۔ہادی کا بس ایک ہی مشغلہ تھا ہر

چیزوں کو ٹٹولنا اور وہ چہکتے ہوئے بخوبی سرانجام دے رہا تھا۔امل کی تو خوشی دیدنی تھی، لاڈلے بھائی کا رشتہ پکا ہوا تھا۔۔۔خیر ان سب کے بعد وہ ارتضیٰ حدید راؤ کے ساتھ منسوب ہو چکی تھی۔۔

جو چیز اسے پریشان کر رہی تھی وہ یہ تھی کہ وہ شادی بھی جلدی کرنا چاہتے تھے۔۔ایک وجہ امل بھی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھی جواب بھائی کی خوشی دیکھ کر جانا چاہتی تھی۔۔بزنس کی مصروفیات کی وجہ سے شہریار زیادہ اسلام آباد نہیں آپاتا تھا اور امل اسکو چھوڑ کر کبھی آتی نہیں تھی۔۔اب آئی تھی تو شادی بھی کروا کر ہی جانا چاہتی تھی۔۔

وہ انہی سوچوں میں غلطاں تھی جب میرال چائے کے کپ پکڑے اسکے ساتھ بیٹھی تھی۔۔میرال کے پاس بیٹھنے پر وہ خیالوں سے باہر نکلی۔۔

"کیا بات ہے آپی آپ پریشان لگ رہی ہیں۔کیا آپ خوش نہیں ہیں۔۔؟"

میرال نے پریشان لہجے میں بہن سے پوچھا جو اسے گم سم سی لگ رہی تھی۔۔

"میرا نام میرٹ لسٹ میں آگیا ہے میرو۔۔تم جانتی ہو ناں اسلامک یونیورسٹی سے ماسٹرز کرنا میرا شوق ہے۔۔اور اب شادی۔۔"

اپنی پریشانی بتاتے وہ آبدیدہ ہو گئی تھی۔۔آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے تھے۔۔

"آپی آپ شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہیں میرا نہیں خیال کہ ارتضیٰ بھائی کو کوئی پرابلم ہوگا۔۔"

میرال اسکے دونوں ہاتھ پکڑے پیار سے بولی تھی۔۔

"میں اپنی تعلیم شادی سے پہلے مکمل کرنا چاہتی تھی۔۔شادی کے بعد کی ذمے داریاں بھی ہوتی ہیں۔۔اتنی جلدی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی میں۔۔"

اپنی بات مکمل کرتے وہ رو دی تھی۔۔

"آپی پلیز روئیں نہیں۔۔ہم بابا سے بات کریں گے صبح آپ پلیز چپ ہو جائیں۔۔"

اسکے آنسو صاف کرتی وہ پیار سے اسکو پچکارتے ہوئے بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افریشم نے آنسو صاف کرتے سر ہلایا۔۔

"چائے پی لیں اور پریشان بلکل نہیں ہونا اب آپ نے اوکے۔۔؟"

کپ اسکو تھماتی وہ مصنوئی سختی سے بولی تھی۔۔

افریشم نے ہلکا سا مسکراتے چائے کا کپ لبوں کے ساتھ

لگالیا۔۔

******

وہ ابھی پولیس سٹیشن سے واپس آیا تھا۔ڈنر وہ وہاں کے ساتھ کر چکا تھا۔۔فریش

ہوتے بیڈ پہ دراز ہو گیا۔۔

شام کو شہریار نے سب سے پہلے اسے کال کر کے مبارک دی تھی۔۔وہ تو بس ان سب

کی سپیڈ پہ حیران تھا۔۔یہی سوچتے اس نے بیڈ سائیڈ سے اپنا فون پکڑا۔۔

چند لمحوں بعد دائم کی چہکتی ہوئی آواز سپیکر سے سنائی دی۔۔

"جی سرکار میں جانتا ہوں خوشی کنٹرول نہ ہورہی ہوگی لیکن اسکا یہ مطلب نہیں آپ آدھی رات کو دوسروں کی نیند میں خلل ڈالیں۔۔

لہجے میں شرارت سموئے وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"میں جانتا تھا اس وقت الوؤں کی طرح وہاں بس تم

ہی جاگ رہے ہوگے۔۔"

اگر وہ دائم تھا تو ارتضیٰ اسکا بڑا بھائی تھا۔۔

"اپنی ویز یہ بتاؤ اتنی جلدی سب کچھ۔۔ہاؤ۔۔؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھئی انسپکٹر جنرل حدید راؤ کے بہترین دوست کے گھر گئے تھے۔۔خالی ہاتھ تو آنے سے رہتے۔۔"

ارتضیٰ اسکی بات پہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔

"اوکے تو۔۔۔سینڈ ہر پکچرز۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھوڑے توقف کے بعد وہ بولا تھا۔۔

"اب آئے نہ اپنی اصل بات پہ۔۔میں بھی کہوں یہ آدھی رات کو بھائی کی یاد کیسے آ گئی۔۔"

"بکواس نہیں۔۔میرا موڈ نہیں تیرے ساتھ سر کھپانے کا۔۔جو کہا ہے وہ کر۔۔"

اسکا سیریس انداز دیکھ کر دائم فوراسیدھا ہوا تھا۔۔اچھا کہتے اس نے فون بند کر دیا۔۔

کچھ سیکنڈز بعد اسے دائم کی طرف سے میسج رسیو

ہوئے تھے۔۔۔

ڈوپٹہ سر پہ اوڑھے وہ نظریں جھکائے بیٹھی تھی۔۔ایک تصویر میں وہ امل کی کسی بات کا جواب دیتے مسکرا رہی تھی۔۔

جانے کیوں وہ بہت اپنی سے لگی تھی۔۔ایک دفعہ پھر ساری تصویریں دیکھ کر وہ فون رکھتا آنکھیں موند گیا۔۔

******

"حیرت کی بات ہے روہان۔۔ہم ابھی تک ناکام بیٹھے ہیں

۔۔"

ارتضیٰ نے تشویش سے سامنے بیٹھے روہان کو دیکھتے کہا۔۔

وہ دونوں اس وقت پولیس اسٹیشن میں ارتضیٰ کے آفس میں بیٹھے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یہ کام آسان بھی نہیں ہے۔۔ہمیں نہیں معلوم انکا ٹھکانہ کہاں ہے اور نہ ہی ہم یہ

جانتے ہیں کہ کون سی

بڑی پارٹی انکے ساتھ ملوث ہے۔۔"

روہان کرسی سے ٹیک لگاتا بولا تھا۔۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔ ہمیں مزید چوکنا ہونے کی ضرورت ہے۔۔ڈی۔ایس۔پی نعیم سے کہہ دو پہرے لگوادیں۔۔ خصوصا سکول، کالجز کے سامنے۔۔کانسٹبلز سے بول دو جہاں کوئی غیر معمولی حرکت دیکھیں فوری اطلاع کریں۔۔"

ارتضیٰ نے سنجیدہ لہجے میں اسے دیکھتے تفصیلی بات کی۔۔

روہان سر ہلاتے اٹھ کر جانے لگا، پھر کچھ یاد آنے پہ اسکی طرف مڑا۔۔

"بات پکی کی مبارک ہو چھپے رستم انسان۔۔"

مصنوئی ناراضگی سے کہتا وہ اسکی جانب آیا اور اسے کھڑا کرتے زور سے گلے لگایا۔۔

"دائم ایکسپریس اپنا کام کرنا بخوبی جانتا ہے۔۔ معذرت، کیس کی مصروفیت میں میرے ذہن سے نکل گیا۔۔"

اسے نے ہنستے ہوئے وضاحت دی۔۔

"واہ بھائی یہ بھی سہی ہے۔۔"

اسکی بات پہ ہلکا سا قہقہ لگاتا وہ باہر کی جانب چل دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

ناشتے کے ٹیبل پہ سربراہی کرسی پہ عزیز صاحب براجمان تھے۔۔۔انکے دائیں طرف افشاں اور انکے ساتھ افریشم بیٹھی تھی۔۔ جبکہ بائیں جانب میرال بیٹھی تھی۔۔

میرال افریشم کو آنکھوں سے کچھ کہتی بابا کی طرف اشارہ کررہی تھی جبکہ افریشم سہمے

ہوئے انداز میں سر مسلسل نہ میں ہلا رہی تھی۔۔میرال نے تنگ آتے عزیر صاحب کو مخاطب کیا۔۔

"بابا آپی آپ سے کچھ کہنا چاھتی ہیں۔۔"

میرال کی آواز پہ افشاں اور عزیر صاحب نے پہلے اسے دیکھا پھر سر جھکائے افریشم کو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا بات ہے افریشم بچے کیا کہنا چاہ رہی ہو۔۔"

عزیر صاحب نے پیار سے اپنی بیٹی کو دیکھا۔۔

"بابا۔۔وہ۔۔میں نے۔۔ماسٹر زکے لئے اسلامک یونیورسٹی میں آن لائن اپلائے کیا تھا۔۔میرا نام لسٹ میں آگیا ہے۔۔مم_میں آگے ایڈمشن لینا چاہتی ہوں بابا۔۔"

بھرائے لہجے میں سر جھکائے وہ بول رہی تھی۔۔

افشاں اور میرال نے عزیر صاحب کو دیکھا جو بے تاثر افریشم کو دیکھ رہے تھے۔۔

"حدید اور بھابھی جلد شادی مانگ رہے ہیں۔۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنی زندگی میں ہی تم دونوں کے فرائض سے سبکدوش ہو سکوں۔۔ تم شادی کے بعد بھی پڑھ سکتی ہو۔۔"

سنجیدہ لہجے میں بولتے وہ ہاتھ صاف کرتے ٹیبل سے اٹھ کر چلے گئے۔۔

میرال نے دکھ سے اپنی بہن کو دیکھا جو آنسو روکنے

کی جدوجہد میں تھی۔۔

افشاں نے اسکو اپنے ساتھ لگا کر تسلی دی۔۔

"میری جان بابا ٹھیک کہہ رہیں تمہارے۔۔تم شادی کے بعد بھی اپنی پڑھائی جاری رکھ سکتی ہو۔۔"

افریشم نے بے دلی سے سر ہلا دیا۔۔

****

"بھائی کی تو کشتی پار لگ چکی ہے۔۔اب میرے بارے میں بھی سوچ کر جانا بجو۔۔"

دائم شرارتی لہجہ اپنائے امل کو دیکھتا مصنوئی دکھ سے بولا تھا۔۔۔

"تم اپنی پڑھائی تو مکمل کر لو۔۔شادی کا ابھی سوچنا بھی مت۔۔"

وہ سب اسلام آباد واپس آ چکے تھے۔۔ہادی اپنی نانی کے ساتھ کسی عزیز کے ہاں گیا تھا، حدید راؤ اپنی میٹنگ میں تھے، ارتضیٰ پولیس اسٹیشن، جبکہ وہ

تینوں لاؤنج میں بیٹھے کافی سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔۔

"تمہاری بھی پار لگا دیتے ہیں یار۔۔افریشم کی بہن بھی تو ہے پیاری سی میرال۔۔"

شہریار نے دائم کو دیکھتے آنکھ دبائی تھی۔۔

"ہاں تاکہ گھر میدانِ جنگ بن جائے۔۔"

امل ہنستے ہوئے بولی۔۔

"تو اچھی بات ہے ناں بھائی اور بھابھی جتنے کم گو۔۔ہم اتنے ہی زیادہ گو۔۔"

دائم اپنی ہی منطق پیش کرتا ہنسا۔۔

"دیکھ لو امل میں نے تو صرف بات کی تھی۔۔صاحب بہادر تو تیار بیٹھے ہیں۔۔"

"میں بھی بات ہی کر رہا ہوں کہ افریشم بھابھی کو بہن کا ساتھ مل جائے گا۔۔"

دائم اسکی بات پہ کھسیاتے ہوئے بولا۔۔

"ان کا بھی خاندان ہے بھئی۔۔ہو سکتا ہے میرال کی شادی وہ اپنی فیملی میں کریں۔۔"

امل کے عام سے انداز میں کہنے پر دائم کی مسکراہٹ غائب ہوئی تھی۔۔

اسکی بات سنتے دائم کا دل اداس ہوا تھا۔۔بے دلی سے وہاں سے اٹھتا وہ اپنے کمرے کی

طرف چل دیا۔۔

بیڈ پہ گرتے وہ خود بھی اپنی حالت پہ حیران ہوا تھا۔۔وحید انکل کے ہاں فنکشن پہ ہی وہ اسکے دل کو پیاری لگی تھی۔۔شوخ اور چنچل سی،امل اور ہادی کے ساتھ ہنستی مسکراتی۔۔اور پھر انکے گھر اسکو تنگ کرنے پر منہ بناتی۔۔امل کی بات پر وہ اداس ہوا تھا۔۔غالبا دل ایک نئے جذبے سے متعارف ہوا تھا اور جس کی خاطر ہوا تھا وہ تو بے نیاز تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

وہ اپنے کمرے میں گم سم سی بیٹھی تھی،جب میرال کمرے میں داخل ہوئی۔۔

افریشم کو ایسے بیٹھے دیکھ کر اسے برا لگا تھا۔۔وہ

بہت پیاری لڑکی تھی، بے جا خواہشات نہیں کرتی تھی۔۔انٹر کے بعد سے وہ کسی اچھی یونی میں تعلیم حاصل کرنا چاھتی تھی لیکن بابا اور ماما ان دونوں کو خود سے دور جانے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔۔اب جب اپنی قابلیت سے اسے اسکی پسند کے ادارے میں ایڈمشن مل ہی رہا تھا تو حالات اسکا ساتھ نہیں دے رہے تھے۔۔

وہ یہی سب سوچ رہی تھی جب اسکے دماغ میں کوئی ترغیب آئی تھی۔۔اتراہوا چہرا لمحے میں کھلا تھا۔۔چھلانگ لگاتی وہ دھپ سے اسکے پاس بیٹھی جو اپنے ہی دکھ لئے بیٹھی تھی، اسکے اس طرح اچانک نمودار ہونے پہ گھبرا کر اسکی طرف مڑی۔۔

"میرے پاس ایک سولڈ آئیڈیا ہے۔۔"

پرجوش انداز میں اسکی جانب دیکھتی وہ بولی۔۔

افریشم نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔۔

"کیوں نہ آپ ارتضیٰ بھائی سے خود بات کریں۔۔مجھے یقین ہے وہ آپ کی بات سمجھیں گے۔۔"

افریشم نے اسے بے یقینی سے دیکھا جو اپنی بات کہہ کر بڑی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسکی تصدیق چاہ رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم کہنا چاہتی ہو میں ان سے خود بات کروں۔۔؟"

میرال نے اسکی بات پہ زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔۔

"میں ان سے کہوں کہ میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی وغیرہ وغیرہ۔۔؟"

میرال نے پھر سے سر ہلایا۔۔

"اور ساتھ میں یہ بھی کہ آپ ابھی اپنی تعلیم مکمل کرنا چاھتی ہیں۔۔"

"تم شائد پاگل ہو چکی ہو۔۔۔میں انکو اتنا جانتی بھی نہیں کہ وہ کیسی نیچر کے انسان ہیں۔۔میری بات کا غلط مطلب لے لیا تو۔۔وہ سوچیں گے کہ میں کوئی بے شرم لڑکی ہوں جو منہ کھولے اپنی شادی کی بات کر رہی ہوں۔۔اور سب سے اہم اگر بابا کو پتا چل گیا تو۔۔تم

نے سوچا ہے وہ کتنا ناراض ہوں گے۔۔"

اسکو ڈپٹتی وہ ٹانگیں اوپر کرتی بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گئی۔۔

"یار آپی بندہ اتنا بھی مشرقی نہ ہو۔۔مجھے وہ کوئی دقیانوسی ٹائپ نہیں لگتے۔۔آپ

ٹرائے تو کریں ناں۔۔"

میرال نے اسے منانے کی کوشش کی تھی۔۔

افریشم اسکی بات پہ نفی میں سر ہلاتے کوئی کتاب پڑھنے میں مشغول ہو گئی۔۔

میرال وہیں بیٹھے اسے دیکھے گئی۔۔ پھر اچانک اسکے قریب ہوئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایک اور آئیڈیا ہے۔۔"

انکھیں کھولے وہ جوش سے بولی۔۔

افریشم ایک سنجیدہ نظر اس پہ ڈالتی پھر سے کتاب کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

"آپی یہ کام کرے گا سچی میں، سن لیں ایک دفعہ۔۔"

"اوکے بولو۔۔"

کتاب بند کرتی وہ اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔

"آپ کا وہ بلبلے کی ممتاز کی طرح نام بگاڑنے والا دیور بھی تو ہے۔۔اس سے تو بات کر سکتی ہیں ناں۔۔وہ آپ کی بات ارتضیٰ بھائی تک پہنچا دے گا۔۔خود تو آپ ابھی سے پردے میں بیٹھ گئی ہیں۔۔"

بات مکمل کر کے وہ اسکی طرف دیکھ رہی تھی۔۔

"کیا یہ ٹھیک رہے گا۔۔"

افریشم نے تشویشی انداز میں پوچھا۔۔

"بہترین رہے گا۔۔کچھ نہ کچھ تو ہو گا ناں۔۔یا آر یا پار۔۔نمبر ہے ناں آپ کے پاس۔۔؟"

"ہاں اس نے رسم کی پکچرز بھیجی تھیں۔۔"

افریشم نے بیڈ پہ پڑا اپنا فون پکڑا۔۔

"اوکے پھر ملائیں فون۔۔"

"ڈر لگ رہا ہے۔۔"

افریشم تھوک نگلتے بولی۔۔

"میں ہوں ناں۔۔میں سنبھال لوں گی اسکو۔۔اگر کچھ بولا تو۔۔آپک کال ملائیں۔۔"

میرال کے حوصلہ دینے پہ اس نے کانٹیکٹ لسٹ سے دائم کا نمبر نکالتے ایک دفعہ پھر میرال کو دیکھا۔۔جس نے آنکھوں سے تسلی دیتے کال کی طرف اشارہ کیا۔۔

******

ارتضیٰ آج کافی لیٹ گھر آیا تھا۔۔دائم کی اس سے ملاقات ابھی تک نہ ہوئی تھی۔۔اس کے آنے کا سن کر لائیو مبارکباد دینے کی غرض سے اسکے کمرے کی جانب بڑھا۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی ارتضیٰ اسے واش روم سے نکلتا گیلے بال تولیے سے رگڑتا نظر آیا۔۔

ارتضیٰ کو دیکھتے بڑی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسکی جانب قدم بڑھائے ہی تھے جب اسکا فون بجا۔۔

ٹراؤزر کی جیب سے فون نکال کر فون کرنے والے کا نام دیکھ کر حیران سی مسکراہٹ لئے ارتضیٰ کو دیکھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ کی انکی کال ہے۔۔"

شرارت سے کہتے اپنا فون اسکے سامنے کیا جہاں افریشم بھابھی لکھا جگمگا رہا تھا۔۔

ہلکی سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں کو چھوا تھا۔۔

"پِک کرو اور سپیکر پہ ڈالو۔۔"

اسے حکم کرتا وہ تولیہ صوفے پر پھینکتا بیڈ کی جانب بڑھ گیا۔۔

دائم نے کال یس کرتے اسپیکر پہ ڈال دی اور بیڈ کی جانب بڑھتے ارتضیٰ کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔

سپیکر سے اسکی نرم سی آواز گونجی تھی۔۔ارتضیٰ کی مسکراہٹ پھر سے لبوں پر آئی تھی۔۔

"اسلام و علیکم دائم کیسے ہو۔۔"

"و علیکم اسلام بھابھی۔۔فائن الحمدللہ۔۔آپ کیسی ہیں۔۔؟"

"الحمدللہ۔۔گھر میں سب کیسے ہیں۔۔"

"جی بھائی بلکل ٹھیک ہیں۔۔"

شرارت سے ارتضیٰ کو دیکھا۔۔جس پہ اس نے مصنوئی گھوری سے نوازا تھا۔۔

افریشم کی دھڑکن بھائی کے نام سے ہی تیز ہو گئی تھی۔۔میرال نے فون کو یوں گھورا جیسے فون نہ ہو دائم ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی بولتی بند دیکھ کر وہ پھر بولا تھا۔۔

"کیسے یاد کر لیا غریب دیور کو۔۔"

لہجے میں شرارت ہنوز قائم تھی۔۔

دوسری طرف میرال نے اسکے کہے الفاظ منہ میں بڑبڑاتے اسکی نقل اتاری تھی۔۔ جس پہ افریشم نے اسے

آنکھیں دکھائیں۔۔

"دائم۔۔ مم_ مجھے تم سے ایک کام تھا۔۔"

تھوک نگلتے اس نے بات شروع کی۔۔

ارتضٰی نے اسکی بات پہ ایک آبرو اٹھاتے فون کو دیکھا۔۔

"جی بھابھی کہیں کیا کام ہے۔۔"

ارتضٰی کو دیکھتے اس نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔۔

افریشم نے میرال کو دیکھا جس پہ اس نے اسے بولنے کا اشارہ کیا۔۔

"مم_میں نے ماسٹرز کے لئے اپلائے کیا تھا۔۔میرا میرٹ لسٹ میں نام بھی آگیا ہے۔۔کچھ دنوں میں ایڈمشن بند ہو جائیں گے۔۔بابا سے بات کی تو انہوں نے بولا انکل' آنٹی جلد شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔میں اپنی تعلیم مکمل کرنا چاہتی تھی۔۔مم_میں بس یہ چاہتی تھی کہ شادی ماسٹرز مکمل کرنے کے بعد ہو جائے۔۔تم_تم ارتضی تک میری بات پہنچا دو گے ؟۔۔اسکے بعد جو انکا فیصلہ۔۔"

ہلکی سی نمی آواز میں لئے اپنی بات مکمل کر کے اس نے میرال کی طرف دیکھا گویا تصدیق چاہ رہی ہو آیا میں نے ٹھیک بولا یا نہیں۔۔

میرال نے آنکھیں بند کر کے کھولتے اسے تسلی دی تھی۔۔

افریشم کی بات سنتے دائم نے ارتضیٰ کی جانب دیکھا جس نے کچھ بھی کہے بنا فون اپنے ہاتھ میں لیا تھا۔۔

"آپ کی بات ارتضیٰ تک پہنچ چکی ہے۔۔"

سپیکر سے ارتضیٰ کی بھاری اور خوبصورت آواز ابھری تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افریشم نے سیکنڈ میں فون بیڈ پہ پھینکتے ہاتھ صدمے کے مارے منہ پہ رکھا تھا، گویا فون سے ارتضیٰ کی بجائے اسرافیل نے صور پھونکا ہو۔۔آنکھیں یوں کھلی تھیں جیسے ابھی باہر کو آگریں گی۔۔

میرال نے اسکی حرکت دیکھتے فوراً آگے ہوتے فون

پکڑا۔۔

"اب آپ تک بات پہنچ ہی گئی ہے تو اسکا کوئی سدباب بھی لگائیے گا بھائی۔۔ میری بہن صبح سے دکھ اور صدمے میں گھوم رہی ہے۔۔ اور آپ کی آواز سن کر تو اس وقت ڈبل شاک میں جا چکی ہے۔۔"

میرال کی بات سنتے دائم اور ارتضیٰ دونوں کے چہروں پہ مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔

"آپ کی بہن مجھ سے بھی بات کر سکتی تھی۔۔ یقین جانیں میں صرف مجرموں کے ساتھ سختی سے پیش آتا ہوں۔۔"

اسکی بات سنتے افریشم کی دھڑکنیں بڑھی تھیں۔۔ گال لمحے میں لال ہوئے تھے۔۔

"انکو شرم آ رہی تھی آپ سے۔۔"

میر ال نے ہنستے ہوئے جواب دیا جس پہ افریشم کی طرف سے اسے زبردست گھوری ملی تھی، جسکو اس نے ہوا میں اڑا دی۔۔

میر ال کی بات سنتے ارتضیٰ اور دائم دونوں ہنس دیے۔۔

"افریشم شادی کے بعد بھی تعلیم جاری رکھ سکتی تھی۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہ ہوتا۔۔ مگر اب جب وہ اپنی تعلیم مکمل کرنا چاھتی ہے تو بھی مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔ البتہ میری ایک شرط ہے۔۔"

اسکی بات پہ دائم نے اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔۔۔

دوسری جانب میر ال اور افریشم نے بھی نا سمجھی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔

"کیسی شرط۔۔؟"

میرال نے پوچھا۔۔

"مصروفیت کے باوجود شہریار اور امل صرف شادی کے لئے رکے ہیں۔۔اگر وہ ایسے ہی چلے جائیں گے تو مجھے اچھا نہیں لگے گا۔۔میں چاہتا ہوں انکی موجودگی میں نکاح کی رسم ہو جائے۔۔کیا آپ کو منظور ہے۔۔"

میرال نے اسکی بات سنتے افریشم کو دیکھا جو لال چہرہ لئے فون کو دیکھ رہی تھی۔۔میرال کو اسکی حالت پہ ہنسی آئی تھی۔۔

"جی بھائی منظور ہے۔۔"

"آپ کی بہن تصدیق کر دیں تو دل کو تسلی ہو جائے گی۔۔"

اسکی بات سنتے افریشم نے زور زور سے سر نفی میں ہلایا۔۔

میرال نے آنکھیں نکالتے فون اسکے ہاتھ میں تھمایا تھا۔۔

گہری سانس اندر کھینچ کر باہر کرتی وہ بولی۔۔

"مم_ منظور ہے۔۔"

اسکی نرم سی لڑکھڑاتی آواز سنتے وہ بے ساختہ مسکرا دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب آپ خوش ہیں ریشم بھابھی۔۔"

دائم کی چہکتی ہوئی آواز پہ افریشم مسکرا دی۔۔

میرال نے اسکے ہاتھ سے فون کھینچا تھا۔۔

"ممتاز 2.0 افریشم نام ہے آپی کا۔۔"

میرال کی بات پہ ارتضیٰ کا ہلکا سا قہقہ لگا تھا جسے

سنتے افریشم بھی ہولے سے مسکرادی۔۔

"شاہجہاں کی چائنہ کاپی۔۔ایک ہی بات ہے۔۔"

شرارتی لہجے میں کہتے وہ شاہجہاں پہ خود بھی ہنس پڑا۔۔

میرال اسے کچھ کہتی اس سے پہلے افریشم نے موبائل کھینچتے کال کاٹ دی۔۔

"لڑتے ہی رہتے ہو بس۔۔"

"وہ کونسا شریف ہے دیکھا کیا کہا ابھی مجھے آپ نے جواب بھی نہیں دینے دیا۔۔"

منہ بنا کر کہتے وہ اٹھ کر جانے لگی جب افریشم نے اسکو ہاتھ سے پکڑ کے اپنے قریب

کرتے زور سے گلے لگایا تھا۔۔

"تھینک یو سو مچ۔۔"

میرال اسکی بات سنتے مسکرا دی۔۔

"میں نے کہا تھا ناں۔۔ارتضیٰ بھائی ہماری بات سن لیں گے۔۔بھائی بہت اچھے ہیں۔۔میری آپی بہت خوش رہے

گی انکے ساتھ انشاءاللہ۔۔"

پیار سے مسکراتے اسکو دعا دی۔۔

یہ جانے بغیر کہ اسکی اپنی خوشیاں اسکے نصیب میں ہیں بھی یا نہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

اور پھر کہے کے مطابق ارتضیٰ نے اپنے کیس کا بہانہ سامنے رکھتے شادی کی بجائے نکاح کا آپشن سامنے رکھا تھا۔۔

سب جانتے تھے وہ اپنے کام کے معاملے میں بہت سنجیدہ تھا، تبھی عائشہ اور حدید کو اسکی بات ماننی پڑی۔۔امل کو بھی اس نے منا لیا تھا۔۔

حدید صاحب نے عزیز صاحب سے اس سلسلے میں بات کی تھی۔۔اور بلا آخر اسی ویک اینڈ پہ انکا نکاح ہونا قرار پایا تھا۔۔

امل اور عائشہ نے خوب زور و شور سے تیاریاں شروع کر دی تھیں جبکہ شہریار ہادی کو سنبھالتا سارا دن

ہلکان ہوتا۔۔دائم کی یونی بھی تھی اسکے باوجود وہ تیاریوں میں انکا بھرپور ساتھ دے رہا تھا۔۔ارتضیٰ ان سب سے بے نیاز حدید راؤ کے ساتھ کیس کے سلسلے میں مصروف تھا۔۔۔

دوسری جانب میرال اور افشاں کے بھی آئے روز مارکیٹ کے چکر لگتے،البتہ افریشم نے مارکیٹ میں خوار ہونے سے بہتر گھر سنبھالنے کو ترجیح دی تھی۔۔اپنی ساری ذمے داری وہ میرال پہ ڈال چکی تھی۔۔بقول اسکے میری اور تمہاری پسند ایک ہی تو ہے۔۔

****

نکاح سے دو دن پہلے راؤ فیملی ہزارہ اپنے آبائی گھر پہنچ چکی تھی۔۔

نکاح میں صرف قریبی عزیزواقارب کو ہی مدعو کیا گیا تھا۔۔

نکاح سے ایک دن پہلے امل اور دائم افریشم کے نکاح میں پہننے والا جوڑا دینے آئے تھے۔۔

اتنے دنوں بعد میرال کو دیکھ کر دائم کے اندر گویا ٹھنڈک اتری تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ دیر بیٹھنے کے بعد وہ جانے کے لئے اٹھے۔۔افریشم اور میرال بھی انکو گیٹ تک چھوڑنے کے لئے اٹھیں تھیں۔۔

امل افریشم سے کوئی بات کر رہی تھی جب دائم انکے پاس کھڑی میرال کی سائڈ پہ کچھ فاصلے پر کھڑا ہوا۔۔

"شاہجہاں کی چائنہ کاپی۔۔آج تو منہ پہ قفل چڑھا رکھے ہیں۔۔"

میرال نے چونک کر اسکی جانب دیکھا جو شرارتی مسکراہٹ لئے اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔

"ممتاز 2.0 صرف بابا کی موجودگی کی وجہ سے چپ ہوں ورنہ میں بھولی نہیں کچھ بھی۔۔"

اسکو گھوری سے نوازتی وہ دانت کچکچا کر بولی تھی۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"ہائے۔۔ہم یہی تو چاہتے ہیں آپ ہمیں کبھی نہ

بھولیں۔۔"

دل کے مقام پہ ہاتھ رکھتے وہ شرارت سے گویا ہوا۔۔۔

میرال نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔۔اسکی آنکھوں میں جو جذبہ تھا اسے دیکھتے میرال چونکی تھی۔۔فورا نظریں اس پر سے ہٹاتی وہ ان دونوں کے اور قریب کھسک گئی۔۔

دائم اسکی حرکت پہ مسکرایا تھا۔۔

******

اور پھر نکاح کا دن بھی آن نوارد ہوا۔۔

آف وائٹ سکن شلوار سوٹ پہ آف وائٹ ہی واسکٹ، پیروں میں پشاوری چپل پہنے، بالوں کو نفاست سے جیل کی مدد سے پیچھے جمائے وہ خالص پہاڑی لڑکا لگ رہا تھا۔۔ مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ کھڑا وہ سب سے تعریف اور دعائیں سمیٹ رہا تھا۔۔

"امل۔۔سب انتظار کر رہے ہیں۔۔"

شہریار اسکو بلانے کمرے میں داخل ہوا جہاں وہ

ڈریسنگ کے سامنے کھڑی ساڑھی کے ساتھ الجھ رہی تھی۔۔

بلیک شیفون کی ساڑھی پہ سیدھی مانگ نکال کر بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنا رکھا تھا۔۔وہ جو اسے بلانے کی غرض سے آیا تھا اب یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا۔۔وہ خود بھی بلیک سوٹ میں ملبوس تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے پیچھے دروازہ بند کرتے اس نے قدم امل کی جانب بڑھائے۔۔اسکے پاس پہنچتے شانوں سے پکڑ کر اسے اپنی طرف موڑا۔۔۔

لائٹ سے میک اپ نے اسے مزید خوبصورت بنا دیا تھا۔۔

اسے آج بھی یاد تھا کیسے ہر وکیشن پہ وہ ہزارہ بھاگا چلا آتا تھا، وجہ صرف اسکی پیاری سی کزن تھی۔۔وہ اسکی دوست تھی اور دوستی سے کب وہ محبت جیسے جذبے سے روشناس ہوا۔۔اسے خود بھی یاد نہیں تھا۔۔ہاں! اسکی ایک ہمراز تھی۔۔اسکی دوست اسکی پیاری چچی۔۔ جنہوں نے اسکی بھرپور مدد کی تھی۔۔

اور آج شادی کے تین سال بعد بھی اسکی محبت پہلے سے بڑھی ہی تھی۔۔آج وہ اسکے بیٹے کی ماں تھی اور اسکی بے حد لاڈلی امل۔۔

ماضی کو سوچتے وہ مسکرایا تھا نظریں یک ٹک امل کے گلابی چہرے پہ تھیں جو یقیناً اسکے اس طرح دیکھنے پہ ہوا تھا۔۔

"حسین۔۔ہمیشہ کی طرح۔۔"

گھمبیر لہجے میں کہے اسکے الفاظ پر وہ شر مگیں مسکرا دی۔۔

پھر کچھ یاد آنے پہ اسکی طرف دیکھا۔۔

"آپ شاید مجھے بلانے آئے تھے۔۔

اسکی بات پہ وہ ہوش میں آیا تھا۔۔

"اوہ تمہیں دیکھ کر بھول گیا۔۔چچی کب سے ویٹ کر رہی ہیں۔۔"

اسکی طرف دیکھتے اس نے وضاحت دی۔۔

"یہ سیٹ نہیں ہو رہی میں چینج کر کے کچھ اور پہن لوں۔۔"

منہ بناتے سوالیہ انداز سے اسکی طرف دیکھا۔۔

"نو۔۔چینج نہیں کرنا۔۔میں مدد کر دیتا ہوں۔۔"

اسے کہتے کندھے پہ پڑا اسکا پلو سیٹ کرتے ڈریسنگ سے پن اٹھاتے اس پہ لگا دی۔۔

"فکسڈ۔۔"

مسکرا کر اسکی جانب دیکھا جو حیران سی اپنی ساڑھی کو دیکھ رہی تھی۔۔ شہر یار نے آگے بڑھتے اسکے ماتھے کو چوما اور ہاتھ پکڑتے باہر کی جانب لے گیا جہاں سب بارات لے جانے کے لئے انکے انتظار میں کھڑے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

آف وائٹ سکن گرارہ شرٹ کے اوپر ہم رنگ بڑے سے دوپٹے کو سر پہ ٹکائے ایک سرے کو بائیں کندھے سے پیچھے رکھا تھا جبکہ دوسرے سرے کو دائیں کندھے پہ پھیلا رکھا تھا۔۔ ہلکی پھلکی جیولری پہنے، نفاست سے کئے میک اپ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔

امل ہاتھوں میں گجرے پکڑے کمرے میں داخل ہوئی۔۔

نیوی بلیو کلر کی میکسی اور اسکے ساتھ ہم رنگ بنارسی ڈوپٹہ ایک کندھے پہ پھیلائے، بالوں کو سیدھا کر کے کھلا چھوڑے، نیچرل سا میک اپ کئے وہ ہمیشہ کی طرح پیاری لگ رہی تھی۔۔

بیڈ پہ اسکے ساتھ بیٹھتے گجرے اسکے دونوں ہاتھوں میں پہنائے تھے۔۔

"امل آپی کی کال آئی تھی وہ لوگ بس پہنچنے والے ہیں۔۔"

اسکے حسین روپ کو دیکھتے وہ مسکرائی تھی۔۔

افریشم نے تھوک نگلتے پریشان سی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔

"آپ نروس ہو رہی ہیں۔۔؟"

میرال نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے پوچھا۔۔ جس پہ اس نے سر ہلا دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"میں ہوں ناں آپ کے ساتھ۔۔ پلیز یہ رونے والی شکل نہ بنائیں۔۔ اتنی پیاری لگ رہی ہیں۔۔۔"

پیار سے اسے اپنے ساتھ لگا یا تھا۔۔

افریشم ہلکے سا مسکرا دی۔۔

****

بارات آچکی تھی اور پھر کچھ ہی لمحوں میں وہ افریشم عزیر سے افریشم ارتضیٰ راؤ بن چکی تھی۔۔

نکاح کا سیٹ اپ لان میں کیا گیا تھا۔۔ایک طرف دولہا اور اسکی فیملی جبکہ دوسری طرف دلہن کے ساتھ اسکی فیملی موجود تھی،درمیان میں موتیے کے پھولوں کا پردہ گرا رکھا تھا۔۔

نکاح کے بعد مبارک بعد کا سیشن شروع ہو گیا اور پھر ینگ جنریشن نے ارتضیٰ سے افریشم کا گھونگھٹ ہٹانے کی فرمائش کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھولوں کی لڑیوں کو پیچھے کرتا وہ دوسری طرف آیا تھا جہاں اسکی منکوحہ سرخ چنزی کا گھونگھٹ نکالے بیٹھی تھی۔۔ہاتھ گود میں رکھے، سختی سے ایک

دوسرے میں پیوست کر رکھے تھے۔۔ارتضیٰ کو اسکی حالت پہ ہنسی آئی تھی۔۔ہلکی مسکراہٹ لئے اس نے اسکے سامنے جھکتے آہستہ سے گھونگھٹ الٹا۔۔

افریشم کو دیکھ کر وہ ایک مرتبہ فریز ہوا تھا۔۔گھنی پلکیں جھکائے وہ اسکا دل دھڑکا چکی تھی۔۔سب کی طرف سے ہوٹنگ کی گئی تھی جبکہ بڑے سب سائیڈ پہ کھڑے، مسکراتے ہوئے انکو دیکھ رہے تھے۔۔

افریشم نے ایک مرتبہ بھی نظریں نہیں اٹھائی تھیں۔۔

خود پہ قابو پاتے وہ پیچھے ہوتے سیدھا ہوا ہی تھا جب شرارتی لہجہ لئے دائم بولا۔۔

"بھائی رسمِ دنیا بھی تو نبھائیں ناں۔۔"

اسکی بات پہ سب نے شور مچایا تھا۔۔

ارتضیٰ نے اسے نا سمجھی سے دیکھا۔۔

"ارتضیٰ افریشم کے فورہیڈ پہ کس کرو۔۔"

امل نے آگے بڑھتے اسے دائم کی رسمِ دنیا سمجھائی۔۔

افریشم کی دھڑکنوں کی رفتار پہلے سے زیادہ تیز ہوئی تھی۔۔

ارتضیٰ اسکی حالت سمجھتے انکار کرنے والا تھا جب پھر سے سب کزنز نے شور مچادیا۔۔

ایک دفعہ پھر سے جھکتے اس نے افریشم کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اوپر کی جانب کیا جس پہ

افریشم کی نظروں نے پہلی مرتبہ اسے اتنے قریب سے دیکھا تھا۔۔گال لمحے میں لال انار ہوئے تھے۔۔۔ارتضیٰ اسکے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھتا جھکا اور اسکے ماتھے پہ اپنی پہلی مہر نرمی سے ثبت کرتا پیچھے ہٹ گیا۔۔

سب کا شور بلند ہوا تھا۔۔جس میں میرال اور دائم سب سے اوّل تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

کھانے کا دور چل رہا تھا جس کے ساتھ ساتھ سب خوش گپیوں میں بھی مصروف

تھے۔۔

ارتضیٰ اور افریشم کو ایک طرف بنے سٹیج پر ایک ساتھ بٹھا دیا گیا تھا۔۔

وہ انکے ٹیبل پہ کھانے کے متعلق پوچھنے آئی تھی، آیا انہیں کسی چیز کی ضرورت ہے یا نہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بچّو لوگوں نے ویٹرس کی ڈیوٹی سنبھال لی ہے۔۔"

میرال کو دیکھتے دائم کی رگِ ظرافت پھڑکی تھی۔۔امل کو دیکھتے نشانہ میرال کی جانب پھینکا تھا۔۔

میرال نے ایک گھوری اس پر ڈالی تھی۔۔

"مہمان نوازی کے بھی چند اصول ہوتے ہیں امل آپی۔۔ خیر جلے ہوئے پیاز جیسے لوگ کیا جانیں۔۔"

امل کو ہی دیکھتے مسکراہٹ کے ساتھ جوابی نشانہ پھینکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہریار اور امل کا قہقہہ بر آمد ہوا تھا۔۔

میرال انکی طرف مسکراہٹ اچھالتی وہاں سے چل دی۔۔

"تو میرے بھائی چپ رہا کر۔۔"

شہریار نے ہنستے ہوئے دائم کو کہا۔۔

جسے ہوا میں اڑاتا وہ کھانے کی طرف متوجہ ہو چکا تھا۔۔

******

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سٹیج پہ بیٹھے وہ دونوں سامنے ایک دوسرے کے ساتھ ہنسی مذاق کرتے مہمانوں کو دیکھ رہے تھے۔۔زیادہ لوگوں کو بلایا نہیں تھا سوائے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے۔۔وقفے وقفے سے مہمان انکو مبارک باد دینے انکے پاس آرہے تھے جنہیں ارتضیٰ کھڑے ہو کر ویلکم کر رہا تھا۔۔

ایک نظر اپنے پہلو میں بیٹھی اپنی تازہ تازہ منکوحہ کو دیکھتا وہ اسکے مزید قریب کھسکا جس سے اسکا کندھا افریشم کے کندھے کے ساتھ مس ہوا تھا۔۔

افریشم نے سامنے ہی دیکھتے گہری سانس بھری تھی۔۔ارتضیٰ کے کلون کی خوشبو بہت قریب محسوس ہوئی تھی۔۔

"نکاح مبارک افریشم ارتضیٰ راؤ۔۔"

دلکشی سے کہتا وہ سامنے دیکھتا مسکرایا تھا۔۔

افریشم ہلکا سا مسکرائی تھی۔۔اپنے نام کے ساتھ جڑا اسکا نام سن کر دل میں ہلچل سی پیدا ہوئی تھی۔۔

"آپ کو بھی۔۔"

سر جھکائے آہستہ سی آواز میں جواب دیا۔۔

"خوبصورت لگ رہی ہو۔۔میں کہہ سکتا ہوں یہ رنگ تم پر خوب جچتا ہے۔۔"

آج تو وہ اپنے مزاج سے ہٹ کر بول رہا تھا۔۔دائم یہاں موجود ہوتا تو یقیناً بے ہوش ہوا ہوتا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افریشم کی ہتھیلیاں اپنی تعریف پر بھیگی تھیں۔۔

"شکریہ۔۔"

سر ہنوز جھکا ہوا تھا۔۔

سامنے سے سب کو اپنی طرف آتے دیکھ وہ دوبارہ اپنی جگہ پہ کھسک گیا۔۔

"برخودار میرا خیال ہے اب چلنا چاہیئے۔۔"

حدید صاحب اسکو دیکھتے خوشگوار لہجے میں بولے تھے۔۔

وہ سب سٹیج پہ انکے ساتھ، آگے 'پیچھے گروپ کی صورت میں بیٹھ چکے تھے۔۔

دائم نے ارتضیٰ اور افریشم کے آگے انکے قدموں میں بیٹھتے اپنا رخ انکی طرف موڑا تھا۔۔

جبکہ میرال 'امل اور شہریار انکے پیچھے کھڑے تھے۔۔

ہادی کو ارتضیٰ نے اپنی گود میں اٹھا رکھا تھا جسے ہاتھ بڑھاتے افریشم نے اپنی گود میں لیا تھا۔۔

باقی بڑے سب انکے ساتھ پڑی کرسیوں پہ براجمان تھے۔۔

"بھائی کا کوئی موڈ نہیں لگ رہا ڈیڈ۔۔ ہم چلتے ہیں۔۔"

شرارت سے کہتا وہ سب کو ہنسنے پہ مجبور کر گیا تھا۔۔

ارتضیٰ نے اسے مصنوئی گھوری سے نوازا جسکا دائم پر رتو کم از کم اثر نہیں ہوتا تھا۔۔

"ارتضیٰ بھائی کو ہم رکھ بھی لیں گے البتہ تلے ہوئے بینگن جیسے لوگ اپنی شکل گم کر سکتے ہیں۔۔"

ارتضیٰ کے کندھے پہ ہاتھ رکھے اس نے دائم کو نشانہ بنایا تھا۔۔ جس پہ افشاں سے اسکو ایک گھوری ملی تھی۔۔ جسے دیکھ کر بھی نظرانداز کیا گیا تھا۔۔ بھئی اب بندہ جواب بھی نہ دے۔۔

میرال کی بات پہ سب کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔

"دائم میرے بھائی تو چپ رہ ورنہ آج پوری سبزی منڈی تیرے نام سے منسوب ہو جائے گی۔۔"

شہریار کی بات پہ دائم منہ بناتا رخ آگے موڑ چکا تھا۔۔

فوٹو گرافر ساتھ ساتھ اپنا کام سرانجام دے رہا تھا۔۔

افریشم نے ہادی کو پکڑے ہی دائم کے بالوں پہ ہاتھ پھیرتے انکو بکھرایا تھا۔۔

دائم اسکی طرف دیکھتا مسکرا دیا۔۔

"بائے داوے۔۔آفیشلی ویلکم ٹو راؤ فیملی ریشم بھابھی۔۔"

دائم آنکھوں میں شرارت لئے اسے دیکھتا بولا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ممتاز 2.0۔۔اٹس افریشم۔۔"

امل نے اسے گھورتے توضیح کی تھے۔۔

"ہاں ایک ہی بات ہے۔۔(شاہجہاں کی چائنہ کاپی۔۔)"

آخری فقرہ سب کی موجودگی کے باعث منہ میں ہی بولا تھا۔۔مگر میرال پورے فقرے کو خوب جانتی تھی۔۔

"پلیز آپ سب کیمرہ کی طرف دیکھیں۔۔ایک سہی والی

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

فیملی فوٹو ہو جائے۔۔"

غالباً فوٹو گرافر کے پاس کوئی تمیز والی فوٹو نہ آئی تھی تبھی بولا تھا۔۔

سب نے اسکے کہنے پہ سیدھے ہوتے کیمرے کی طرف دیکھا۔۔اور ایک خوبصورت سی یاد ہمیشہ کے لئے قید ہو گئی۔۔

****

ایک دوسرے کو الوداع کہتے وہ واپسی کے لئے نکل رہے تھے۔۔افریشم سمیت سب انکو گیٹ تک چھوڑنے آئے تھے۔۔

سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کر افریشم نے اپنے ساتھ کھڑے فون پہ مصروف ارتضیٰ کو دیکھا۔۔

گہری سانس کھینچتے اس نے نرمی سے اپنا دایاں ہاتھ اسکے بائیں ہاتھ میں ڈالا۔۔

ارتضیٰ نے چونک کر اسکی جانب دیکھا تھا۔۔اسکا ہاتھ پکڑے وہ اسے ان لوگوں سے کچھ دور زرا خاموش

کونے میں لائی تھی۔۔

معذرت کرتے اس نے فون بند کر دیا تھا اور اب اسکے پیچھے چل رہا تھا۔۔ہاتھ ہنوز اسکی نرم سی گرفت میں قید تھا۔۔

مطلوبہ جگہ پر پہنچ کر وہ ارتضیٰ کے سامنے کھڑی ہوئی تھی۔۔ نظریں اپنے ہاتھ پر تھیں جواب ارتضیٰ کی مضبوط گرفت میں تھا۔۔

"میں آپکا شکریہ ادا کرنا چاھتی تھی۔۔"

"جی۔۔میں سن رہا ہوں۔۔ لیکن زرا یہ نظریں اٹھا کر شکریہ ادا کریں۔۔"

اسکے جھکے سر کو دیکھتا وہ مسکرایا تھا۔۔

افریشم نے اسکی فرمائش پر نظریں اٹھائیں۔۔ مگر اسکی آنکھوں میں اب بھی نہ دیکھا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تھینک یو سو مچ۔۔ یہ سب آپ کی وجہ سے ممکن ہوا۔۔ آپ_ آپ بہت اچھے ہیں۔۔"

نظریں اسکے چوڑے سینے پر ٹکائے وہ آہستہ سی آواز میں بولی تھی۔۔

ارتضیٰ کی مسکراہٹ اسکی بات پر گہری ہوئی تھی۔۔

"کوئی بات نہیں۔۔اب یہ میرے فرائض میں شامل ہے کہ میں تمہاری خواہشات کو بھی مد نظر رکھوں۔۔"

ماتھے پر ٹکی اسکی بندیا پر نظریں ٹکائے وہ بولا تھا۔۔

"چلو اب اجازت دو۔۔اپنا خیال رکھنا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکا ہاتھ چھوڑ کر سر تھپتپاتا وہ گیٹ کی جانب چل دیا۔۔

افریشم وہیں کھڑے اسے جاتا دیکھے گئی۔۔آنکھوں میں اسکے لئے احترام اور ان گنت چاہت کے دیپ تھے اور یہی کچھ حال دل کا بھی تھا۔۔

******

زندگی پھر سے روٹین پہ آچکی تھی۔۔امل اور شہروز واپس کراچی جا چکے تھے۔۔دائم کی یونیورسٹی، حدید صاحب اور ارتضیٰ کیس میں سر دیے بیٹھے تھے جبکہ عائشہ امل کے جانے سے ایک مرتبہ پھر اکیلی ہو چکی تھیں۔۔جسکا غصہ اکثر حدید صاحب اور ارتضیٰ پہ اترتا تھا کہ وہ انہیں ٹائم نہیں دیتے تھے۔۔

******

آج افریشم اور عزیر صاحب ایڈ مشن کے لئے اسلام آباد آئے تھے۔۔افشاں کی طبیعت ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے میرال کو انکے ساتھ رکنا پڑا۔۔

ارتضیٰ کو میرال پہلے سے بتا چکی تھی۔۔ مگر وہ کیس کے سلسلے میں میٹنگ کی وجہ سے نہ آ پایا تھا۔۔البتہ اس نے دائم کو بھیجا تھا۔۔

وہ لوگ جب یونیورسٹی پہنچے تو دائم پہلے سے انکا منتظر تھا۔۔ایڈ مشن اور باقی فار میلٹیز پوری کرنے کے بعد وہ یونی کے قریب ہی پرائیویٹ ہاسٹل آئے تھے۔۔ تھوڑا لیٹ ہو جانے کی وجہ سے انہیں یونی کے ہاسٹل میں جگہ نہ مل سکی تھی جسکی وجہ سے پرائیویٹ ہاسٹل کا سہارا لینا پڑا۔۔حدید صاحب اور عائشہ نے افریشم کو اپنے گھر رکھنے کی خواہش کی تھی مگر عزیر صاحب سہولت سے انکار کر چکے تھے۔۔جس پہ انہوں نے مزید ضد

نہ کی تھی۔۔

سب کچھ کلئیر کرنے کے بعد انہیں شام وہیں ہو چکی تھی۔۔حدید صاحب کی کئی کالز آچکی تھیں۔۔وہ انہیں گھر بلا رہے تھے۔۔اور پھر دائم کے ساتھ ہونے کی وجہ سے انہیں جانا ہی پڑا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افریشم کا سسرال میں خوب پیار سے استقبال کیا گیا تھا۔۔ارتضیٰ لیٹ تھا۔۔ڈنر کے بعد وہ واپسی کیلیئے نکلنا

چاہتے تھے مگر حدید صاحب اور عائشہ نے سختی سے روک لیا کہ رات کا وقت ہے اور سفر بھی لمبا ہے۔۔

عزیز صاحب تو گیسٹ روم میں سونے جا چکے تھے۔۔دن بھر کی تھکاوٹ تھی اور صبح پھر سے لمبا سفر طے کرنا تھا۔۔البتہ افریشم کافی دیر عائشہ کے ساتھ بیٹھی باتیں کرتی رہی۔۔امل کی کال بھی آئی تھی۔۔دائم اور امل نے مل کر اسے خوب تنگ کیا تھا۔۔

وہ جس کی راہ دیکھ رہی تھی۔۔وہ ابھی تک نہ لوٹا تھا۔۔دائم اسے کئی دفعہ فون ملا چکا تھا مگر

وہ کوئی ریسپونس نہیں دے رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس وقت وہ اور دائم ٹیرس پہ بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جو دائم کی فرمائش پہ افریشم نے بنائی تھی۔۔

"کیا وہ ایسے ہی لیٹ آتے ہیں۔۔"

نظریں کپ پر جمائے اس نے دائم سے پوچھا۔۔

"ڈیپینڈ کرتا ہے۔۔جب زیادہ کام ہو تو ایسے ہی لیٹ آتے ہیں۔۔ کبھی کبھی صبح بھی ہو جاتی ہے۔۔"

دائم نے عام سے لہجے میں بتایا۔

سارا دن باہر اور پھر ساری رات بھی۔۔افریشم کو اس کے لئے برا لگا تھا۔۔کتنا تھک جاتا ہو گا وہ۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اگر آج بھی وہ نہ آیا تو۔۔

سوچتے اسکا دل اداس ہوا تھا۔۔

دائم کو جمائی لیتے دیکھ اسے اس پہ پیار آیا تھا۔۔سارا دن وہ انکے ساتھ ساتھ رہا تھا۔۔وہ اسے بلکل ایک بھائی کی طرح بہت عزیز ہو چکا تھا۔۔

"دائم تم جاؤ آرام کرو۔۔ تھک گئے ہو گے۔۔"

اسے دیکھتی وہ مسکرا کر بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اور آپ۔۔؟"

"میں بھی کچھ دیر میں سو جاؤں گی ابھی نیند نہیں آئی۔۔"

اس نے نرمی سے جواب دیا۔۔

"اوکے۔۔گڈ نائٹ۔۔"

افریشم کی جانب مسکراہٹ اچھالتا وہ اپنے کمرے کی جانب چل دیا۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آج کا دن اسکے لئے بہت مصروف دہ تھا۔۔سارا دن میٹنگز،ڈسکشنز کرتے وہ ذہنی و جسمانی بری طرح تھک چکا تھا۔۔

کوشش کے باوجود مصروفیت کی وجہ سے وہ اپنی بیوی سے بھی نہ مل پایا تھا۔۔دائم کی کالز اس نے گاڑی میں دیکھی تھیں۔۔یقیناوہ افریشم کی وجہ سے اسے فون کر رہا ہوگا۔۔

اب تک تو وہ واپس بھی جا چکے ہوں گے۔۔اس نے سوچا تھا۔۔

نکاح کے بعد سے نہ اسے دیکھا تھا نہ ہی بات ہوئی تھی۔۔وہ تو بہت آرام سے اسکے دل ودماغ میں چھائی اسکی نیندیں اڑا چکی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سیڑھیاں چڑھتے اپنے کمرے کی جانب جاتے اسے ٹیرس پر کسی کی موجودگی کا گمان ہوا تھا۔۔

اپنی پسٹل ہولسٹر سے نکالتے اس نے ہاتھ میں پکڑی اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا ٹیرس کی جانب بڑھ گیا۔۔

ٹیرس کے دوازے تک پہنچتا وہ وہاں رک چکا تھا۔۔پسٹل پہ گرفت سخت کرتے وہ

ایک دم ٹیرس میں داخل ہوا۔۔

اچانک اینٹری پہ وہ سامنے سے آتی افریشم سے ٹکرایا تھا۔۔

بروقت اسکو شانوں سے نہ پکڑا ہوتا تو وہ یقیناً زمین بوس ہو چکی ہوتی۔۔افریشم اس اچانک افتاد پہ اسکے

سینے سے ٹکرائی تھی۔۔اسکے کلون کی خوشبو سے وہ اسے پہچان چکی تھی۔۔آنکھیں بند کیئے وہ ارتضیٰ کے حصار میں کھڑی تھی۔۔

افریشم کو دیکھتے اسکو خوشگوار حیرت ہوئی تھی۔۔نامحسوس انداز میں پسٹل دوبارہ ہولسٹر میں رکھا اور نرمی سے شانوں سے پکڑتے اسکو اپنے سامنے کیا۔۔

"زہے نصیب۔۔"

اسکی موہنی صورت دیکھتا وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔۔

افریشم ہولے سے مسکرادی۔۔

اسکا ہاتھ پکڑے وہ واپس ٹیرس پہ پڑی کرسی پر اسے بیٹھاتا خود اسکے سامنے بیٹھ چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افریشم نے نظریں سامنے اٹھائیں تھیں۔۔یونیفارم میں ملبوس وہ اور بھی بارعب اور شاندار لگ رہا تھا۔۔اسے دیکھتے اس نے دل ہی دل میں ماشاءاللہ بولا تھا۔۔

"معذرت۔۔کچھ مصروف تھا پہلے نہیں آسکا۔۔مجھے لگا تم جا چکی ہو۔۔"

"آنٹی انکل نے روک لیا تھا۔۔"

ہاتھ ہنوز اسکے ہاتھ میں تھا۔۔

"بہت اچھا کیا۔۔"

ارتضیٰ کی بات پہ وہ مسکرا دی۔۔

نظریں اٹھائے پھر سے اس کی جانب دیکھا۔۔

"آپ کو آرام کرنا چاہیے۔۔تھک گئے ہوں گے۔۔"

اسکی بات پر ارتضیٰ کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔

"تمہیں دیکھ کر تھکاوٹ بھی اتر چکی ہے۔۔"

مسکرا کر کہتا وہ اسے سر جھکائے مسکرانے پر مجبور کر چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کھانا۔۔؟"

افریشم نے ایک لفظی پوچھا۔۔

"کھانا کھا چکا ہوں۔۔کافی چلے گی۔۔بنا دو گی۔۔؟"

"آپ فریش ہو جائیں میں بنا دیتی ہوں۔۔"

کرسی سے اٹھتے افریشم نے کہا۔۔

ارتضیٰ سر ہلاتا اپنے کمرے کی جانب چل دیا جبکہ وہ سیڑھیاں اترتی کچن کی جانب بڑھ گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

"کلاسز کب سے سٹارٹ ہیں؟۔۔"

کافی کا سپ لیتے اس نے پوچھا تھا۔۔

وہ اس وقت کچن میں پڑی کرسیوں پہ آمنے سامنے بیٹھے تھے۔۔

"اگلے ہفتے۔۔"

افریشم نے اسکے کافی کے کپ کو تھامے ہاتھ کو دیکھتے بتایا۔

سرخ و سپید ہاتھ ایک بھرپور مردانہ ہاتھ کی نشاندہی کر رہا تھا۔۔

جب جب وہ اسکے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا تھا۔۔بے انتہا تحفظ کا احساس جاگتا تھا۔۔

ارتضیٰ نے خالی کپ میز پہ رکھتے اسکو شانوں سے پکڑتے کھڑا کیا۔۔

"کافی بہت اچھی تھی۔۔اب تمہیں سونا چاہیے۔۔کل سفر بھی کرنا ہے۔۔"

قریب کرتے اسکے ماتھے کو چوما تھا۔۔

افریشم سرخ چہرے کے ساتھ سر ہلاتی تیزی سے کچن سے نکل گئی۔۔

ارتضیٰ اسکی پھرتی دیکھتا مسکرا دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

صبح ایک ایمرجنسی کی وجہ سے وہ سب کے جاگنے سے پہلے پولیس اسٹیشن جا چکا تھا۔۔دائم کو اس نے اطلاع کے طور پر میسج چھوڑ دیا تھا۔۔

افریشم اور عزیر صاحب بھی ناشتے کے فورا بعد نکل گئے تھے۔۔افشاں اور میرال گھر پہ اکیلی تھیں۔۔انکی وجہ سے دل رکنے کا بلکل نہ تھا مگر حدید اور عائشہ کی زبردستی پر انکو رکنا پڑا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

قریبا دوپہر تک وہ پہنچ چکے تھے۔۔

اب اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی میرال کے سوالوں کا جواب دے رہی تھی۔۔

"ارتضیٰ بھائی سے ملاقات ہوئی آپکی۔۔"

تجسس سے اسکے پاس بیٹھی وہ پوچھ رہی تھی۔۔

"ہاں ہوئی تھی۔۔وہ کافی لیٹ آئے تھے گھر۔۔"

افریشم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اُف یہ پولیس کی نوکری۔۔بندہ ٹائم پہ کبھی موجود ہی نہیں ہوتا۔۔"

منہ بناتے وہ اسے دیکھتے کہہ رہی تھی۔۔

افریشم اسکی بات پہ مسکرا دی۔۔

"آپ ایک دن کیلئے گئی تھیں تو میرا دل اداس ہو گیا تھا۔۔ابھی تو لمبے عرصے کے لئے چلی جائیں گی۔۔"

اسے دیکھتے میرال نے اداس سامنہ بنایا تھا۔۔

"جلد چکر لگانے کی کوشش کیا کروں گی۔۔اداس نہیں ہوناا ور ماما بابا کا خیال رکھنا ہے۔۔اوراب تمہارے

امتحان بھی قریب ہیں ان پر بھی دھیان دو۔۔"

اسکا ہاتھ پکڑتے وہ پیار سے بولی تھی۔۔

"اسی پہ تو دھیان دے رہی ہوں۔۔اللہ اللہ کر کے ختم ہو رہا ہے بی۔ایس۔سی توبہ میں نے تو گناہ کبیرہ کر لیا یہ رکھ کر۔۔اچھا تھا آرام سے سمپل بی اے کرتی۔۔"

افریشم اسکی بات سنتے ہنس دی۔۔وہ جانتی تھی میرال کتنا عاجز آچکی تھی۔۔

"چلو کھانا کھاتے ہیں مجھے بھوک لگ رہی ہے۔۔"

بیڈ سے اٹھتے وہ اسکو بھی ہاتھ سے پکڑ کر اٹھاتے بولی۔۔

میرال سر ہلاتے اسکے ساتھ باہر کی جانب چل دی۔۔

******

دن اپنی مخصوص رفتار سے گزر رہے تھے۔۔ارتضیٰ سے

اس دن کے بعد کوئی بات نہ ہوئی تھی۔۔دائم سے پتا چلا تھا وہ کسی قتل کے کیس میں مصروف ہے اور آجکل ساہیوال کے کسی گاؤں میں گیا ہوا ہے جہاں مقتول کے وارث رہائش پذیر ہیں۔۔

ہر نماز کے بعد وہ اسکی سلامتی کی دعا مانگتی تھی۔۔وہ اسکا شوہر تھا اور اب وہ اسکو بے حد عزیز ہو چکا تھا۔۔اسکے ساتھ چند ملاقاتوں میں گزارا وقت،اسکی باتیں،افریشم کے لئے اسکی فکر ہی اسکا قیمتی سرمایہ تھا۔۔جب جب وہ یاد آتا تھا وہ ان قیمتی لمحات کو یاد کرتی تھی۔۔

آج اسے اسلام آباد جانا تھا اور کل اسکا یونیورسٹی میں پہلا دن تھا۔۔ ماما اور میرال سے ملتی وہ آبدیدہ ہوئی تھی۔۔ عزیر صاحب اسے ہاسٹل چھوڑ کر وارڈن سے تسلی حاصل کرتے واپسی کے لئے نکل چکے تھے۔۔

اس دفعہ وہ حدید کی طرف نہیں گئے تھے۔۔ جانتے تھے وہ روکنے کی بھرپور کوشش کرے گا۔۔ انکو فون پہ اطلاع کرتے انہوں نے مصروفیت کا کہہ کر گھر آنے سے معذرت کر لی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

بابا کو اللہ حافظ کرتی وہ وارڈن کی ہمراہی میں اپنے روم کی طرف بڑھی۔۔ وارڈن اسے دروازے پہ چھوڑ کر جا چکی تھی۔۔

دروازہ کھولتی وہ اندر داخل ہوئی۔۔سامنے بائیں طرف پڑے سنگل بیڈ پر لگ بھگ پچیس سالہ لڑکی بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔۔

افریشم کو دیکھتی وہ کتاب بند کر کے سلام کرتی کھڑی ہوئی۔۔

"مجھے وارڈن نے بتایا تھا آج میری روم میٹ آجائے گی۔۔"

اسے دیکھتی وہ مسکرائی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افریشم اسکی بات پر ہلکا سا مسکرا دی۔۔

"تم فریش ہو جاؤ میں تمہارے لئے میس سے چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔"

اپنی چپل اڑستے وہ بولی۔۔

"نہیں اسکی ضرورت نہیں میں کھانا کھا چکی ہوں۔۔"

"تمہاری شکل سے لگ رہا تم کافی تھک چکی ہو۔۔میں ویسے بھی اپنے لئے بنانے جا رہی تھی۔۔"

اسکو کہتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

روم میٹ اچھی مل گئی تھی۔۔ایک ڈر یہ بھی ختم ہو گیا تھا۔۔

سوچتے وہ اپنا بیگ کھولے اپنی چیزیں سیٹ کرنے لگی۔۔

******

"میرا نام زارا ہے۔۔یہاں پر ائیویٹ انسٹیٹیوشن سے ڈپلومہ کر رہی ہوں۔۔"

چائے کا کپ اسکو تھماتے بتایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"افریشم۔۔ہزارہ سے آئی ہوں۔۔"

افریشم نے مسکرا کر اپنا تعارف کرایا۔۔

"پیارا نام ہے بلکل تمہاری طرح۔۔"

افریشم اسکی بات پہ جھینپ سی گئی۔۔

"پڑھتی ہو یا جاب وغیرہ۔۔؟"

زارا نے چائے کا سپ لیتے پوچھا۔۔

"اسلامک یونیورسٹی میں کل پہلا دن ہے۔۔ماسٹرز کرنے والی ہوں۔۔"

"اوہ تمہاری یونی تو واکنگ ڈسٹینس پہ ہے۔۔آنے جانے میں پرابلم نہیں ہو گی۔۔میرا انسٹیٹیوٹ زرا دور ہے۔۔"

افریشم اسکی بات پہ سر ہلاتے چائے کی جانب متوجہ

ہو گئی۔۔

میرال اور ماما سے بات کرنے کے بعد اس نے کل پہننے والے کپڑے پریس کیئے اور

آنے والے دن کا سوچتی اپنے بیڈ پر لیٹ گئی۔۔

زارا اپنا فون سننے روم سے باہر گئی تھی۔۔

انکھیں موندے وہ سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔

******

وقاراحمد ساہیوال کے ایک گاؤں کا رہائشی تھا۔۔برسوں سے زمینوں اور جائیدادوں کے پیچھے اپنے چچا کے خاندان کے ساتھ تنازعہ چل رہا تھا۔۔

آخرکار عدالت نے اسکے حق میں فیصلہ سنایا جو اسکے چچازادوں سے برداشت نہ ہو سکا تھا۔۔ایک دن موقع پاتے اسکے بڑے چچازاد نے کھیتوں سے واپس آتے وقاراحمد کو اپنی دشمنی کا نشانہ بنادیا۔۔

کئی عرصے سے کیس چل رہا تھا۔۔وقاراحمد کے گھر والوں کو کوئی خاطر خواہ نتیجہ نظر نہیں آیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک وجہ اسکے چچازاد کے تعلقات کی بھی تھی جو اسے جیل پہنچانے سے روک رہی تھی۔۔

ارتضیٰ کو وقاراحمد کے قتل کا کیس سونپا گیا تھا۔۔جس کی وجہ سے اسے ساہیوال جانا پڑا۔۔کیس میں وہ بے حد مصروف ہو چکا تھا۔۔کئی کئی دن گھر والوں سے بات نہ ہو پاتی تھی۔۔افریشم کے اسلام آباد آنے کا بھی اسے علم تھا۔۔یہاں سے واپس جا کر وہ

اس سے ملنے کا ذہن بنا چکا تھا۔۔

******

افریشم کو یونی جاتے ایک ماہ ہو چکا تھا۔اسے یونی کا ماحول،پڑھائی سب بہت اچھا لگا تھا۔۔کچھ کچھ دوست بھی بن گئی تھیں مگر اپنی کم گو عادت کی وجہ سے وہ زیادہ کسی سے کھلتی ملتی نہ تھی۔۔

گھر میں اسکی روز بات ہوتی تھی۔۔میرال سے تو صبح شام میسجز پہ ہوتی رہتی تھی۔۔عائشہ بھی اسے فون کر کے خیر خبر لیتی رہتی تھیں۔۔دائم اسے یونی میں

ایک دو بار ملنے بھی آ چکا تھا اسی کے طفیل اسے ارتضیٰ کی خبر ملتی تھی۔۔جو آجکل خوب الجھا ہوا تھا۔۔

زارا سے اسکی اچھی دوستی ہو چکی تھی۔۔

زارا کی ٹائمنگ اس سے الگ تھی وہ اسکے یونی جانے کے بعد جاتی تھی اور شام میں واپس آتی تھی۔۔ہر ویک اینڈ پہ وہ اپنے گھر جاتی تھی جس پہ افریشم نے اسکے گھر کا پوچھا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میرا گھر اسلام آباد میں ہی ہے۔۔یہاں سے قریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر۔۔"

"تو تم ہاسٹل کیوں رہتی ہو۔۔؟"

افریشم اسکی بات پہ حیران ہوئی تھی۔۔

افریشم کے سوال پہ اس نے گہرا سانس لیا۔۔

"ایکچوئلی میری ماما کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔۔ بابا نے دوسری شادی کر لی ہے۔۔ میری سوتیلی ماما کے ساتھ میری کچھ زیادہ نہیں بنتی۔۔ تبھی میں ہاسٹل میں

رہتی ہوں۔۔ لیکن اپنا گھر میں نہیں چھوڑ سکتی تبھی ویک اینڈ پہ چلی جاتی ہوں۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اوہ۔۔ سن کر افسوس ہوا۔۔"

افریشم نے اپنی ازلی ہمدردی سے کہا۔۔

"اٹس اوکے میں ٹھیک ہوں۔۔ مجھے عادت ہے"

زارا نے کندھے اچکائے تھے۔۔

افریشم سر ہلاتے اسائنمنٹ کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

******

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بیڈ پہ بیٹھی اپنے سامنے کتابیں بکھرائے پریکٹکل نوٹ بک تیار کر رہی تھی۔۔
کل اسکا آخری پریکٹکل تھا۔۔اللہ اللہ کر کے امتحان بالا خر ختم ہو رہے تھے۔۔

افریشم کی موجودگی میں اسے بہت سہولت مل جاتی تھی۔۔ مگر اب جب کہ وہ نہیں

تھی تو اپنی مدد آپ کے مصداق ہی دھڑا دھڑ کام ختم کر رہی تھی۔۔

وہ لکھنے میں غرق تھی جب اسکا موبائل بجا۔۔

غیر شناسا نمبر دیکھ کر اس نے بھنویں اچکائیں پھر یس کا آپشن پریس کرتے موبائل کان کے ساتھ لگایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے کچھ بولنے سے پہلے دائم کی چہکتی آواز سنائی دی تھی۔۔

"ہیلو شاہجہاں کی چائنہ کاپی کیسی ہو۔۔"

میرال نے حیرت سے موبائل کو دیکھا۔۔

"ممتاز 2.0 میرا نمبر تمہارے پاس کہاں سے آیا۔۔؟"

کڑے تیوروں سے وہ بولی تھی۔۔

"تم بڑی ملکہ الزبتھ کی صاحبزادی ہو۔۔ جسکا نمبر ملنا نا ممکن ہو۔۔"

اب وہ یہ نہیں بتا سکتا تھا کہ اس نے مام کے فون سے

لیا ہے۔۔ نہیں بلکہ چوری کیا ہے۔۔

"کام بولو۔۔"

اسکی بات پہ اس نے منہ بنایا تھا۔۔

"ہائے اب سب کام تم سے ہی تو ہیں۔۔"

شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ وہ دلکشی سے بولا تھا۔۔

میرال پین نوٹ بک پہ رکھتی مکمل فون کی جانب متوجہ ہوئی۔۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔پاگل واگل تو نہیں ہو گئے۔۔"

دائم کا اسکی بات پہ ہلکا سا قہقہ گونجا تھا۔۔

"مجھے بھی لگ رہا ہے۔۔"

گہری سانس کھینچتا وہ کھویا کھویا سا بولا۔۔

"کسی سائیکاٹرسٹ کو دیکھاؤ۔۔"

"وہی تو کر رہا ہوں۔۔"

پھر سے اسی لہجے میں ڈوبی اسکی آواز آئی تھی۔۔

میرال نے کچھ بھی کہے بغیر فون بند کر دیا۔۔

اسکی باتوں کو اور اسکی نظروں کو وہ خوب سمجھتی تھی۔۔اسکی باتوں کے پیچھے چھپے مفہوم کو بھی وہ سمجھتی تھی مگر نظرانداز کرتی تھی۔۔

آج تو جیسے وہ سب بول دینے کا ارادہ رکھے ہوئے تھا۔۔

سر جھٹکتی وہ دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔۔

دوسری طرف دائم فون سینے سے لگائے دلکشی سے مسکرادیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

ارتضیٰ کی انتھک محنت سے بلا خر اسے کامیابی

حاصل ہوئی تھی۔۔وقار احمد کا قاتل جیل کی سلاخوں کے پیچھے جاچکا تھا۔۔

اس کیس میں ملوث بڑی شخصیتوں کے ڈر سے گاؤں کے لوگ بھی منہ پہ قفل لگا چکے تھے۔۔ارتضیٰ کے بارہا انکو مکمل تحفظ کا یقین دلوانے کے باوجود انہوں نے اپنی خاموشی نہ توڑی تھی۔۔

گاؤں کے لوگوں کی طرف سے تعاون کا نوٹیگ دیکھ کر اس نے میڈیا کو ملوث کیا تھا۔۔جو سیاسی شخصیتیں پہلے قاتل کے ساتھ تھیں اب اپنی عزت بچانے کی خاطر پولیس کا ساتھ دے رہی تھیں اور میڈیا پہ قاتل کو سزا دلوانے کا دعوہ کر رہی تھیں۔۔

یہ سب دیکھ عوام کی بھی حوصلہ افزائی ہوئی،انہوں نے بھی آگے بڑھتے قاتل کے خلاف گواہی دیتے خوب احتجاج کیا تھا۔۔

قاتل کو سلاخوں کے پیچھے پہنچا کر ارتضیٰ نے سکون کا سانس خارج کیا تھا۔۔ پچھلے دو مہینوں سے وہ یہاں پھنسا ہوا تھا۔۔حدید صاحب نے میڈیا پہ اسکی کامیابی دیکھتے اسکو مبارک باد دی تھی اور ساتھ ہی جلد واپس آنے کا عندیہ سنایا جو یقیناً عائشہ کی طرف سے تھا۔۔

******

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میرال کو روز فون کر کے تنگ کرنا، اسکو چڑھانا، ہنسانا دائم کی روٹین میں شامل ہو چکا تھا۔۔ دن میں ایک مرتبہ وہ اپنے فرائض ضرور پورے کرتا تھا۔۔

اور میرال۔۔۔ میرال کو اسکا تنگ کرنا، اسکو شاہجہاں کی چائنہ کاپی کہہ کر چڑھانا، اپنی کوئی یونی کی بات سنا کر ہنسانا اب اچھا لگنے لگا تھا۔۔ کسی دن اگر وہ مصروفیت کے باعث فون نہ کر سکے تو نا محسوس انداز میں وہ اسکا انتظار کرتی تھی۔۔ وہ اسے اپنا عادی بنا رہا تھا اور اسے برا بھی نہیں لگ رہا تھا۔۔

اس نے اپنی زندگی میں جتنے مرد دیکھے تھے۔دائم ان سب سے مختلف تھا۔۔ہنس مکھ، شرارتی سا۔۔اپنی باتوں سے دوسروں کے چہروں پر مسکراہٹ بکھیرنے والا۔۔وہ اسکا خراب موڈ چٹکیوں میں ٹھیک کر دیتا تھا۔۔ایک اور بات جسے اس نے دائم کے مثبت پہلو میں رکھا تھا، وہ کبھی حد سے نہیں بڑھا تھا۔۔ کبھی

کوئی غیر اخلاقی بات نہیں کرتا تھا۔۔اسکی عزت کرتا تھا۔۔اور جہاں عزت ہو وہاں محبت بھی ہو ہی جاتی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

ارتضیٰ واپس آچکا تھا۔۔افریشم کو عائشہ نے اسکے کیس کی کامیابی اور اسکی واپسی کا بتایا

تھا۔۔اسکی کامیابی پر اسے بے حد خوشی ہوئی تھی۔۔

پہلے سمیسٹر کے فائنلز میں صرف ایک مہینہ باقی تھا۔۔امتحان سے پہلے وہ ایک مرتبہ گھر جانا چاھتی تھی۔۔اسکے بعد مصروفیت بڑھنے کے امکانات تھے۔۔

امتحان کی وجہ سے اب کلاسز کم ہی ہوتی تھیں۔۔زیادہ تر سٹوڈنٹس لائبریری میں پائے جاتے یا گھروں میں رو کر تیاری کرتے۔۔

آج وہ بھی یونی سے جلدی واپس آگئی تھی،وجہ

کلاسسز کا نہ ہونا تھا اور کچھ اسکے سر میں بھی درد تھا۔۔ہاسٹل میں داخل ہوتے،چوکیدار کو سلام کرتے وہ بڑے سے لان کو پار کرتی اپنے کمرے کی جانب آئی۔۔

کمرے کا دروازہ ہلکا سا وا تھا مطلب زارا ابھی انسٹیٹیوٹ نہیں گئی تھی۔۔

دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھتے وہ دفنا رکی تھی۔۔ تھوڑا سا سر آگے کی طرف کرتے اس نے کان کو دروازے کے بلکل قریب لایا تھا۔۔ جس سے اندر سے آنے والی آوازیں مزید صاف ہوئی تھیں۔۔اور جو کچھ اس نے سنا تھا،اسے لگ رہا تھا وہ ابھی گر جائے گی،اسکی ٹانگیں جواب دے رہی تھیں،ہینڈل پہ پڑا ہاتھ پہلو میں گر چکا تھا۔۔دھڑکن اس قدر تیز تھی گویا دل ابھی باہر کو آجائے گا۔۔ سردی کے موسم میں بھی اسے ٹھنڈے ٹھنڈے پسینے آرہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کوئی بھی آہٹ پیدا کئے بغیر وہ باہر کو لپکی تھی۔۔آنکھیں بار بار دھندلا رہی تھیں جن کو زور سے رگڑتے اس نے خود کو رونے سے باز رکھا تھا۔۔

ہاسٹل کے پچھلے حصے میں بنے لان میں آتے وہ ہاسٹل

کی عمارت کی پچھلی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے گہری گہری سانسیں بھرنے لگی۔۔کب سے رکے آنسو اب روانی سے بہہ رہے تھے۔۔اسے ڈر لگ رہا تھا،ہر چیز سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔وہ کس کو مدد کے لئے پکارے۔۔وارڈن کے آفس جاتے اگر اس نے دیکھ لیا تو۔۔یہ سوچ آتے وہ اور بھی رو دی تھی۔۔

دفعتاً ایک سوچ آتے اس نے اپنے بیگ سے موبائل نکالا۔۔کانٹیکٹ لسٹ میں جاتے اسے خود پہ بے تحاشا غصہ آیا تھا۔۔اسکے پاس ارتضیٰ کا نمبر نہیں تھا۔۔آج سے پہلے اس نے کبھی اس بات کو محسوس ہی نہیں کیا تھا۔۔اسکے پاس اسکے اپنے شوہر کا نمبر نہیں تھا۔۔اپنی بے بسی پر اسکا دل چاہا تھا وہ دھاڑیں مار مار کر رو ئے۔۔

اپنے آنسو صاف کرتے اس نے میرال کا نمبر ملایا جو دو تین بیل کے بعد اٹھالیا گیا تھا۔۔

"مم_میرال ارتضیٰ کا نمبر سینڈ کرو فورا۔۔"

سلام دعا کے بغیر وہ چھوٹتے ہی بولی تھی۔۔

دوسری جانب اسکی آواز سنتی میرال کو حیرت ہوئی تھی۔۔

"آپی آپ ٹھیک ہیں۔۔آپ اتنا گھبرائی گھبرائی سا کیوں بول رہی ہیں۔۔"

اسکے تشویش سے پوچھنے پر افریشم کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا سا اٹکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں۔۔میں ٹھیک ہوں تم پلیز نمبر سینڈ کرو۔۔"

بمشکل بولتے اس نے میرال کے مزید سوالوں سے بچنے کے لئے فون کاٹ دیا۔۔

کھڑے کھڑے اسکی ٹانگیں شل ہو رہی تھیں۔۔سر کا درد اب شدت اختیار کر گیا تھا۔۔بار بار وہ خوف سے اپنے آگے پیچھے دیکھ رہی تھی۔۔

موبائل کی بپ پہ اس نے فورا میرال کی طرف سے آیا میسج کھولا۔۔گہری سانس بھرتے اس نے خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی اور نمبر ملا دیا۔۔

وہ فون نہیں اٹھا رہا تھا۔۔افریشم بے بسی سے پھر سے رو دی تھی۔۔قریبا آخری بیل پہ اس نے فون اٹھایا تھا۔۔

"ایس۔پی ارتضیٰ حدید سپیکنگ۔۔"

فون سے اسکی مصروف سی سنجیدہ آواز ابھری۔۔

وہ جو خود کو رونے سے باز کیئے ہوئے تھی،اسکی آواز سنتے بری طرح رو دی۔۔

ارتضیٰ یک دم ٹھٹکا تھا۔۔

"کون ہیں آپ۔۔کیا کسی مدد کی ضرورت ہے آپکو۔۔؟"

تشویش سے اس سے پوچھا، جو کوئی بھی بات کئے بغیر بس روئے جا رہی تھی۔۔

"پلیز ریلیکس ہو جائیں اور مجھے بتائیں کیا مسئلہ ہے۔۔"

اسکی بات سنتے افریشم نے خود پہ قابو پاتے اپنے آنسو رگڑے تھے۔۔

"ار_ارتضیٰ مم_میں۔۔میں افریشم۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com

لڑکھڑاتی آواز میں بولتی وہ اسے چونکنے پر مجبور کر گئی تھی۔۔

وہ جو اپنے آفس میں کرسی پر براجمان تھا، اسکی آواز پہ فورا کھڑا ہوا تھا۔۔

"افریشم۔۔ تم۔۔ کیا ہوا تم، تم رو کیوں رہی ہو۔۔"

لہجہ بے حد پریشانی لئے تھا۔۔

"مم_مجھے لے جائیں ارتضیٰ۔۔ مم_مجھے ڈر۔۔ڈر لگ رہا ہے۔۔"

اسکی روتی ہوئی آواز پہ ارتضیٰ کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اسکا دل مٹھی میں جکڑ لیا ہو۔۔

"کہاں ہو تم اس وقت۔۔"

ٹیبل سے اپنی چابیاں اٹھاتا وہ تیزی سے اپنے آفس سے نکلا تھا۔۔

"ہاسٹل۔۔ہاسٹل میں ہوں۔۔"

گاڑی کا دروازہ کھول کر اس نے سیٹ سنبھالی۔۔چابی انگیشن میں گھماتے اس نے جھٹکے سے گاڑی اسکے ہاسٹل کے راستے پر ڈال دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کال ابھی تک چل رہی تھی اور وہ ہنوز روئے جا رہی تھی۔۔ارتضیٰ کا دل کسی انجانے

خوف سے دھڑک رہا

تھا۔۔کوئی بھی بات کئے بغیر وہ اسے روتا ہوا سنتے ریش ڈرائیو نگ کر رہا تھا۔۔قریبا

آدھے گھنٹے کا سفر وہ بیس منٹ میں طے کر چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"افریشم تم کہاں ہو میں تمہیں لینے آرہا ہوں۔۔"

گاڑی سے اترتا وہ ہاسٹل کے گیٹ کی جانب لپکا۔۔

"نن_نہیں میں۔۔میں خود آرہی ہوں۔۔"

کال کاٹتے اپنے آگے پیچھے دیکھتے بھاگنے کے سے انداز میں وہ باہر گیٹ کی جانب

لپکی۔۔

گیٹ سے باہر نکلتے ہی وہ سامنے اسکا منتظر کھڑا تھا۔۔

افریشم کو دیکھتا وہ تیزی سے اسکی طرف بڑھا۔۔

روئی روئی لال آنکھیں جو ابھی بھی آنسوؤں سے بھری تھیں۔۔ سرخ چہرہ شدت سے رونے کے باعث تمتما رہا تھا۔۔

اسکی حالت دیکھتے ارتضیٰ کا دل چاہا تھا وہ اس وجہ کو آگ لگا دے جس نے اسے اس قدر رلایا تھا۔۔

آس پاس لوگوں کا خیال کرتے اسکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی میں بٹھاتا ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا۔۔

قریبا پندرہ منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ اسے اپنے اپارٹمنٹ میں لایا تھا۔۔ ہاتھ پکڑے اسکو لاؤنج میں پڑے صوفے پر بٹھایا اور خود کچن میں اسکے لئے پانی لینے چلا گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سارا راستہ وہ بے آواز روتی آئی تھی۔۔ایک ہاتھ سے اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے وہ دوسرے ہاتھ سے ڈرائیو کرتا رہا تھا۔۔

اسکے پاس بیٹھتے پانی کا گلاس اسکے لبوں سے لگایا۔۔ تھوڑا سا پانی پیتے افریشم نے ہاتھ بڑھاتے گلاس پیچھے کر دیا۔۔گلاس ٹیبل پہ رکھتے وہ اسکی طرف مڑا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"افریشم۔۔اب بتاؤ مجھے کیا ہوا تھا۔۔کسی نے کچھ کہا تمہیں۔۔؟"

فکر مندی سے وہ اسکے ستے ہوئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔۔

اسکے پوچھنے پر افریشم کے آنسو پھر سے بہہ نکلے

تھے۔۔

"افریشم۔۔میری جان۔۔ریلیکس۔۔پلیز مجھے بتاؤ ہاسٹل یا یونی میں کیا ہوا تھا۔۔کسی نے بدتمیزی کی تمہارے ساتھ۔۔؟"

نرمی سے اسکے آنسو صاف کرتا وہ حد درجہ فکر مند دکھائی دے رہا تھا۔۔

افریشم نے خود کو کمپوز کرتے اسکی طرف دیکھا جس پہ ارتضیٰ نے سر ہلاتے اسے بولنے کا اشارہ کیا۔۔

******

دروازے کے ہینڈل پہ ہاتھ رکھتی وہ کسی لڑکے کی آواز پر چونکی تھی وہ جو کوئی بھی تھا زارا کے ساتھ اندر کمرے میں موجود تھا۔۔

انکی باتوں کی ہلکی ہلکی آوازیں آرہی تھیں۔۔کان دروازے کے ساتھ لگاتے اس نے انکی باتیں سننے کی کوشش کی تھی۔۔

"کیا مسئلہ ہے دلنشین بائی کو۔۔ایک دفعہ بولا جو ہے کام ہو جائے گا پھر کیوں بار بار تجھے میرے پیچھے لگادیتی ہے۔۔"

نخوست سے اپنے ساتھ موجود لڑکے کو بولی۔۔

"سیٹھ بار بار فون کر رہا ہے۔۔وقت نہیں دے رہا وہ اب۔۔دلنشین بائی تجھ پہ غصہ ہیں بہت۔۔جو پچھلی دفعہ تو لڑکی لائی تھی اسکو تو ہوش ہی نہیں آتا۔۔"

وہ لڑکا بولا تھا۔۔

"زبرستی کے کاموں میں یہی کچھ ہوگاناں۔۔اب وہ بائی کے حکم پہ بسم اللہ تو نہیں پڑھے گی۔۔"

پھر زرا توقف سے بولی۔۔

"اس دفعہ بہت کمال کی مچھلی ہاتھ لگی ہے۔۔ بالکل اس بڑھے سیٹھ کی پسند کے مطابق۔۔ میری روم میٹ ہے، ہزارہ سے پڑھنے آئی ہے۔۔ جب تک اسکے گھر والوں کو اسکی گمشدگی کا پتا چلے گا تب تک وہ کہاں سے کہاں پہنچ چکی ہوگی۔۔"

استہزایہ لہجہ اپنائے اس نے ہلکا سا قہقہ لگایا تھا۔۔

"واہ زرنگار تو تو کمال کی بندی ہے۔۔ کیسے پھانس لیتی ہے سب کو اپنے جھانسے میں۔۔ تبھی دلنشین بائی نے یہ کام تجھے سونپ رکھا ہے۔۔"

خوشامدی انداز میں وہ لڑکا بولا تھا۔۔

"کل تک مجھے امید ہے کام مکمل ہو جائے گا۔۔ لیکن اگر دیر بھی ہوئی تو اب تو یہاں کا منہ نہیں کرے گا۔۔ تیرا بار بار یہاں آنا مجھے مشکوک بنا رہا ہے۔۔ وارڈن کو تجھے اپنا بھائی بتایا ہے تبھی وہ کچھ نہیں کہتی۔۔"

سخت لہجے میں اسکو وارن کیا تھا۔۔

"اچھا زرنگار تو جلدی آنے کی کوشش کریو۔۔ تیرے بغیر دل نہیں لگتا وہاں۔۔ محفلوں کی تیرے بغیر کوئی چس نہیں آتی۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زرنگار اسکی بات پہ کڑے تیوروں سے بولی۔۔

"میرے ساتھ زیادہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ کوئی شوق سے نہیں رہ رہی میں ادھر۔۔ منہ میں چاشنی گھول گھول کر مجھے لگ رہا ہے میں ذیابطیس کا شکار ہو جاؤں گی۔۔"

لڑکا اسکی بات پر ہنسا تھا۔۔

"زیادہ دانت مت نکال اور نکلنے کی کر ادھر سے اب۔۔اس لڑکی کے آنے کا وقت بھی ہونے والا ہے۔۔"

بیزاری سے کہتی وہ فون پہ آئی کال کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

"آئی جسٹ کانٹ بلیو ڈیڈ۔۔اتنے عرصے سے جن روپوش لوگوں کی ہمیں تلاش تھی۔۔میری بیوی انہی کے ہاتھوں ٹریپ ہونے جا رہی تھی۔۔"

غم و غصے کی زیادتی سے اسکی آنکھیں لال انگارہ بنی تھیں۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا وہ ان سب کو سولی پہ لٹکا دے۔۔

حدید صاحب گہری سوچ میں مبتلا تھے۔۔ارتضیٰ نے انکو اپارٹمنٹ میں بلا کر ساری حقیقت سے آگاہ کیا تھا۔۔

"افریشم کہاں ہے۔۔؟"

"وہ اندر روم میں ہے۔۔میرال کا فون آیا تھا وہ اسکے لئے پریشان تھی۔۔"

حدید صاحب نے اسکی بات پہ سر ہلا دیا۔۔

"ڈیڈ۔۔ہم ایسے کیوں بیٹھے ہیں۔۔اس لڑکی کو گرفتار کیوں نہیں کر رہے۔۔"

وہ سخت الجھا ہوا لگ رہا تھا۔۔

"ارتضیٰ۔۔یوزیور مائینڈ۔۔اس وقت وہ لڑکی ایک عام شہری کی حیثیت سے ہاسٹل میں رہ رہی ہے۔۔کس بنیاد پہ اسے گرفتار کرو گے۔۔کیا ثبوت ہے۔۔افریشم نے اسے صرف سنا ہے۔۔کہیں دیکورڈ نہیں کیا اسے"

ارتضیٰ کو دیکھتے وہ سخت لہجے میں بولے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تو اب ہمیں کیا کرنا ہے۔۔؟"

کوئی بھی جواب دیے بغیر وہ اٹھے اور اپنے قدم کمرے کی جانب بڑھائے۔۔ارتضیٰ نے بھی انکو دیکھتے انکی تقلید کی۔۔

کمرے کے دروازے تک پہنچتے انہوں نے دروازہ ہلکا سا ناک کیا۔۔

افریشم جو بیڈ پہ سر جھکائے بیٹھی تھی۔۔ناک کی آواز پہ سر اٹھا کر دیکھا۔۔سامنے دروازے کے فریم میں حدید صاحب مسکراتے اسی کو دیکھ رہے تھے اور انکے پیچھے ارتضیٰ سنجیدہ سا کھڑا تھا۔۔

اسکے پاس آتے انہوں نے اسکے سر پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔

"کیسی ہے میری بیٹی۔۔؟"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکے پیار سے پوچھنے پر افریشم کی آنکھیں نم ہوئی تھیں۔۔

سر جھکائے اس نے سر ہلا دیا۔۔

وہ اسکے سامنے صوفے پر براجمان ہو گئے جبکہ ارتضیٰ اس کے ساتھ بیڈ پہ کچھ فاصلے پہ بیٹھا اپنے باپ کو دیکھ رہا تھا۔۔

"بچے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔۔"

اسے دیکھتے وہ نرمی سے بولے تھے۔۔

پھر گلا کھنکارتے زرا توقف سے بولے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Book Reviews

"افریشم بچے کیا آپ ہماری مدد کریں گی۔۔"

افریشم نے انکی بات پہ سر اٹھاتے نا سمجھی سے انہیں دیکھا۔۔

"..No Dad..not at all"

ایک ایک لفظ پہ زور دیتا وہ انکی آنکھوں میں دیکھتا سختی سے بولا تھا۔۔

وہ انکے دماغ کو پڑھ چکا تھا اور حدید صاحب یہ باخوبی جانتے تھے۔۔

"تم خاموش رہو۔۔میں اپنی بہو سے بات کر رہا ہوں۔۔"

افریشم نا سمجھی سے باپ بیٹے کی باتیں ملاحظہ کر رہی تھی۔۔

"ڈیڈ آپ ایمو شنل بلیک میل نہیں کریں گے۔۔"

انکو دیکھتا وہ سختی سے بولا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

حدید اسکی بات ہوا میں اڑاتے افریشم کی جانب متوجہ ہوئے۔۔

"افریشم بیٹا آپ کو اس زر نگار نامی لڑکی سے ٹریپ ہونا ہوگا۔۔"

اسکی جانب دیکھتے وہ اسکے ہوش اڑا چکے تھے۔۔

بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے وہ حدید صاحب کو دیکھ رہی تھی۔۔

"مم_میں۔۔میں کیسے۔۔؟"

لڑکھڑاتی آواز میں وہ بمشکل بولی تھی۔۔

"ڈیڈ پلیز آپ اس سب میں افریشم کو شامل مت کریں۔۔وہ آلریڈی کافی ڈری ہوئی ہے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کی بار ارتضیٰ نے لہجے مین تھوڑی نرمی اپنائی تھی۔۔

"نن_نہیں بابا۔۔میں نہیں۔۔میں نہیں جاؤں گی۔۔"

آنسوؤں پہ قابو پانے کی جدوجہد میں وہ رندھی آواز کے ساتھ بولی تھی۔۔

ارتضیٰ نے ایک نظر اسکے روئے روئے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر اپنے باپ کو۔۔

"آپ پہ کوئی زبردستی نہیں ہے بچے۔۔بس میں چاھتا ہوں آپ میری بات تحمل سے سن لیں۔۔آپ جیسی کئی بچیاں ان کی قید میں موجود ہیں۔۔جن کے گھر والے انکو تلاشتے اب ہمت ہار چکے ہیں۔۔شائد اللہ نے آپ کو ان سب کی رہائی کا وسیلہ بنایا ہے تا کہ ہم ان تک پہنچ سکیں۔۔"

حدید صاحب اسکی طرف دیکھتے نرمی سے بولے تھے۔۔

افریشم انکی بات سن کر سُن ہوئی تھی۔۔وہ تو محض اپنے کانوں سے سن کر اس قدر ڈر چکی تھی تو جو وہاں انکی قید میں موجود تھیں۔۔انکی کیا کیفیت ہو گی۔۔

جھکا سر اٹھا کر اس نے ایک نظر ارتضیٰ کو دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔اسکے دیکھنے

پر اس نے آنکھیں نکالی تھیں۔۔صاف ظاہر تھا وہ اسے تنبیع کر رہا تھا۔۔اسکی طرف سے نظریں ہٹاتے اس نے حدید صاحب کی جانب دیکھا جو اس کے جواب کے منتظر اسی کو

دیکھ رہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مم_میں۔۔کروں گی مدد۔۔"

اسکی بات سنتے حدید صاحب مسکرائے تھے۔۔صوفے سے اٹھتے وہ اسکی جانب بڑھے۔۔

"بی بریو۔۔ڈرنے کی بلکل ضرورت نہیں ہے۔۔ہم آپ کے ساتھ ہیں۔۔ہماری پوری فورس آپ کے ساتھ ہو گی۔۔آپ کو اور دوسری بچیوں کو وہاں سے لے آئیں

گے۔۔"

اسکے سر پہ ہاتھ رکھتے وہ کمرے سے باہر نکل گئے۔

انکے جاتے ہی افریشم نے سہمی نظروں سے ارتضیٰ کی جانب دیکھا تھا جو بے تاثر سا اسی کو دیکھ رہا تھا۔۔ تھوڑا سا اسکی طرف کھسکتے وہ اسکے قریب ہوئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ارتضیٰ۔۔"

اسکے سہمے ہوئے انداز میں اسکا نام لینے پر ارتضیٰ کو اس پر پیار آیا تھا۔۔ دوسروں کے لیے وہ خود کی پرواہ بھی نہیں کرتی تھی۔۔

درمیانی فاصلہ ختم کرتا وہ اسکے قریب ہوتا اسکا سر اپنے سینے سے لگا چکا تھا۔۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ ہم تمہارے ساتھ ہوں گے۔۔ تمہیں ڈر لگ رہا ہے تو تم انکار کر سکتی ہو۔۔ ڈیڈ سے میں بات کر لوں گا۔۔"

اسکے بالوں میں ہاتھ چلاتے، اسکو پرسکون کرنے کی کوشش کی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ڈر لگ رہا ہے۔۔ لیکن انکار نہیں کرنا۔۔ مجھے ان لڑکیوں کی مدد کرنی ہے۔۔ میں ان کے لئے تکلیف محسوس کر رہی ہوں ارتضیٰ۔۔"

اسکے سینے سے لگی وہ بولی تھی۔۔

ارتضیٰ اسکی ڈبل سٹیٹمنٹ پہ مسکرایا تھا۔۔

"اوکے۔۔پھر بہادر بننا ہے۔۔مجھے پتا ہے میری افریشم بہت بریو ہے۔۔"

افریشم نے سر اسکے سینے سے اٹھاتے اسکی جانب

دیکھا۔۔دونوں کی آنکھیں ملی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"مجھے کچھ ہو گیا تو۔۔"

سہمے انداز میں اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا۔۔

"تو میں اللہ پاک سے دعا کروں گا کہ جنت میں حوروں کی بجائے مجھے میری منکوحہ کا

ساتھ نصیب فرمائیں۔۔"

آنکھوں میں شرارت لئے بظاہر وہ سنجیدہ انداز میں بولا تھا۔۔

افریشم کا اسکی بات پر منہ وا ہوا تھا۔۔خود کو اسکے حصار سے نکالنے کی کوشش کی، جو وہ پہلے سے تنگ کر چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

کچن سمیٹتی وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھی تھی۔۔

افریشم کے اس طرح فون کرنے پر وہ پریشان ہو گئی تھی۔۔کئی بار ٹرائے کرنے باوجود اس نے فون نہیں اٹھایا تھا۔۔بلا خر اس نے ارتضیٰ کو کال ملائی تھی۔۔

ارتضیٰ نے اسے تسلی دیتے افریشم سے بات کروائی تھی۔۔افریشم نے اپنی طرف سے بات بناتے اسے تسلی دے دی تھی جس کے بعد وہ پر سکون ہو چکی تھی۔۔

کمرے میں داخل ہوتے اس نے الماری سیٹ کرنے کا ارادہ باندھا۔۔افریشم کی موجودگی میں یہ سب کام وہی کرتی تھی،اب اسے خود کرنے پڑتے تھے۔۔بقول افشاں کے افریشم نے اچھا فیصلہ کیا ہاسٹل جانے کا کم از کم تم میں کچھ سگھڑاپہ آجائے گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

الماری سیٹ کرتی وہ دائم کے بارے میں بھی سوچ رہی تھی۔۔کل سے اس نے کال نہیں کی تھی وجہ اسکے فائینلز تھے جو کچھ دنوں میں ہونے والے تھے۔۔اسکا آخری سمیسٹر تھا اور وہ اپنا پچھلا بہترین ریکارڈ قائم رکھنا چاہتا تھا۔۔کبھی کبھی میرال کو حیرانگی ہوتی تھی جتنا وہ شرارتی اور جولی تھا اپنی اسٹڈیز کے معاملے میں اتنا ہی سیریس پایا جاتا۔۔

وہ جانتی تھی وہ مصروف ہے پھر بھی دل خواہش کرتا تھا وہ چاہے تو صرف اپنی آواز سنانے کو فون کر دیا کرے۔۔ مگر یہ بات وہ اسے کبھی کہہ نہیں پائی تھی۔۔

دائم کو سوچتی وہ ساتھ ساتھ اپنا کام مکمل کر رہی تھی جب اسکا فون بجا۔۔ طے لگاتے کپڑوں کو وہیں بیڈ پر رکھتے وہ بیڈ سائیڈ کی طرف آئی۔۔

کالر آئی ڈی دیکھ کر اسکا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔ کال یس کرتے اس نے فون کان کے ساتھ لگایا۔۔

کال یس ہوتے ہی دائم کی آواز ابھری تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سلام اور حال احوال کے بعد اس نے شکوہ کیا تھا۔۔

"مجھے لگا تم فون کرو گی۔۔"

اسکی بات سنتے میرال کو حیرت ہوئی تھی۔۔ آج سے پہلے اس نے کبھی ایسا گلہ نہ کیا تھا۔۔

"تم مصروف تھے، میں نے سوچا کہیں میری وجہ سے ڈسٹرب نہ ہو جاؤ۔۔"

اب بات تو بنانی ہی تھی۔۔

دائم اسکی بات پہ مسکرا دیا۔۔

"تم نے تو مجھے کب کا ڈسٹرب کر رکھا ہے، کچھ کہا میں نے۔۔؟"

میرال کو اسکی بات سنتے چپ لگ چکی تھی۔۔

اسے خاموش دیکھ کر وہ خود بولا۔۔

"میں آج بہت خوش ہوں۔۔اور میں چاہتا تھا تم سے اپنی خوشی شئیر کروں۔۔"

اسکا لہجہ خوشگوار سا دھیما سا تھا وہ واقعی خوش لگ رہا تھا۔۔

میرال اسکے خوشگوار لہجے پر مسکرائی تھی۔۔

"خوشی کی وجہ۔۔؟"

"ویسے تو میری خوشی کی وجہ تم ہو۔۔۔ لیکن ابھی اس لئے خوشی ہے کہ میری یونیورسٹی کی طرف سے مجھے لیکچرشپ کی آفر ہوئی ہے۔۔"

اس نے ایکسائٹڈ سے لہجے میں اسے بتایا۔۔

"ماشاءاللہ۔۔ مبارک ہو بہت زیادہ۔۔ اللہ پاک تمہیں مزید کامیابیاں دے آمین۔۔"

اس نے دل سے اسے مبارک دیتے دعا دی تھی۔۔

"آمین۔۔ تھینک یو سوچ میرا ل۔۔"

"تو کیا تم آفر قبول کر رہے ہو۔۔؟"

"ابوئیسلی یس۔۔اتنی اچھی آفر سے میں انکار نہیں کر سکتا۔۔اور پھر میری ذہانت کو دیکھتے انہوں نے مجھے اس پوسٹ کا اہل سمجھا ہے۔۔"

آخری جملہ بولتے وہ شوخ ہوا تھا۔۔

میرال اسکی بات پہ ہنس دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگرآپ ہماری ویب پراپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کرواناچاہیں تواردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کااستعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریرایک ہفتے کے اندراندر ویب پر پوسٹ کردی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کااستعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین

"تم پروفیسر کے روپ میں کیسے لگو گے دائم۔۔سٹوڈنٹس کے ساتھ ہنسی مذاق کر کے ہی آجایا کرو گے۔۔"

اسکی بات سنتے وہ مسکرا دیا۔۔

"میں اسٹڈیز کے معاملے میں بہت سریس ہوں۔۔"

کچھ لمحے دونوں طرف خاموشی کا وقفہ آیا تھا۔۔جسے دائم کی آواز نے توڑا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب جب کہ میں برسرِ روزگار ہونے جارہا ہوں تو۔۔۔۔کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔؟"

اسکی بات سنتے میرال کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر آیا تھا۔۔کم از کم اس وقت اس بات کی امید تو وہ ہر گز نہیں کر رہی تھی۔۔چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اس نے خود کو کمپوز کیا تھا۔۔

"پروپوز کرنے کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں مسٹر دائم۔۔اتنا سیدھا سادا سا پروپوزل۔۔"

شرارتی لہجہ اپنائے بظاہر وہ سنجیدگی سے بولی۔۔

اسکی بات پہ وہ مسکرایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب اتنی دور بیٹھے میں کونسے اصول وضوابط پورے کروں یار۔۔"

"انسان ایسے الفاظ چنتا ہے کہ سننے والے کے دل میں اتر جائیں۔۔اور تم جان چھڑانے والا پروپوز کر رہے ہو۔۔"

منہ بنائے وہ بولی تھی۔۔

"میرال۔۔؟"

اسکے گھمبیر لہجے میں لیے نام سے میرال کی دھڑکن بڑھی تھی۔۔

"جی۔۔"

بمشکل آواز نکالی۔۔

"Three+Six"?

اسکا لہجہ سنجیدگی لئے تھا۔۔

"Nine"

میرال نے ناسمجھی سے بھنویں اچکاتے جواب دیا۔۔

"Will you be mine?"

ایک جذب میں ڈوبی اسکی آواز آئی تھی۔۔

جیسے اس نے اسکا نام لیا تھا میرال کو لگا تھا جانے وہ کون سے الفاظ چننے والا ہے۔۔اسکے اتنے حسین پروپوزل پر میرال کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔وہ کبھی سنجیدہ نہیں ہو سکتا تھا۔۔

"ممم۔۔سوچ کے بتاؤں گی۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اترائی تھی۔۔

"ٹھیک ہے میں دس تک گنتی گنتا ہوں تم سوچ لو۔۔"

اسکی بات پہ میرال کا منہ کھلا تھا۔۔

"اتنا زیادہ وقت۔۔"

"زیادہ ہے؟ چلو پانچ تک گنتا ہوں۔۔"

ایک بار پھر میرال کا قہقہ گونجا تھا۔۔

دائم اسکی ہنسی سنتے مسکرا دیا۔۔

"میں تمہیں کوئی امید نہیں دلاؤں گی دائم۔۔آخری فیصلہ ماما بابا کا ہوگا۔۔"

اب کی بار سنجیدگی اپناتے وہ بولی تھی۔۔

"اور مجھے امید ہے وہ میرے لئے انکار نہیں کریں گے۔۔"

لہجہ شرارتی تھا۔۔میرال پھر سے مسکرا دی۔۔دل میں انشاءاللہ بولا تھا۔۔

******

وہ دونوں اس وقت ہاسٹل کے باہر کھڑے تھے۔۔ارتضیٰ اسے چھوڑنے آیا تھا۔۔

اسکا ہاتھ پکڑے اپنے سامنے کھڑا کئے وہ اسے دیکھ رہا تھا جو سر جھکائے اداس سی دکھ رہی تھی۔۔

"آخری دفعہ سوچ لو افریشم۔۔کسی بھی سٹریس کے بغیر۔۔میں سنبھال لوں گا سب۔۔"

اسکی بات سنتے افریشم نے سر اٹھاتے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔۔

"اب ارادہ کر لیا ہے۔۔میں آپ کی اور ان لڑکیوں کی مدد کروں گی۔۔"

اسے دیکھتے لہجے کو ممکنہ حد تک مضبوط بنایا تھا۔۔

"لیکن مجھے ڈر بھی لگ رہا ہے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Reviews

ارتضیٰ اسکی بات سنتا سر جھکائے مسکرا دیا۔۔

"میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔"

اسکے ہاتھوں پر دباؤ ڈالتا وہ بولا تھا۔۔

اسکا ایک ہاتھ آزاد کرتے اپنی پاکٹ میں سے ایک خوبصورت سا بریسلٹ نکالا تھا

۔۔اسکے بائیں ہاتھ میں پہناتے ہاتھ اوپر لاتے لبوں سے لگایا۔۔افریشم اسکی حرکت پہ جھینپی تھی۔۔

گیٹ کے پاس پہنچتے اس نے مڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔

ارتضیٰ نے اسکے دیکھنے پہ مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلایا۔۔

ایک مسکراتی نظر اس پہ ڈالتی وہ گیٹ پار کر گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

اپنے کمرے کی طرف بڑھتے اسے اپنے قدم من من بھاری لگے تھے۔۔دروازے کے پاس پہنچتے اس نے لمبی سانس کھینچی، خود کو پرسکون کرتے وہ دروازہ

کھولتی کمرے کے اندر داخل ہوئی۔۔

کمرہ خالی تھا، واش روم سے پانی کی آواز زر نگار کی واش روم میں موجودگی کا پتا دے رہی تھی۔۔

اپنا بیگ ٹیبل پر رکھتی وہ پلٹی تھی جب زر نگار واش روم سے باہر نکلی۔۔افریشم کو دیکھتی وہ اسکی طرف بڑھی۔۔

"افریشم اتنی دیر تک کہاں تھی تم۔۔میں تمہارے لئے پریشان ہو رہی تھی۔۔"

لہجے میں پریشانی سموئے وہ مصنوئی فکر مندی سے بولی۔۔

افریشم کو اس کے انداز پر افسوس ہوا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"فائینلز کی تیاری کے سلسلے میں مدد کیلیئے دوست کے ہاں چلی گئ تھی۔۔"

اپنا بستر درست کرتی افریشم مصروف سے انداز میں بولی۔۔

"اوہ اچھا۔۔تم انفارم کر دیتی مجھے۔۔تم اس شہر کو

زیادہ جانتی نہیں تو مجھے ٹینشن ہو رہی تھی۔۔

افریشم اسکی بات سنتے اسکی جانب مڑی تھی۔۔

"ٹھیک کہہ رہی ہو میں واقعی اس شہر کو نہیں جانتی۔۔"

جتاتے ہوئے انداز میں بول کر وہ مسکرائی تھی۔۔

زرنگار بھی اسے دیکھتی مسکرا دی۔۔

اپنا بستر درست کرتی وہ اس پر دراز ہو گئی۔۔ تھوڑی دیر گزری تھی جب اسے زرنگار کی آواز سنائی دی۔۔

"افریشم کل میرے گھر میں محفل میلاد ہے۔۔ کیا تم میرے ساتھ چلو گی؟

اسکی بات سنتے افریشم کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔

اسکے جھوٹ پہ دل کیا تھا اسکا منہ نوچ لے۔۔ عورت ہو کر وہ عورت کے معیار سے اس قدر گری ہوئی تھی۔۔

کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد وہ بولی تھی۔۔

"ٹھیک ہے۔۔"

مختصر سا جواب تھا۔۔

اب جانے کا فیصلہ کر ہی لیا تھا تو کل ہی کیوں نہیں۔۔

زرنگار کو اسکا جواب سنتے حیرت ہوئی تھی۔۔اسے امید نہیں تھی کہ وہ اتنی جلدی مان جائے گی۔۔شیطانی مسکراہٹ ہونٹوں پہ سجائے وہ موبائل پہ کسی کو میسج کر کے اطلاع کرنے لگی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

صبح فجر کی نماز کے بعد اس نے اللہ پاک سے اپنی اور وہاں قید ہوئی لڑکیوں کی سلامتی کے ساتھ ساتھ ارتضیٰ کی کامیابی کی دعا مانگی تھی۔۔

قریبا گیارہ بجے وہ زر نگار کے ساتھ جانے کو نکلی۔۔جانے سے پہلے اس نے ارتضیٰ کو میسج کرتے انفارم کیا تھا، جس پہ اس نے اسے حوصلہ دیتے اپنے ساتھ کا یقین دلایا تھا۔۔

ہاسٹل کے باہر سے ہی انہیں ٹیکسی مل گئی تھی۔۔ ٹیکسی پہ سوار ہوتے اس نے اپنے ساتھ بیٹھی زر نگار کو دیکھا جو پر سکون سی اپنے فون کے ساتھ بزی تھی۔۔ سر جھٹکتے وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔گھر والوں کو اس بات کی بھنک بھی نہیں پڑنے دی تھی ورنہ بابا اسی وقت اسے واپسی کا عندیا دے دیتے۔۔

سارا راستہ وہ منہ ہی منہ میں آیات کا ورد کرتی آئی تھی۔۔قریبا ایک گھنٹے کے بعد وہ سوسائٹی سے ہٹ کر ایک بنگلے کے سامنے رکے۔۔زر نگار نے مسکراتے اسکو اترنے کا کہا۔۔دل کو مضبوط کرتی وہ اللہ کا نام لیتی اسکی پیروی میں بنگلے کی جانب بڑھ گئی۔۔

******

"جی۔پی۔ایس ٹریکر سوسائٹی سے دور ایک غیر گنجان آباد علاقے کی لوکیشن شو کر رہا ہے سر۔۔"

لیپ ٹاپ کے آگے بیٹھا آدمی گردن موڑے بولا تھا۔۔

اسکے پیچھے کھڑے ارتضٰی، روہان اور نعیم نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا تھا۔۔

"نعیم۔۔ایک آخری میٹنگ بلواؤ اور اسکے بعد انشاءاللہ ہم اپنی منزل کی جانب بڑھیں گے۔۔"

نعیم اسکی بات سنتا سر ہلاتا باہر کی جانب چل دیا۔۔ارتضیٰ اور روہان لیپ ٹاپ کے آگے بیٹھے آدمی کی طرف متوجہ ہو گئے جواب انہیں کچھ بتا رہا تھا۔۔

******

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بنگلے میں قدم رکھتے وہ ٹھٹکی تھی۔۔نیلے پیلے لباس میں ملبوس لڑکیاں یہاں سے وہاں ٹہل رہی تھیں۔۔میک سے اٹے چہرے، مصنوئی زیور پہنے،ڈوپٹے جیسی شے سے بے نیاز آزادانہ گھومتے انہیں دیکھ کر افریشم کو جھرجھری آئی تھی۔۔

کن آنکھیوں سے ساتھ چلتی زرنگار کو دیکھا جو عجیب سی مسکراہٹ لئے اسکے ساتھ چل رہی تھی۔۔یکایک وہ رکی تھی۔۔اسے دیکھتے زرنگار نے بھی رکتے اسے سوالیہ انداز میں دیکھا۔۔

"تم نے کہا تھا تمہارے گھر میں محفل ہے، پر یہاں تو کسی شادی کا گمان ہو رہا ہے۔۔"

اسکی بات سنتے زر نگار نے بے ہنگم قہقہہ لگایا تھا۔۔

"ٹھیک ہی تو کہا تھا، یہاں محفل ہی تو ہے۔۔ رقص و موسیقی کی محفل۔۔ جسے تم جیسی حسینائیں چار چاند لگاتی ہیں۔۔"

اسکی تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتی چڑھانے والی مسکراہٹ کے وہ ساتھ بولی تھی۔۔

افریشم نے اسکا ہاتھ زور سے جھٹکتے اپنے قدم واپس لئے تھے۔۔

اسے پیچھے ہٹتے دیکھ زر نگار نے فوراً اسکا بازو گرفت میں لیا تھا۔۔ گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ افریشم کی بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔۔

چیخ کی آواز سنتے سب کی نظر لاؤنج کے داخلی دروازے پر پڑی تھی۔۔جہاں زرنگار ایک خوبصورت سی لڑکی کی کلائی کو گرفت میں لئے اسے اندر کی جانب گھسیٹ رہی تھی۔۔

"میرا ہاتھ چھوڑو گھٹیا لڑکی۔۔تم، تم نے مجھے دھوکا دیا ہے۔۔دوستی کی آڑ میں میرے ساتھ کھیل کھیلا ہے۔۔میں کہہ رہی ہوں میرا ہاتھ چھوڑو ورنہ اچھا نہیں ہو گا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ اپنا ہاتھ چھڑواتی زور سے چیخی تھی۔۔

"ارے ارے زرنگار۔۔کیا کرتی ہو؟گھر آئے مہمانوں کے ساتھ کوئی یوں کرتا ہے بھلا۔۔"

لاؤنج کے وسط میں پہنچتے اسے بھاری گرارے میں موجود ایک عورت دکھائی دی تھی، مصنوئی پیار سے کہتی وہ تخت سے اٹھتی انہی کی طرف آرہی تھی۔۔

زرنگار بھی رک چکی تھی مگر اسکی کلائی ہنوز اپنی سخت گرفت میں لے رکھی تھی۔۔

افریشم نے نفرت بھری نگاہ اس پر ڈالی تھی۔۔

"واہ زرنگار۔۔کیا مال لے کر آئی ہے۔۔ پچھلے سارے ریکارڈ توڑ دیے تو نے تو۔۔"

افریشم کے گرد چکر لگاتے وہ ستائشی انداز میں بولی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی بات پہ زرنگار سمیت وہاں موجود لڑکیوں نے

قہقہ لگایا تھا۔۔

"میں کوئی مال نہیں ہوں۔۔مجھے چھوڑ دو ورنہ اچھا نہیں ہو گا تم سب کے ساتھ۔۔"

بنا ڈرے دلنشین بائی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر وہ سختی سے بولی تھی۔۔

اسکی بات پہ دلنشین بائی نے ایک ادا سے قہقہ لگایا تھا۔۔

"تمہیں چھوڑ دیا تو ہمارے ساتھ اچھا نہیں ہو گا۔۔"

منہ بنا کر مصنوئی دکھ سے کہتی وہ اسے زہر لگی تھی۔۔

دلنشین بائی نے اشارہ کرتے ایک لڑکی کو پاس بلایا اور اسکے کان میں کچھ کہا تھا۔۔لڑکی نے زر نگار سے اسکی کلائی لیتے اپنے ہاتھ کی گرفت میں لی اور اسے اپنے ساتھ گھسیٹنے لگی۔۔

"کہاں لے کر جا رہی ہو مجھے۔۔ہاتھ چھوڑو میرا۔۔مجھے واپس جانا ہے۔۔"

لڑکی اسکی بات پہ ٹس سے مس ہوئے بغیر اسکو

گھسیٹتی چلی جا رہی تھی۔۔

ایک کمرے کے آگے لاتے بنا اسکی کلائی چھوڑے اس نے دروزے کی زنگ آلود کنڈی کھولی اور افریشم کو اندر دھکیلتے باہر سے کنڈی لگا دی۔۔

ایک لڑکی نے آگے بڑھ کر اسے تھاما نہ ہوتا تو یقیناً وہ منہ کے بل زمین پر گرتی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افریشم نے سر اٹھا کر اس لڑکی کو دیکھا جو آنکھوں میں ہمدردی لئے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

ہاتھوں پہ زور ڈالتی وہ سیدھی ہو کر بیٹھی تو اسے اور بھی لڑکیاں نظر آئیں جن کی تعداد سات تھی اور لگ بھگ وہ سب بھی اسی کی ہم عمر تھیں۔۔آنکھوں میں ناامیدی چھائی تھی۔۔افریشم کو انہیں دیکھ کر دکھ ہوا تھا۔۔

جس کمرے میں وہ موجود تھی وہ ایک بڑا سا سٹور معلوم ہو رہا تھا۔۔بوسیدہ دیواریں، عجیب سا بدبودار کمرہ تھا۔۔باہر سے بنگلہ جتنا خوبصورت تھا اندر سے اتنا ہی غلیظ اور

بدبودار۔۔

******

"بلا خران ناسوروں کے ٹھکانوں کا پتا چل ہی گیا ہے۔۔مجھے یقین ہے کہ آپ سب ہر حالات میں خود کو ثابت کریں گے۔۔اللہ پاک آپ سب کا حامی و ناصر ہو آمین۔۔"

انسپکٹر جنرل حدید راؤ اپنے سامنے موجود فورس کو دیکھتے پر جوش لہجے میں بولے تھے۔۔

آج رات کو ہی انہیں انکے ٹھکانے پر ریڈ ڈالنا تھا۔۔

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کسی گہری سوچ میں محو تھا جب حدید صاحب اسکے سامنے پڑی کرسی پر بیٹھے تھے۔۔انکے بیٹھنے پہ چونک کر کھڑے ہوتے اس نے سلیوٹ مارا۔۔حدید صاحب مسکرا دیے۔۔

"بیٹھ جاؤ ارتضیٰ فلحال میں تمہارا باپ ہوں۔۔"

انکی بات پہ ہلکے سے مسکراتے اس نے دوبارہ اپنی کرسی سنبھال لی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا بات ہے،پریشان لگ رہے ہو۔۔"

بغور اسکا چہرہ دیکھتے پوچھا۔۔

"تھنکنگ اباؤٹ افریشم ڈیڈ۔۔پتا نہیں اسکے ساتھ کیا سلوک کر رہے ہوں گے وہ لوگ۔۔"

فکر اور پریشانی اسکے لہجے سے عیاں تھی۔۔حدید راؤ ہولے سے مسکرا دیے۔۔

"مجھے لگا تھا جب میں اسے مدد کا بولوں گا تو وہ انکار کر دے گی۔۔لیکن میں غلط تھا۔۔وہ بہت بہادر لڑکی ہے۔۔بظاہر نازک سی دکھنے والی اس بچی نے دوسروں کی خاطر خود کو بھی خطرے میں ڈال دیا۔۔اللہ پہ بھروسہ رکھو۔۔وہ بلکل ٹھیک واپس آئے گی۔۔"

انکی بات پہ ارتضیٰ نے بے ساختہ انشاءاللہ بولا تھا۔۔

******

اسے اس کمرے میں بیٹھے تین گھنٹے ہو چکے تھے۔۔

بیٹھے بیٹھے کمر میں شدید درد اٹھ رہی تھی۔۔

اسکے بعد کسی نے ادھر کارخ نہیں کیا تھا۔۔دوسری لڑکیاں سوتی جاگتی کیفیت میں تھیں۔۔افریشم نے ابھی تک کسی سے کوئی بات نہ کی تھی اور نہ ہی کسی نے اسے بلانے کی کوشش کی تھی۔۔

اب بس وہ ارتضٰی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔ارتضٰی کی سوچ آتے ہی اسکی آنکھوں میں نمی آئی تھی۔۔

******

وہ اپنے تخت پہ بیٹھی پان کھانے میں مصروف تھی جب نازو بھاگنے سے انداز میں اسکے پاس آئی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"دلنشین بائی، دلنشین بائی۔۔"

اسکے بلانے پر اس نے بیزاری سے نازو کی طرف دیکھا۔۔

"کون مر گیا ہے نازو۔۔ کیوں اتنا چلا رہی ہے۔۔"

"بائی باہر ایک بڑی سی گاڑی آئی ہے۔۔کوئی سیٹھ معلوم ہو رہا ہے۔۔مانی (گارڈ) نے اسے بیٹھک میں بٹھایا ہے اور اب آپ کا انتظار کر رہا ہے۔۔"

دلنشین بائی فوراسیدھی ہوئی تھی۔۔

"کون سا سیٹھ۔۔؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پہلے کبھی نہیں آیا بائی۔۔"

اسکے بتانے پہ اس نے گہرا سانس کھینچا تھا گویا شکر ادا کیا تھا۔۔اپنا گرارہ سنبھالتی اٹھی اور بیٹھک کی جانب بڑھ گئی۔۔

بیٹھک کے دروازے پر پہنچتے اسے سامنے لگ بھگ پچپن سالہ مرد صوفے پر براجمان اپنے فون کے ساتھ مصروف دکھائی دیا۔۔کلف لگے سفید سوٹ پہ سکن چادر رکھے،

آنکھوں پہ گاگلز لگائے، وہ اپنے حلیے سے ہی سیٹھ معلوم ہو رہا تھا۔۔

اندر داخل ہوتی دلنشین بائی نے مصنوعی کھانستے

ہوئے اپنی آمد کی خبر دی اور ایک ادا سے اپنا گرارہ جھٹکتی صوفے پر براجمان ہو گئی۔۔

سیٹھ فون بند کرتا اسکی طرف متوجہ ہوا جو گہرائی سے اسکا جائزہ لے رہی تھی۔۔

"پہلے کبھی نہیں دکھے کیا شہر میں نئے آئے ہیں۔۔"

گلے میں پہنی زنجیر کو انگلی میں گماتی وہ اسے سر تا پا دیکھ رہی تھی۔۔

"تمہارے ٹھکانے کا معلوم ہوا تھا کسی سے۔۔"

اسکا سوال نظر انداز کرتا وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

"ارے زہے نصیب ہمارا ٹھکانہ آپ جیسوں کے لئے ہی تو ہے۔۔بتایے کیا مدد کر سکتی ہوں میں آپ کی۔۔"

ادا سے مسکراتے ہوئے وہ بولی۔۔

"پارٹی بزنس نوعیت کی ہے۔۔تمہارے ٹھکانے سے لڑکی چاہیے۔۔صرف آج رات کے لئے۔۔"

سنجیدگی سے بھرپور لہجے میں اس نے مدعا بیان کیا۔۔

"مل جائے گی جناب اور کوئی حکم ہمارے لائق۔۔"

"پیسے تمہاری مرضی کے ہوں گے لیکن۔۔ایک شرط پہ۔۔"

اسکی بات پہ اس نے سوالیہ انداز میں سیٹھ کو دیکھا تھا۔۔

"ان نمونوں سے مختلف ہونی چاہیے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com

آنکھوں سے سامنے لاؤنج میں نظر آتی میک اپ کی دکانوں کو دیکھتا وہ بولا تھا۔۔

دلنشین نے اسکی بات پر برا سا منہ بنایا تھا۔۔

"ارے صاحب یہاں تو سب ایسی ہی ملے گی۔۔یہ بازار حسن ہے یہاں تو سب ایسا ہی چلتا ہے۔۔"

سیٹھ اسکی بات پر سنجیدگی سے اسے دیکھتا صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔۔

"ارے ارے سیٹھ جی کدھر چل دیے۔۔جیسا آپ چاہتے ہیں ملے گی۔۔لیکن ایسے پیسے بھی زیادہ لگیں گے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں نے پہلے ہی کہا تھا۔۔پیسے تمہاری مرضی کے ہوں گے۔۔"

ہنوز سنجیدگی سے کہتا وہ دوبارہ صوفے پر براجمان ہو گیا۔۔

دلنشین سر ہلا کر گرارہ سنبھالتے اٹھ کھڑی ہوئی،ایک نظر سیٹھ پر ڈالتی جو دوبارہ فون پہ مصروف ہو چکا تھا وہ باہر کی جانب چل دی۔۔

باہر آتی وہ لاؤنج میں پڑے صوفوں کی طرف بڑھی تھی جہاں زر نگار اور نازو بیٹھی خوش گپیوں میں مصروف تھیں۔۔

"نازو۔۔ جس لڑکی کو زر نگار صبح لے کر آئی تھی اسے پکڑ کے لے آ۔۔"

اسکی بات سنتے نازو سر ہلاتے کمرے کی جانب چل دی جہاں افریشم کو رکھا گیا تھا۔ جبکہ زر نگار شدید حیرانگی سے صوفے سے اٹھتی اسکے قریب آئی۔۔

"کیوں بلوایا ہے اسکو۔۔"

بھنویں سکیڑے وہ اسے ناسمجھی سے دیکھ رہی تھی۔۔

"سیٹھ آیا ہے اندرا سے ایک رات کے لئے درکار ہے۔۔"

لاپرواہ سے انداز میں وہ پاندان کھولتی بولی۔۔

"سٹھیا گئی ہو کیا۔۔وہ سیٹھ اکبر کے لئے لائی تھی میں۔۔تم اسکو کسی اور کے ساتھ روانہ کر دو۔۔"

زرنگار غصے اور حیرت کی ملی جلی کیفیت میں دھیمی آواز میں چیخی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"زیادہ آنکھیں مت دکھا مجھے۔۔بائی میں ہوں تو نہیں۔۔اور ویسے بھی سیٹھ کے آنے میں دو چار روز باقی ہیں ابھی۔۔بھاری رقم دے رہا ہے۔۔موقعہ گنوانا نہیں چاہیے۔۔"

غصے سے اسے ڈپٹتی آخر میں اسکا لہجہ شیطانی ہوا تھا۔۔

"تو میں چلی جاتی ہوں۔۔اسے بھیجنا ضروری ہے کیا۔۔"

"لارڈ صاحب نے شرط رکھی ہے کہ تجھ جیسے نمونے نہیں چاہیے اسے۔۔اور جتنا وہ پیسہ دے رہا ہے ناں۔۔اس لڑکی کے علاوہ کوئی بھی پورا نہیں اتر سکتا اس کی پسند پر۔۔"

اسکی بات سنتی زرنگار کو افریشم سخت زہر لگی تھی۔۔جس زرنگار کی لوگ چاہ کرتے تھے افریشم کی خوبصورتی نے اسکو بھی مات دے دی تھی۔۔سر جھٹکتی وہ صوفے پر بیٹھتی اپنے فون کے ساتھ مصروف ہو گئی۔۔

******

دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے وہ ہلکی غنودگی کی حالت میں تھی جب کنڈی کھلنے کی آواز

آئی۔۔آواز پہ اسکی آنکھیں پوری کھلی تھیں۔۔دل میں ارتضیٰ کے آنے کی امید جاگی تھی۔۔باقی لڑکیاں بھی سیدھی ہوتی اب دروازے کو دیکھ رہی تھیں۔۔

کمرے میں داخل ہوتی نازو اسکی طرف آتی بازو سے پکڑ کر اسے اٹھانے لگی۔۔

"چل اٹھ تیرا بلاوا آیا ہے۔۔"

حقارت سے بولتے اس نے زور سے اسکا بازو جھنجھوڑا تھا۔۔

اسکی بات پہ افریشم کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔

"کہاں لے کر جا رہی ہو مجھے۔۔"

زمین سے اٹھے بغیر سر اوپر کی جانب اٹھائے وہ اسکی طرف دیکھتی بولی تھی۔۔ بازو ہنوز

اسکی سخت گرفت میں قید تھا۔۔

"پتا لگ جائے گا جب وہاں پہنچے گی۔۔"

استہزایہ لہجے میں کہتے اس نے ایک دفعہ پھر اسکے بازو کو جھٹکا دیتے کھڑا کیا تھا۔۔

"بازو چھوڑو میرا میں کہیں نہیں جاؤں گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بازو چھڑواتے وہ چیخی تھی۔۔

لڑکیاں سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھیں پر اسے بچانے کی ہمت نہ تھی۔۔

اسکے چیخنے پر نازو نے گھما کے تھپڑ اسکے نازک سے

چہرے پر رسید کیا تھا۔۔افریشم کو گویا زمین گھومتی ہوئی محسوس ہوئی تھی، آنکھوں کے

سامنے اندھیرا چھا گیا۔۔ تھپڑ اتنا زوردار تھا کہ وہ منہ کے بل زمین پہ گری تھی۔۔ایک دفعہ پھر اسی لڑکی نے آگے ہوتے اسے آرام سے پکڑ کر سیدھا کیا تھا۔۔

ڈانٹ سے بھی گھبرانے والی افریشم کو تھپڑ کھاتے گویا چاند تارے نظر آئے تھے۔۔آنکھوں سے آنسو تیزی سے روانہ ہوئے تھے۔۔گال تھپڑ کی وجہ سے سرخ انار بن چکا تھا۔۔افریشم کی حالت دیکھتے اسے دکھ ہوا تھا۔۔

"مت کرو ایسے۔۔خدا کا واسطہ ہے اسکی حالت ٹھیک نہیں ہے۔۔"

لڑکی التجائی لہجے میں نازو کی جانب دیکھتی بولی تھی۔۔

نازو اسکو پرے دھکیلتی،افریشم کا ہاتھ گرفت میں لیتی،اسے کھڑا کرتی، گھسیٹنے کے سے انداز میں باہر کی جانب چل دی۔۔

پیچھے بیٹھی لڑکیوں نے دکھ اور بے بسی سے اسکو جاتے دیکھا تھا۔۔

لاؤنج سے گزرتے زرنگار کی نظر ان پر پڑی تھی۔۔اشارے سے نازو کو روکتی وہ انکی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جانب آئی۔۔

افریشم کے سامنے کھڑے ہوتے اس کا تھپڑ سے لال ہوا گال دیکھتے اس نے مصنوئی دکھ سے منہ بناتے گویا اسکے لیے اظہار افسوس کیا تھا۔۔

افریشم نے نفرت سے اسے دیکھا تھا۔۔

"زندگی میں کبھی آزاد ہو سکی تو ایک ہی مشورہ دوں گی۔۔ کبھی کسی پر اندھا دھند اعتبار مت کرنا۔۔ تم جیسے لوگوں کو تو یہ دنیا بیچ کر بتیسہ کھا لیتی ہے۔۔ لیکن تم تو خوب بھاؤ والی ہو بھئی۔۔"

استہزائیہ لہجے میں بولتی وہ افریشم کو زہر لگی تھی۔۔

"جہنم میں جاؤ تم زرنگار۔۔"

نفرت امیز لہجے میں وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔۔

زرنگار قہقہ لگاتی، نازو کو جانے کا اشارہ کرتی اپنے کمرے کی جانب چل دی۔۔

نازو اسے بازو سے پکڑے داخلی دروازے کی طرف بڑھ گئی جہاں وہ سیٹھ اپنی گاڑی میں اسکا منتظر تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

ہر طرف اندھیرا پھیل چکا تھا۔۔ارتضیٰ اور اسکی ٹیم نے نا محسوس انداز میں بنگلے کا محاصرہ کرر کھا تھا۔۔سیکیورٹی زیادہ نہ تھی مگر پولیس کی موجودگی کی خبر سے وہ ان لڑکیوں کو نقصان بھی پہنچا سکتے تھے۔۔

رات میں رقص کی محفل سجنے کی وجہ سے بنگلے کے اگلے حصے میں خاصی گہما گہمی

تھی۔۔نواب زادے اور امیر زادے رقص سے لطف اندوز ہونے بنگلے کی جانب آئے تھے۔۔یہ جانے بغیر آج شاید انکے چہروں پہ لگے معززین کا نقاب بھی اترنے والا ہے۔۔

درخت کی اوٹ میں چھپے ارتضیٰ نے اپنے بلکل سامنے دیوار کی اوٹ میں چھپے نعیم کو اشارہ کیا تھا۔۔اسکا اشارہ پاتے ہی دونوں اکٹھے باہر نکلتے گارڈز کی جانب آئے تھے اور انکو سنبھلنے کا موقع دیے بغیر اپنی پسٹل

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکے سروں پر مارتے انکو بے ہوش کر چکے تھے۔۔

اور پھر پوری ٹیم نے پچھلے دروازے سے داخل ہوتے بنگلے میں دھاوا بولا تھا۔۔ہر طرف ہڑبڑی مچ چکی تھی۔۔موسیقی کی آوازیں پولیس کو دیکھ کر لڑکیوں کی چیخوں سے دب چکی تھی۔۔

دلنشین بائی اور زر نگار جو بڑے آرام سے تخت پر بیٹھیں موسیقی سے لطف اندوز ہو

رہی تھیں اس اچانک افتاد پہ گھبرا کر کھڑی ہو تیں اب معاملے کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔

پولیس نے پورے بنگلے کی تلاشی لیتے سب کو لاؤنج میں اکٹھا کیا تھا۔۔ کل تک جو دوسروں پر ہاتھ اٹھا رہی تھیں آج پولیس کو دیکھتے اپنے ہاتھ اٹھائے ڈری سہمی کھڑی تھیں۔۔ جو معزز مہمان محفلیں دیکھنے اور پھر اپنی راتوں کو رنگین کرنے آئے تھے اب منہ چھپاتے بنگلے سے بھاگنے کے چکروں میں تھے مگر وائے نصیب اگلے حصے میں کھڑی فورس کی وجہ سے وہ اپنی بچی عزت بھی نہ بچا پا رہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔پی۔ایس ٹریکر کی مدد سے نعیم اس کمرے تک پہنچتا قید ہوئی لڑکیوں کو آزاد کروا چکا تھا۔۔

"آخر کار ناسوروں کو انجام تک پہنچانے کا وقت آہی گیا۔۔"

دلنشین اور زرنگار کے سامنے کھڑا ہوتا ارتضیٰ استہزائیہ لہجے میں بولا تھا۔۔

اسکی بات سنتے ان دونوں کے رنگ فق ہوئے تھے۔۔

"سس۔ سر، سر ہم نے کیا۔۔ کیا کیا ہے۔۔ ہم تو بس اپنا کام کرتے ہیں۔۔"

دلنشین، ارتضٰی کے غصے سے لال چہرے کو دیکھتی ڈرتے ڈرتے بولی تھی۔۔

"معصوم لڑکیوں کو اغواہ کر کے انکو بیچ کر تم کہتی ہو ہم نے کیا کیا ہے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بولا نہیں غرایا تھا۔۔

تبھی نعیم لڑکیوں کو ساتھ لئے لاؤنج میں داخل ہوا۔۔ کل تک جن کی آنکھوں میں ناامیدی چھائی تھی آج ان آنکھوں میں اپنے مسیحاؤں کو دیکھتے چمک جاگی تھی۔۔

ان پہ نظر پڑتے دلنشین اور زرنگار کی گویا زمین انکے پیروں تلے سے نکل چکی تھی۔۔

ارتضٰی تیزی سے انکی طرف بڑھا تھا۔۔ جبکہ لیڈی

کانسٹبلز ان دونوں سمیت انکے ساتھ ملوث ہر ایک کو اب ہتھ کڑی لگا رہی تھیں۔۔

انکے پاس پہنچتے اسکی نظریں بے تابی سے کسی کو تلاش کر رہی تھیں مگر وہ یہاں ہوتی تو اسے دکھتی ناں۔۔

"افریشم کہاں ہے۔۔"

بے تابی سے ان لڑکیوں کو دیکھتے پوچھا۔۔

زرنگار نے اسے حیرت سے اسے دیکھا تھا گویا جاننا چاہ رہی ہو کہ وہ افریشم کو کیسے جانتا ہے۔۔

کوئی بھی جواب دیے بغیر انہوں نے ناسمجھی سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔۔

"افریشم۔۔جسے۔جسے آج یہ لوگ لائے تھے۔۔"

"اسے تو شام میں ہی یہ لوگ وہاں سے لے گئے تھے۔۔"

افریشم کو سہارا دینے والی لڑکی نے بتایا تھا۔۔دکھ اسکے لہجے سے عیاں تھا۔۔

ارتضیٰ کی دھڑکن اسکی بات سنتے یکایک بڑھی تھی۔۔طیش میں وہ زرنگار اور دلنشین کی طرف آیا تھا جنہیں لیڈی کانسٹبلز ہتھکڑی لگائے کھڑی تھیں۔۔

"میری بیوی کہاں ہے۔۔"

ان کو دیکھتا وہ غصے سے دھاڑا تھا۔۔گردن کی نسیں ابھر کر واضح ہو رہی تھیں جو اسکے طیش کا پتا دے رہی تھیں۔۔

زرنگار اسکی دھاڑ پر ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی تھی۔۔

آنکھیں پھاڑے وہ اسے دیکھ رہی تھی۔۔افریشم اسکی بیوی تھی مطلب وہ جو سمجھ رہی تھی کہ اس نے افریشم کو پھانسا ہے اصل میں اسے خود چونا لگ چکا تھا اور وہ بھی تاحیات والا۔۔

"مم۔مجھے نہیں پتا یہ۔یہ اس نے بھیجا ہے اسے۔۔"

دلنشین کی طرف اشارہ کرتی وہ ارتضیٰ کے ڈر سے لڑکھڑاتے ہوئے بولی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کہاں بھیجا ہے تم نے اسے گھٹیا عورت۔۔"

دلنشین کے سامنے آتے وہ ایک دفعہ پھر سے غرایا تھا۔۔

جی چاہ رہا تھا اپنے ہاتھوں سے سامنے کھڑی مکروہ

عورت کا گلہ دبادے۔۔

"وہ۔وہ جی کک۔کوئی نیا سس۔سیٹھ آیا تھا۔۔"

اسکی بات سنتے ارتضیٰ کو لگا تھا وہ سانس نہیں لے پائے گا۔۔قدم لڑکھڑائے تھے۔۔نعیم اسکی حالت دیکھتا بھاگتا ہوا اسکے پاس آیا تھا۔۔

"کیا ہوا سر۔۔سب ٹھیک ہے۔۔"

وہ جو نا سمجھی سے ارتضیٰ کو کسی لڑکی کے بارے میں پوچھتا دیکھ رہا تھا اسکے بیوی کہنے پر ساکت ہوا تھا۔۔دلنشین کا جواب سنتا اور اپنے سر کی حالت دیکھتا وہ اسکی طرف لپکتا اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

"غلطی ہو گئی نعیم۔۔"

اسے اپنی آواز دور کہیں گہرائی سے آتی محسوس ہوئی تھی۔۔

نعیم نے اسے نا سمجھی سے دیکھا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچانک اس کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔

"ٹریکر کی لوکیشن کہاں شو ہو رہی ہے اس وقت۔۔"

بے تابی سے نعیم کو دیکھتے پوچھا۔۔

نعیم نے فوراً جیب سے اپنا فون نکالتے لوکیشن دیکھی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سر لوکیشن تو اسی کمرے کی ہے جہاں سے لڑکیاں برآمد ہوئی ہیں۔۔"

اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے وہ اس کمرے کی طرف بھاگا تھا نعیم نے بھی اسکی پیروی کی تھی۔۔

کمرے کے دوازے پر ٹانگ مارتا وہ تیزی سے اندر داخل ہوا تھا۔۔ساری طرف نظر

دوڑانے پر بھی کمرہ ہنوز خالی ہی تھا۔۔

"سر یہاں کوئی نہیں ہے۔۔میں خود اچھے سے چیکنگ کرنے کے بعد یہاں سے نکلا تھا۔۔"

نعیم اسکا سرخ چہرہ دیکھتا بولا جو بے تاب نظروں سے ہر کونے میں نظریں دوڑا رہا تھا شاید ہی وہ کہیں سے نکل آئے مگر وہ تو تب آتی جب وہ یہاں موجود ہوتی۔۔

ارتضیٰ نے اسکی بات پر سر نفی میں ہلایا تھا گویا وہ اسکی بات پر یقین نہ کرنا چاہتا ہو۔۔

دفعتاً اسکی نظر دیوار کے ساتھ پڑے بریسلٹ پر پڑی

تھی جو آخری ملاقات میں اس نے افریشم کو پہنایا تھا۔۔جس کے ذریعے وہ یہاں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے تھے۔۔

نازو سے ہاتھا پائی کے دوران وہ بریسلٹ افریشم کے ہاتھ سے گرا تھا۔۔

ارتضیٰ نے سانس کھینچنے کی کوشش کی مگر شاید آج ہوا میں آکسیجن کی کمی ہو چکی تھی۔۔

نعیم نے دکھ سے اسے دیکھتے اسکے شانے پہ ہاتھ رکھا تھا۔۔وہ جس نے کبھی شکست کا نام بھی نہ سنا تھا آج ہارا ہوا لگ رہا تھا۔۔

"ڈونٹ وری سر۔۔ہم انکو ڈھونڈ لیں گے۔۔"

ارتضیٰ اسکی بات پہ بے تاثر سا سر ہلاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میڈیا بھی جائے وقوعہ پر پہنچ چکی تھی،اوراب رپورٹرز چیخ چیخ کر ایس۔پی ارتضیٰ اور اسکی ٹیم کی کامیابی کو نشر کر رہے تھے۔۔بنگلے میں آئے 'معززین' کو بھی تفتیش کے لئے حراست میں لے لیا گیا تھا۔۔دلنشین بائی،زرنگار اور انکے ساتھ ساتھ باقی

لڑکیوں کو بھی موبائل میں بٹھاتے پولیس اسٹیشن روانہ کر دیا گیا تھا۔۔

رہا ہوئی لڑکیوں کو الگ گاڑی میں نعیم کی سربراہی میں اسٹیشن بھیجا تھا جہاں انکے گھر

والے خبر سنتے پولیس اسٹیشن کی طرف اپنی بیٹیوں کو لینے بھاگے تھے۔۔

میڈیا نے ارتضیٰ سے بات کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی مگر وہ بنگلے کے پچھلے حصے سے نکلتا اپنی گاڑی میں بیٹھتا سیٹ کی پشت پر سر گرا چکا تھا۔۔

جن آنسوؤں پر کب کا پہرہ باندھا تھا وہ اب آہستہ سے آنکھوں سے نکلتے کنپٹی کے راستے بالوں میں جذب ہو رہے تھے۔۔اپنی غلطی کا اسے شدت سے احساس ہو رہا تھا۔۔وہ بار بار کہتی رہی تھی کہ اسے ڈر لگ رہا ہے، مگر اس نے اسے روکا نہیں تھا۔۔وہ انکے مطلب کی نظر ہو چکی تھی۔۔

جب مزید ضبط نہ رہا تو زور سے اسٹیر نگ پر ہاتھ مارتے گویا خود پر غصہ نکالنے کی کوشش کی تھی۔۔

اسے کچھ سوچنا تھا'اپنی بیوی کو واپس لانا تھا مگر کیسے سوچنے سمجھنے کی حس تو گویا سلب ہو چکی تھی۔۔

فون کی چنگارتی آواز پر وہ چونکا تھا۔۔ڈیش بورڈ سے

فون اٹھاتے اس نے اپنے سامنے کیا جہاں دائم کا نام جگمگا رہا تھا۔۔

وہ کیا جواب دے گا سب کو۔۔افریشم کے گھر والوں کو کیا بتائے گا کہ اس نے اپنی بیوی کو جانتے بوجھتے جہنم میں دھکیل دیا تھا۔۔

آنکھیں رگڑتے اس نے کال یس کرتے فون کان کے ساتھ لگایا۔۔

"بھائی بھائی بھائی۔۔واٹ اے وکٹری۔۔مینی کانگریجیولیشنز۔۔"

دائم کی چہکتی آواز پر اس نے آنکھیں زور سے میچتے کھولی تھیں۔۔کونسی وکٹری وہ تو ہار گیا تھا۔۔

"دائم۔۔۔افریشم۔۔"

دائم کا نام لیتے اس نے گہری سانس کھینچی تھی اور پھر جب اس ہستی کا نام لیا جا سکے لئے گویا زندگی کی مانند ہو چکی تھی تو لہجہ ہارا ہوا اور آواز نمی لئے ہوئے تھی۔۔

"جی۔۔جی بھائی افریشم بھابھی ہمارے ساتھ بیٹھی رپورٹرز سے آپکی بہادری کے قصے

ملاحظہ فرمارہی

ہیں۔۔ڈیڈ نے انکو ہاسٹل سے پک کیا تھا۔۔"

جوابادائم کی شرارت سے بھرپور آواز آئی تھی۔۔پاس بیٹھی افریشم کی دھڑکن تیز ہوئی

تھی۔۔ارتضیٰ نہیں چھوڑنے والا آج۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"افریشم گھر پہ ہے۔۔"

اسے لگا تھا اس نے سننے میں غلطی کی ہے۔۔جب بولا تو آواز میں بے یقینی اور حیرانگی

واضح تھی۔۔

"جی ہمارے ساتھ گھر پہ ہیں۔۔آپ یہ بتائیں آپ کب تک آئیں گے۔۔ٹریٹ لینی

ہے میں نے اور بھابھی نے آپ سے۔۔"

سکون کس کو کہتے ہیں یہ کوئی ارتضیٰ حدید سے آج پوچھتا۔۔ایک گہری اور اطمینان بھری سانس اس نے کھینچی تھی۔۔

"تھوڑی دیر ہو جائے گی مجھے آنے میں۔۔اور تمہاری بھابھی کو تو میں گرینڈ ٹریٹ دوں گا۔۔"

سنجیدہ سے لہجے میں بولتا وہ فون بند کر چکا تھا۔

ویل ڈن ڈیڈ بہت اچھا کھیل گئے ہیں میرے ساتھ۔۔

سوچتے اس نے گاڑی سٹارٹ کرتے پولیس اسٹیشن کے راستے میں ڈال دی۔۔

******

"بھائی کہہ رہے تھے تمہاری بھابھی کو میں گرینڈ ٹریٹ دوں گا۔۔"

افریشم کو دیکھتے اس نے شرارت سے ارتضیٰ کی کہی بات اسے پہنچائی۔۔ جس پہ عائشہ اور حدید صاحب مسکرا دیے۔۔

تھوک نگلتے اس نے التجائی نظروں سے حدید راؤ کو دیکھا تھا۔۔اسکے دیکھنے پر انہوں نے آنکھوں سے اسے تسلی دی تھی۔۔

******

وہ سب اس وقت لاؤنج میں بیٹھے ٹی وی پہ چلتی آج کے واقعے کی خبریں دیکھ رہے تھے۔۔

"ماشاءاللہ۔۔دیکھا کتنا بہادر ہے میرا داماد۔۔"

افشاں نے اتراتے ہوئے کہا تھا۔۔

"بھئی ہمارا بھی داماد ہی ہے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|...

عزیر صاحب نے انکی بات پر مسکرائے تھے۔۔

پاس بیٹھی میرال انکی باتیں سنتی مسکرادی۔۔

اب کون جانے کہ بہادر داماد کے پیچھے انکی بہادر بیٹی بھی تھی۔۔

"افریشم سے بات ہوئی تھی۔۔"

عزیر صاحب نے ان دونوں کو دیکھتے پوچھا جس پہ میرال نے سر ہلادیا۔۔

"ہاں ہوئی تھی حدید بھائی اسکو گھر لے کر گئے ہیں۔۔عائشہ بھابھی یاد کر رہی تھیں۔۔"

انکی بات سنتے انہوں نے سر ہلا دیا اور اپنی جگہ چھوڑتے اپنے کمرے کی جانب چل دیے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

"آر یو سیریس بھابھی۔۔آپ سچ بول رہی ہیں۔۔؟"

دائم آنکھیں پھاڑے اپنے سامنے بیٹھی افریشم کو دیکھتے تقریباً چیخا تھا۔۔

"میں جھوٹ کیوں بولوں گی۔۔ بابا مجھے وہاں سے لے آئے تھے جسکا مجھے بھی انکو دیکھ کر پتا چلا تھا۔۔ارتضیٰ کو بابا نے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔۔اب وہ مجھ سے ناراض ہوں گے اور تم میری مدد کرو گے دائم۔۔ کرو گے ناں۔۔؟"

اسکی طرف دیکھتی وہ التجائی لہجے میں بولی تھی۔۔

وہ اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے۔۔عائشہ ڈنر کی تیاری میں ملازمہ کی مدد کر رہی تھیں جبکہ حدید صاحب اسٹڈی میں تھے۔۔۔جب ارتضیٰ کی ناراضگی کا سوچتے اس نے دائم کو سب بتایا تھا۔۔

"آپ کی جگہ میرال ہوتی تو شاید میں یقین کر بھی لیتا۔۔ مگر آپ۔۔آئی جسٹ کانٹ

بلیو بھابھی۔۔ سریسلی

آپ نے ثابت کر دیا ہے کہ واقعی آپ ایس۔پی ارتضیٰ کی وائف ہیں۔۔"

دائم اسکو دیکھتا ستائشی انداز میں بولا تھا۔۔

افریشم اسکی بات پہ سر جھکائے مسکرا دی۔۔ پھر کچھ یاد آتے منہ بناتے اسکی طرف دیکھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"لیکن وہ سخت ناراض ہوں گے۔۔"

اسکی بات سنتے دائم ہنس دیا۔۔

"آپ سے وہ ناراض نہیں ہو سکتے۔۔ ہوئے بھی تو پیار سے منا لیجئے گا ناں۔۔"

اسکو دیکھتا وہ شرارتی لہجے میں بولا تھا۔۔

افریشم اسکی بات سنتے شرمگیں مسکرا دی۔۔

******

تفتیش کے بعد جو نام سامنے آیا تھا اس پر یقین کرنا ارتضیٰ کے ساتھ ساتھ وہاں موجود ہر شخص کے لئے ناممکن تھا۔

وہ ایک نامور سوشل ورکر سیٹھ اکبر تھا جو معصوم

لڑکیوں کو استعمال کرنے کے بعد ملک سے باہر انکا سودا کرتا تھا۔

ریڈ کے بعد وہ فرار ہو چکا تھا۔

ملک سے باہر اب وہ جا نہیں سکتا تھا، ظاہر تھا وہ یہاں ہی کہیں چھپا بیٹھا ہے۔۔

اسکو تلاش کرنے کی ذمے داری روہان اور اسکی ٹیم کو سونپی گئی تھی اور ارتضیٰ کو امید تھی وہ اس مشن میں ضرور کامیاب ہو گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

پولیس اسٹیشن سے نکلتے اسے دیر ہو چکی تھی۔۔آج بے حد تھکا دینے والا دن تھا، لیکن مشن میں کامیابی کی خوشی بھی تھی۔۔ایک لمبے عرصے سے وہ اس مشن پر کام کر رہے تھے جو بلا خر اپنے اختتام کو پہنچ چکا تھا۔۔

گھر میں قدم رکھتے، اپنے کمرے میں جانے کی بجائے وہ اسٹڈی کی طرف گیا تھا۔۔اسکی سوچ کے عین مطابق حدید راؤ اسٹڈی میں بیٹھے کسی کتاب کے مطالعہ میں مصروف تھے۔۔

آہٹ پر انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو نظر دروازے پر کھڑے سنجیدہ سے ارتضیٰ پر پڑی تھی۔۔

ایک بڑی سی مسکراہٹ نے انکے لبوں پر احاطہ کیا تھا۔۔کتاب میز پر رکھتے، نظر کا چشمہ اتار کر کتاب کے اوپر رکھ کر کرسی دھکیلتے وہ اٹھے اور ارتضیٰ کی جانب قدم بڑھائے جو ہنوز پہلی سی پوزیشن میں کھڑا تھا۔۔

اسکے پاس پہنچتے انہوں نے اسکے مضبوط شانوں کو پکڑا تھا اور پھر زور سے گلے لگاتے چھوڑا تھا۔۔

"بہت مبارک ہو تمہیں۔۔ہمیشہ کی طرح کامیاب ہوئے ہو۔۔"

اسکے شانوں پر ہاتھوں سے زور ڈالتے وہ اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولے۔۔

"وائے ڈیڈ۔۔؟"

مختصر سا سوال تھا جو انکی توقع کے عین مطابق

تھا جسے سنتے حدید راؤ مسکرا دیے۔۔

"ضروری تھا۔اِنکاؤنٹر سے پہلے افریشم کو وہاں سے نکالنا بہت ضروری تھا۔اگر کسی کو بھنک بھی پڑ جاتی کہ افریشم ہماری فیملی کا حصہ ہے تو وہ اسے نقصان بھی پہنچا سکتے تھے۔۔اور پھر انکاؤنٹر کے دوران میڈیا کا وہاں موجود ہونا افریشم کو مزید خطرے میں ڈال سکتا تھا۔۔"

اسے دیکھتے وہ سنجیدگی سے بولے تھے۔۔

انکی بات سنتا وہ تھوڑا مطمئن نظر آیا تھا۔۔

"لیکن آپکو مجھے انفارم کرنا چاہیئے تھا ڈیڈ۔۔"

اس نے شکوہ کیا تھا۔۔

"میں چاہتا تھا اپنی بیوی کو اپنے دل و دماغ میں رکھتے تم اس مشن کو کامیابی سے سر کرو۔۔"

اپنی کرسی کی طرف مڑتے لہجے میں شرارت کا عنصر لئے وہ گویا ہوئے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یو آل ریڈی نو ڈیڈ کہ میں اپنے کام کے معاملے میں بہت سنجیدہ ہوں۔۔"

انکی پشت کو دیکھتا وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"یس آئی نو۔۔ تھک چکے ہو۔۔ جاؤ اب آرام کرو۔۔"

کرسی سنبھال کر، چشمہ لگاتے وہ کتاب کھولتے بولے۔۔

"عزیر انکل سے بات کرلیں۔۔"

اسکی بات سنتے انہوں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔ پھر کچھ یاد آنے پر مسکراتے سر ہلا دیا۔۔

"اوکے۔۔"

ایک لفظی جواب دیتے وہ دوبارہ مطالعے میں مصروف ہو گئے۔۔

ارتضیٰ کچھ دیر کھڑا انکو دیکھتا رہا پھر سر جھٹکتا اسٹڈی سے باہر نکل کر اپنے پیچھے دروازہ بند کرتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

****

"بھائی اسٹڈی سے نکلتے اپنے کمرے کی طرف جا چکے ہیں۔۔"

دائم نے ٹیرس پہ آتے اسے مطلع کیا، جو رونے والی شکل بنائے کھڑی تھی۔۔

"بھابھی یہ سن سنتالیس کی ہیروئینز کی طرح رونے مت لگ جایئے گا۔۔ٹرسٹ می وہ کچھ نہیں کہتے آپ کو۔۔"

اسکی بات پہ افریشم نے اسے گھوری ڈالی تھی۔۔

"موڈ کیسا تھا انکا۔۔"

ایک اور پریشانی۔۔

"نارمل تھا۔۔اب وہ دیواروں کے ساتھ قہقہے تو لگا نہیں سکتے تھے۔۔"

شرارت سے کہی اسکی بات پر افریشم نے اسکے بازو پر تھپڑ رسید کیا تھا۔۔

"سیدھی بات نہ بتانا۔۔"

"جائیں اس سے پہلے کہ وہ سو جائیں۔۔اپنے پتی پر میشور کو منا لیں۔۔"

اسکے شرارت سے بولنے پر وہ مسکرا دی۔۔

فون کی آواز پہ دونوں کی نظر ٹیبل پر پڑے دائم کے فون پر پڑی۔۔ جسے فورا سے پہلے وہ اچکتے کال کاٹ چکا تھا۔۔ لیکن اس سے پہلے ہی افریشم کالر آئی ڈی دیکھ چکی تھی۔۔

"یہ میرال اس وقت تمہیں کیوں فون کر رہی ہے۔۔"

بھنویں اچکائے وہ اسے جانچتے انداز میں دیکھ رہی تھی۔۔

"کوئی کام ہو گا ناں۔۔"

فون پہ تیزی سے ہاتھ چلاتا وہ گڑ بڑا کر بولا۔۔

اب میسج کر کے اسے فون کاٹنے کی وجہ بھی تو بتانی تھی۔۔

"میرال کو تم سے اس وقت کیا کام پڑ گیا۔۔۔ادھر میری طرف دیکھو دائم۔۔"

اسے اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔۔

دائم خجل ہوتے اسے دیکھ کر مسکرا دیا۔

"کیا چل رہا ہے تم دونوں کے درمیان۔۔"

"چل کہاں رہا ہے۔۔سب رکا ہوا ہے۔۔آپ مدد کریں گی تو چل بھی پڑے گا۔۔"

بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ دانت نکالتے بولا۔۔

دائم کی بات سمجھتے افریشم کا منہ کھلا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم دونوں نے مجھے ہوا تک نہیں لگنے دی۔۔اور میرال! اسے تو میں ٹھیک کروں گی۔۔"

"نو،نو۔۔بھابھی یہ سب میری طرف سے ہے۔۔میرال اس میں شامل نہیں ہے۔۔وہ مجھے بول چکی ہے کہ اسکا فیصلہ اسکے ماما بابا ہی کریں گے۔۔"

اس نے جلدی سے میرال کو ڈیفینڈ کیا تھا۔۔

افریشم اسکی بات سنتی مسکرا دی۔۔

"خوش رہو۔۔"

اسکے بال الجھاتے وہ پیار سے بولی تھی۔۔

"تھینک یو بھابھی ماں۔۔"

افریشم کی دعا پہ وہ دل سے مسکرایا تھا۔۔

******

ارتضیٰ کے کمرے کے دروازے کے آگے رکتے اس نے پیچھے کھڑے دائم کو ایک نظر دیکھا تھا۔۔صاف ظاہر تھا جیسے کہہ رہی ہو، بھئی میرے سے نہ ہو پائے گا۔۔

اسکے دیکھنے پر دائم نے تھمبز اپ کا اشارہ کرتے اسکی ہمت بڑھائی تھی۔۔چہرہ موڑتے اس نے ایک لمبی سانس کھینچ کر باہر کرتے کمرے میں داخل ہوتے اپنے پیچھے دروازہ بند کیا تھا۔اسکے اندر جاتے ہی دائم سر نفی میں ہلاتے ہنس دیا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

ارتضیٰ کمرے میں موجود نہیں تھا واش روم میں گرتا پانی اسکی وہاں موجودگی کا پتا دے رہا تھا۔۔چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ بیڈ کی طرف آتے،بیڈ کے ایک طرف ٹک گئی۔۔نظریں چاروں طرف دوڑاتے وہ اب کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔۔پورا کمرہ لائٹ سکن کلر سے سجا تھا۔۔سکن ہی فرنیچر، پینٹ، پردے حتیٰ کہ چھت کی سیلنگ

بھی سکن ہی تھی۔۔ہر طرف سکن

کلر دیکھتے اسے اپنے نکاح کا دن یاد آیا تھا جب اس نے آف وائٹ سکن ڈریس میں اسکی تعریف کی تھی، مطلب اسے سکن کلر پسند تھا۔۔یہ سوچ آتے ہی ہلکی سی مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی۔۔

دروازہ کھلنے کی آواز پہ مسکراہٹ فورًا غائب ہوئی تھی، گردن موڑتے اس نے واش روم کے دروازے کی جانب دیکھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

واش روم سے نکلتا ارتضیٰ اسے بیڈ پہ بیٹھے دیکھ کر ٹھٹھکا تھا، ایک سیکنڈ کے لئے دونوں کی نظر ملی تھی اور پھر وہ اسے نظرانداز کرتا ڈریسنگ کی جانب بڑھ گیا۔۔بلیک ٹریک ڈریس میں ملبوس، گیلے بالوں کو تولیے سے رگڑتا وہ افریشم کی دھڑکنیں بڑھا چکا تھا۔۔عام سے حلیے میں بھی وہ بے حد چارمنگ لگ رہا تھا۔۔دل ہی دل میں ماشاءاللہ بولتی وہ بیڈ سے اٹھ کر اسکی جانب آئی۔۔اسکے پیچھے تھوڑے فاصلے پر کھڑے ہوتے وہ

رک گئی۔۔ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں الجھائے،انکو مروڑتے وہ سخت نروس لگ رہی تھی۔۔

وہ بچپن سے ایسی ہی تھی،کسی کی ناراضگی اس سے برداشت نہ ہوتی تھی اور یہاں تو بات اپنے

شوہر نامدار کی تھی۔۔

ارتضیٰ کن آنکھیوں سے اس کے عکس کو دیکھتا اسکی ہر حرکت کو ملاحظہ کررہا تھا جو سر جھکائے جانے کون سے مراقبے کررہی تھی۔۔

"اللہ اتنی شرمیلی اور ڈرپوک بیوی بھی کسی کو نہ دے،جانے وہ کون سے مرد ہیں جو بیویوں سے ڈرتے اور انکی دہشت کے قصے سناتے ہیں،ادھر تو معاملہ سراسر الٹ ہے۔۔"اسکے جھکے سر کو دیکھتے سر نفی میں ہلاتے اس نے سوچا تھا۔۔کچھ بولتا نہ دیکھ کر اس نے تولیہ صوفے پہ پھینکا اور اسکے پاس سے گزرتا وہ بیڈ کی جانب بڑھ گیا،ٹانگیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کراس کی صورت میں دراز کرتا، ٹیک لگاتے وہ بیڈ پہ بیٹھ چکا تھا۔۔ایک نظر اسکو دیکھا جو ابھی بھی رُخ موڑے کھڑی تھی۔۔

کھڑی رہو ساری رات ایسے ہی۔۔ سر جھٹکتے بیڈ سائیڈ سے موبائل اٹھاتا وہ موبائل پہ مصروف ہو چکا تھا۔۔

گیلا تولیہ صوفے پہ دیکھ کر نفاست پسند طبیعت کی مالک افریشم کے کمزور سے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔اب اسکو اٹھا کر واش روم میں لٹکانے کی ہمت کون لاتا بھئی۔۔فارغ کراؤ تولیے کو ابھی جو تولیے کا مالک منہ

پہ قفل چڑھائے بیٹھا ہے اسے تو دیکھ لو۔۔

آنکھیں زور سے بند کر کے کھولتے اس نے ایک مرتبہ پھر سے ارتضیٰ کی جانب رُخ موڑا جسکی ساری توجہ موبائل پر مرکوز تھی۔۔

"ارتضیٰ۔۔"

واللہ کیا بے بسی رچی تھی آواز میں۔۔

ارتضیٰ نے دانت دانتوں پر جماتے مسکراہٹ روکی تھی۔۔ نظریں اب بھی فون پر مرکوز تھیں۔۔

"ارتضیٰ آئی۔۔ آئی ایم رئیلی سوری۔۔"

ارتضیٰ نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو اسی کی جانب التجائی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔ فون بیڈ پر رکھتا وہ اٹھا اور اسکی جانب آتا عین اسکے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔

"سوری فار واٹ۔۔؟"

سنجیدگی سے بھرپور لہجہ تھا۔۔

افریشم کی نظریں اسکے سامنے آنے پر جھکتے اسکے سینے پر پہنچ چکی تھیں۔۔

"ارتضیٰ۔۔۔"

بے بس سی نظروں سے اسکی جانب دیکھتی وہ بھرائی آواز میں بولی تھی۔۔

"تمہیں کچھ اندازہ ہے کہ تمہیں وہاں نہ پاکر کیا حالت ہوئی تھی میری۔۔مجھے لگا تھا میں نے تمہیں اپنے ہاتھوں سے جہنم میں دھکیل دیا ہے۔۔یوں محسوس ہورہا تھا جیسے کسی نے میری روح کو کانٹوں پہ گھسیٹا ہو۔۔اور تم کہہ رہی ہو آئی ایم سوری۔۔پاگل سمجھ رکھا ہے کیا؟۔۔"

اسکے شانوں کو سختی سے دبوچ کر اسے ایک انچ زمین سے اوپر لاتا وہ ہلکی آواز میں قریبا غرایا تھا۔۔

ارتضیٰ کا یہ روپ دیکھ کر وہ سہمی تھی۔۔آنسو بھل بھل بہنے لگے تھے۔۔وہ جو کڑے تیوروں سے اس پر نظریں گاڑے ہوئے تھا اسکے آنسو دیکھتا ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہی عورتوں کا ہتھیار۔۔

"بابا نے مم۔ منع کیا تھا۔۔"

نظریں ملائے بغیر آنسوؤں کے درمیان وہ بولی تھی۔۔

"میرا احساس نہیں تھا تمہیں۔۔ایک منٹ کے لئے بھی نہیں سوچا کہ تمہیں وہاں سے غائب دیکھ کر کیا کیفیت ہو گی میری۔۔"

آواز اور پکڑ اب کی بار تھوڑی سی نرم تھی۔۔

"سوری۔۔"

آنسوؤں سے بھری اپنی شہد رنگ آنکھوں سے اسکی جانب دیکھتی وہ ہلکی سی آواز میں

بولی تھی۔۔

گہری سانس بھرتا وہ اسکے شانوں سے ہاتھ ہٹاتا دو قدم پیچھے ہوا۔۔ نظریں ہنوز اسکے آنسوؤں سے بھرے چہرے پر تھیں۔۔

"تیاری کرلو، کل تم ہزارہ جا رہی ہو۔۔"

بے تاثر سا لہجہ تھا۔۔

افریشم نے حیران سی نظروں سے ارتضیٰ کی جانب دیکھا تھا۔۔ آنکھوں میں نا سمجھی، بے یقینی واضح تھی۔۔

"مگر۔۔۔"

"ناؤ گو افریشم۔۔"

اسکی بات کاٹتا وہ بیڈ کی طرف مڑتا سنجید گی سے بولا تھا۔۔

حیرانگی سے وہ اسکی پشت دیکھ رہی تھی جو اسکو آرڈر کرنے کے بعد سونے کی تیاریوں میں تھا۔۔

ہزارہ جانے کا عندیا دینے کا کیا مقصد اس سب میں، افریشم کھڑی سوچ رہی تھی جب ارتضیٰ کی سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔۔

"لائٹ آف کرتی جانا۔۔"

صاف ظاہر تھا کہ اب تم جا سکتی ہو۔۔

آنسو پونچھتی وہ ایک نظر اسے دیکھتی مڑی۔۔ گیلے تولیے نے پھر سے توجہ مبذول کی تھی۔۔

بھاڑ میں جاؤ بھئی تم جب تمہارے مالک کے ہی مزاج نہیں مل رہے۔۔ تولیے پہ دو حرف بھیجتے اس نے سوئچ بورڈ کے پاس پہنچتے لائٹ آف کی اور زور سے دروازہ بند کرتی یہ جا وہ جا۔۔

پیچھے لیٹے ارتضیٰ کی کب کی رکی مسکراہٹ لبوں پر آئی تھی۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگلے دن ہاسٹل سے اپنا سامان لیتی حدید راؤ اور عائشہ کے ہمراہ وہ ہزارہ روانہ ہو چکی تھی۔۔

دائم کو وہ ساری بات سے آگاہ کر چکی تھی جس پر اس نے اظہارِ افسوس کیا تھا۔۔ ارتضیٰ کو تو اس نے رات کے بعد دیکھا ہی نہیں تھا۔۔

خیر لاعلمی میں ہی وہ ہزارہ پہنچ چکی تھی۔۔

اور یہاں پہنچ کر جو خبر اسے ملی تھی کم از کم آج کی تاریخ تو کیا وہ آنے والی کئی تاریخوں میں اس کی توقع بھی نہیں کر رہی تھی۔۔

دو ہفتے بعد اسکی رخصتی تھی۔۔جو ارتضیٰ کے کہے کے مطابق اسکے مشن پورا ہونے کے بعد ہونی تھی۔۔صدمے میں گئی افریشم کو میرال نے جھنجھوڑتے ہوئے ہوش دلایا تھا۔۔

"آپی اتنا کم وقت اور اتنی تیاریاں۔۔"

میرال ایکسائٹمنٹ اور خوشی سے لبریز لہجے میں بولی تھی۔۔

"تمہارے ارتضیٰ بھائی نے میرے ساتھ گیم کھیلی ہے

میرال۔۔"

اسے دیکھتی وہ دکھی لہجے میں بولی تھی۔۔

"کون سی گیم آپی۔۔"

میرال نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔۔

"کہاں کی ڈگری، انہوں نے تو صرف اپنے مشن کے پورا ہونے تک کا وقت مانگا تھا سب سے۔۔"

اسکی بات سنتے میرال کو گیم کی سمجھ آئی تھی۔۔

"کیا فرق پڑتا ہے آپی۔۔ شادی کے بعد ڈگری مکمل کرتی رہنا ناں۔۔"

اسکی بات پہ وہ خاموش رہی تھی۔۔ پھر کچھ یاد آتے کڑے تیوروں سے اسکی طرف دیکھا تھا۔۔

"کر دو مجھے دفعان۔۔تم اور دائم یہی تو چاہتے ہو ناں۔۔"

"واللہ آپی۔۔یہ عشق معشوقی آپ کے دیور کو چڑھی تھی۔۔"

افریشم کو دیکھتی وہ شرارت سے بولی تھی۔۔

"اور تم اسکا ساتھ دے رہی تھی۔۔ہیں ناں؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سوچا نہیں تھا آپی۔۔پتا نہیں بس اچھا لگنے لگا ہے۔۔"

پیاری سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ سر جھکائے بولی تھی۔۔افریشم اسکی بات سنتی مسکرا دی۔۔

"وہ ہے ہی بہت اچھا۔۔سب کے ساتھ مخلص رہنے والا۔۔"

اس نے دل سے تعریف کی تھی۔۔

"اچھا چھوڑیں یہ باتیں، چلیں مارکیٹ چلتے ہیں۔۔ بہت سی تیاریاں کرنی ہیں۔۔"

"چلو" اسکی بات پہ مسکراتے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

رخصتی پہ اعتراض وہ کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔ ہاسٹل کا تجربہ جس قدر خوفناک گیا تھا وہ خود کیا ارتضیٰ اسکو دوبارہ وہاں جانے کی کبھی اجازت نہ دیتا۔۔

******

حدید راؤ اور عائشہ رخصتی کے معاملات طے کرنے کے بعد اسلام آباد واپس آ چکے تھے۔۔دائم کے فائنلز بھی آخری مراحل میں تھے،اسی کا سوچتے دو ہفتوں کا وقت رکھا تھا۔۔

امل کو بقول دائم کے شارٹ نوٹ پہ بلایا گیا تھا۔۔آج شام کی فلائٹ سے وہ اسلام آباد لینڈ کرنے والی تھی۔۔شہریار آؤٹ آف ٹاؤن ہونے کی وجہ سے نہیں آ سکا تھا۔۔

وہ دونوں ویٹنگ ایریا میں کھڑے تھے جب اینٹرینس سے لانگ پرنٹڈ فراک میں ملبوس،سکارف گلے میں لپیٹے امل نکلتی دکھائی دی۔۔بالوں کی ٹیل پونی بنا رکھی تھی۔۔ایک ہاتھ میں ٹرالی اور دوسرے ہاتھ میں ہادی کا ننھا سا ہاتھ پکڑے ہوئے وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔دفعتاً نظر ان دونوں پر پڑتے رکی تھی۔۔چہرے پہ خوبصورت سی مسکراہٹ در آئی تھی۔۔ہاتھ ہلاتے وہ ان کی طرف بڑھ گئی۔۔

ارتضیٰ اور دائم بھی اسے دیکھتے مسکرائے تھے۔۔وہ ان دونوں کی لاڈلی بہن اور دوست تھی۔۔شہریار انکا اچھا کزن،دوست اور بھائی جیسا تھا جسکا پرپوزل

آنے پر وہ کچھ نہ بولے تھے وگرنہ امل کو وہ خود سے اتنی دور کبھی نہ جانے دیتے۔۔

دائم کو دیکھتا ہادی اسکی طرف بھاگا تھا بقول امل کے ایک شیطان اور ایک اسکا چیلا۔۔ہادی کو ہوا میں اچھالتے دائم نے اسکے لال انار جیسے گال چومے تھے۔۔بدلے میں اس نے بھی اسکو کاپی کرتے اسکے گال چومے۔۔

ارتضیٰ نے امل کو سینے سے لگا کر اسکا ماتھا چوما اور اسکے ہاتھ سے ٹرالی لیتا،اسکا حال احوال پوچھتا،اپنے ساتھ لئے گاڑی کی طرف چل دیا۔۔دائم بھی ہادی کو اٹھائے انکے پیچھے پیچھے چل دیا۔۔

"ہر کام ڈیسائیڈ کر کے پھر بتاتے ہو تم لوگ۔۔"

فرنٹ سیٹ پر ارتضیٰ کے ساتھ بیٹھی امل اسکی طرف مڑتے منہ بنا کر بولی تھی۔۔

"ابھی دو ہفتے باقی ہیں بجو۔۔فساد آنندوں کی طرح رونا دھونا نہیں ڈالنا۔۔"

بیک سیٹ پر براجمان ہادی کو چاکلیٹ کا پیکٹ کھول کر دیتے دائم نے شرارت سے کہا تھا۔۔

اسکی بات پر امل نے اسے گھورا تھا جبکہ ڈرائیو کرتا ارتضیٰ مسکرا دیا۔۔

"شہریار کب تک آئے گا۔۔"

ارتضیٰ نے سامنے دیکھتے امل سے پوچھا۔۔

"ابھی تو پتا نہیں۔۔ کہہ رہے تھے جیسے ہی فری ہوا آجاؤں گا۔۔"

ارتضیٰ نے اسکی بات پر سر ہلا دیا جبکہ امل اب دائم کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو چکی تھی۔۔

******

ہلکے مرر ورک سے مزین زرد رنگ کے شلوار سوٹ میں ملبوس وہ خود بھی سرسوں کا پھول معلوم ہورہی تھی۔۔میک اپ سے مبرا چہرہ، بالوں کی ڈھیلی سی چٹیا بنائے پیچھے کو ڈال رکھی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مہندی کے فنکشن کی بجائے ارتضیٰ نے ڈائریکٹ رخصتی کو ترجیح دی تھی۔۔

مگر میرال کی ضد کی وجہ سے وہ اس وقت سرسوں

کا پھول بنی بیٹھی تھی۔۔بقول میرال کے رسم نہ سہی، کپڑے پہن کر پکچرز تو بنا ہی سکتے ہیں ناں۔۔

افشاں آنکھوں میں آنسو لئے اسے گلے لگائے ہوئے تھیں جو انکے گلے سے لگی زارو قطار رو رہی تھی۔۔

"کل کی بات ہے جب تم چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی پورے گھر میں قلقاریاں مارتی پھرتی تھی۔۔کل انہی قدموں سے رخصت ہو جاؤ گی۔۔"

دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ لئے وہ بھرائی آواز میں اسے اسکا بچپن یاد دلا رہی تھیں۔۔انکی بات سنتی وہ اور زیادہ رو دی تھی۔۔کمرے میں داخل ہوتی میرال نے انکو دیکھتے سر پہ ہاتھ مارا تھا۔۔

"ماما آپی کیا ہو گیا ہے آپ دونوں کو۔۔ماما پلیز حوصلہ رکھیں ورنہ وہ کل تک چپ نہیں کریں گی۔۔"

ان دونوں کو الگ کرتی وہ انہیں چپ کروا رہی تھی۔۔

"آپی میں آپکی پکچرز لینے آئی تھی اور آپ یہاں مدھوبھالہ بنی بیٹھی ہیں۔۔"

منہ بنا کر کہتی وہ ان دونوں کو ہنسنے پر مجبور کر

چکی تھی۔۔افشاں اپنی دونوں بیٹیوں کے ماتھے چومتیں کمرے سے باہر چل دیں۔۔

"چلیں ٹیرس پہ چل کر پکچرز بناتے ہیں زیادہ اچھی آئیں گی۔۔"

افریشم کا ہاتھ پکڑے وہ اسے ٹیرس پہ لے آئی۔۔مختلف پوز مرواتے وہ اسکی تصویریں لیتے اسے آدھ موا کر چکی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بس میرال۔۔میں تھک چکی ہوں۔۔"

بیزار سی شکل بناتی وہ ٹیرس پر ہی پڑے جھولے پہ بیٹھ گئی۔۔میرال اسکی حالت پہ ہنستی اسی کے ساتھ جھولے پر ٹک کر اپنی بنائی تصاویر دیکھنے لگی۔۔

افریشم نے اپنا فون پکڑا، واٹس ایپ اوپن کرتے ارتضیٰ کی چیٹ کھولی تھی، آن لائن کا اسٹیٹس دیکھ کر دل زور سے دھڑکا تھا۔۔اس دن کے بعد اس سے بات نہ ہوئی تھی،

افریشم نے کال کرنے کی کوشش کی تھی مگر اسکا فون بند جا رہا تھا۔۔آن لائن دیکھ کر میسج کرنے کو دل چاہا تھا۔۔وہ دشمنِ جاں اب بھی ناراض تھا اور سزا کے طور پر رخصتی رکھ چھوڑی تھی۔۔میسج ٹائپ کرنے کے بعد اس نے دوبارہ مٹا دیا وجہ اسکا آف لائن ہو جانا تھا۔۔بے دلی سے موبائل بند کرتے

ایک نظر میرال کو دیکھا جو اپنے فون کے ساتھ مصروف تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں ایک بات نوٹ کر رہی ہوں میرال۔۔"

اسکے مسکراتے چہرے کو دیکھتی وہ بولی تھی۔۔ارتضیٰ کو تصویریں بھیجنے کے بعد اسکے جواب پہ مسکراتی میرال نے افریشم کی بات پہ نا سمجھی سے اسے دیکھا۔۔

"کیا بات۔۔"

"کل میری رخصتی ہے اور تم ایک مرتبہ بھی سیڈ نہیں ہوئی۔۔میرے ہاسٹل جانے پر تو اتنے موٹے موٹے آنسو بہائے تھے۔۔"

اسکی بات سنتے وہ مسکرائی تھی۔۔

"سیڈ کیوں بھئی کچھ عرصے تک میں بھی آجاؤں گی آپ کے پاس۔۔"

آنکھ دباتے وہ شرارت سے بولی تھی۔۔

افریشم نے اسکی بات پہ اسے مصنوئی گھوری نکالتے دل ہی دل میں انشاءاللہ بولا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

سرسبز ہزارہ میں سورج غروب ہونے سے ہر طرف شام کے دھند لکے چھاچکے تھے۔۔ماحول میں عجب سکوت سا چھایا تھا۔۔ٹھنڈی یخ ہوائیں چل رہی تھیں جو انسانی جسم سے ٹکراتیں تو ایک مرتبہ کپکپانے پر مجبور کردیتیں۔۔ایسے میں دور دھند میں چھپے سرسبز پہاڑوں کے درمیان میں بنے راؤہاؤس کے خوبصورت سے لان میں بیٹھا وہ چائے سے لطف اندوز ہورہا تھا۔۔خاکی شلوار سوٹ کے اوپر سکن گرم شال

اوڑھے، پاؤں میں پشاوری چپل پہنے وہ ہمیشہ کی طرح خوبصورت اور شاندار لگ رہا تھا۔۔وہ ایسا ہی تھا، اپنے اخلاق اور گفتار سے سب کا دل موہ لینے والا۔۔سنجیدہ اور بارعب۔۔جسکا دل ایک ریشم سی لڑکی نے الجھایا تھا۔۔

ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے، چائے کا کپ تھامے اسکی سوچ کا مرکز صرف اور صرف اسکی منکوحہ تھی، جو اس سے محض ایک دن کی دوری پر تھی۔۔جو کچھ اس نے کچھ دیر اسکی جدائی کا سوچتے سہا تھا اب ممکن ہی نہیں تھا کہ وہ رخصتی میں مزید تاخیر کرتا۔۔

ابھی وہ انہی سوچوں میں غلطاں تھا جب موبائل کی بپ سنائی دی۔۔کپ میز پر رکھتے اس نے موبائل اٹھایا، میرال کا میسج تھا۔۔چیٹ اوپن کرتے ہی ایک خوبصورت سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں پر احاطہ کیا تھا۔۔ایک سکون سا تھا جو اندر تک سرایت کر گیا تھا۔۔

اسکی آنکھوں کے سامنے سرسوں کے پھول کی مانند اسکی منکوحہ کی مسکراتی تصویر تھی۔۔روئی روئی لال آنکھیں اسے مزید حسین بنا رہی تھیں۔۔

"شکریہ۔۔اسی کی ضرورت تھی۔۔"

میسج ٹائپ کرتے اس نے میرال کو سینڈ کیا،اور ایک مرتبہ پھر تصاویر کھولتا اپنی آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچا رہا تھا۔۔چائے اب اپنی ستم ظریفی پر رونے والی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارتضیٰ اور دائم دو دن پہلے ہی ہزارہ پہنچے تھے،وجہ دائم کے پیپرز تھے جو اللہ کے فضل سے ختم ہو چکے تھے۔۔باقی گھر والے ایک ہفتہ پہلے ہی اپنے آبائی گھر آ چکے تھے۔۔سب تیاریاں مکمل تھیں،بس اب رخصتی کے مقررہ دن کا انتظار تھا جو ایک دن بعد کا تھا۔۔

******

رات کا پہلا پہر گزر چکا تھا۔۔گھر میں مکمل خاموشی چھائی تھی جو سب کے سونے کا پتا دے رہی تھی۔۔

اچھی طرح اپنے گرد شال لپیٹتے ایک نظر سوئے ہوئے ہادی کو دیکھا اور اسکا فیڈر بنانے کی غرض سے کمرے سے نکلتی وہ کچن کی طرف چل دی۔۔

ہادی رات میں ایک مرتبہ فیڈر ضرور لیتا تھا، کبھی امل کی آنکھ نہ کھل سکے تو شہر یار یہ ڈیوٹی سنبھال لیتا تھا۔۔

کچن میں داخل ہوتے اس نے فیڈر دھویا، فریج سے دودھ نکالتے گلاس میں انڈھیلا اور اوون میں رکھتے ٹائمر سیٹ کرتے اب وہ سکرین پر چلتے نمبروں کو دیکھ رہی تھی، جب کسی نے نرمی سے اسکے گرد حصار باندھا تھا۔۔وہ بری طرح چونک کر مڑی تھی۔۔ نظریں اٹھانے پر دلکش سی مسکراہٹ لئے شہریار کو خود کے گرد حصار باندھے

کھڑا پایا۔۔آنکھوں میں بے یقینی لئے وہ اسے دیکھ رہی تھی جو اسکی حیران پریشان سی شکل دیکھ کر ہنس دیا۔۔ابھی دن میں ہی

تو وہ کہہ رہا تھا، وہ نہیں آسکے گا۔۔اب اسکے سامنے کھڑا ہنس رہا تھا۔۔

"پیچھے ہٹ جائیں۔۔"

اسکے سینے پر ہاتھ مارتی وہ ناراضگی سے بولی۔۔

شہریار کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔

"ایسے کیسے بھئی، اتنے دن بعد یہ خوبصورت سا چہرہ دیکھ رہا ہوں۔۔"

نظریں اسکے چہرے پر ٹکائے وہ دلکشی سے بولا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آپ نے کہا تھا، آپ نہیں آ رہے۔۔"

"سرپرائز بھی کسی کی تخلیق کردہ چیز کا نام ہے میری جان۔۔"

اسکے ماتھے کو چوم کر اپنے سینے سے لگایا تھا۔۔

"ہادی آپکو مس کر رہا تھا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے سینے سے لگی وہ آنکھیں موندے بولی تھی۔۔

"اور ہادی کی ماما۔۔"

"وہ ہادی سے بھی زیادہ۔۔"

اسکی بات سنتے شہریار کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔

کچن میں داخل ہوتے دائم نے یہ جذباتی نظارہ دیکھتے بیچارگی سے سر نفی میں ہلایا تھا۔۔

"انسان کسی دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھ لیتا ہے۔۔ابھی ایک کنوارہ باقی ہے اس گھر میں۔۔"

فریج میں منہ دیے وہ بولا تھا۔۔

اسکی بات سنتے امل نے فوراً سر اسکے سینے سے اٹھایا، مگر شہریار کا حصار جوں کا توں ہی تھا۔۔

"کنواروں کو چاہیے منہ سر لپیٹ کر ایک کمرے میں پڑے رہیں۔۔"

اگر وہ دائم راؤ تھا تو شہریار بھی اسی کے خاندان کا تھا۔۔

امل نے خود کو چھڑواتے اسے گھوری سے نوازا تھا۔۔شہریار نے مسکراتے اپنا حصار کھول دیا۔۔فریج بند کرتا اب دائم انکے سامنے کھڑا آنکھیں چھوٹی کیئے شہریار کو دیکھ رہا

تھا۔۔اوون سے فیڈر نکالتی امل کو

اسے دیکھ کر ہنسی آئی تھی۔۔

"زخموں پر مرچ مصالحہ مت چھڑکا کریں شہر یار بھائی۔۔"

بھائی پر زور دیتے وہ بولا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہیں پتا تھا شہر یار آ رہے ہیں۔۔"

امل نے دائم کی جانب دیکھتے اس سے پوچھا۔۔

"آپکے شوہر نامدار کو ما بدولت ہی ائیر پورٹ سے لائے ہیں۔۔"

سینے پہ ہاتھ رکھتا وہ ادب سے گویا ہوا۔۔

شہر یار اور امل اسکی بات سنتے مسکرا دیے۔۔

"چلو اب آرام کرو صبح بہت کام ہیں کرنے کو۔۔"

اسکے پاس جاتے پیار سے اسکے بال بکھیرے تھے۔۔

ان دونوں کی جانب مسکراہٹ اچھالتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

"آپ بھی چلیں یا کچن میں کھڑے مراقبے کرتے رہیں گے۔۔"

گردن موڑے وہ شہر یار کو دیکھتی بولی جو شیلف سے ٹیک لگائے پیار بھری نظروں سے شال میں لپٹی، ہاتھ میں فیڈر پکڑے، اپنی پیاری سی بیوی کو دیکھ رہا تھا۔۔ اسکی بات پہ مسکراتا وہ اسکی جانب آیا، بازو اسکے کندھے پر پھیلاتا، اپنے ساتھ لئے کمرے کی جانب چل دیا۔

****

ڈیپ ریڈ لہنگے اور زیورات میں ملبوس، نفاست سے کئے میک اپ میں وہ بلاشبہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔۔بھاری کامدار ڈوپٹہ سر پر ٹکائے پیچھے کی جانب گرار کھا تھا۔۔خوبصورت تو وہ تھی ہی آج دلہن بنے مومی گڑیا معلوم ہو رہی تھی۔۔دلہناپے کا کیا روپ آیا تھا۔۔

افشاں اور عزیر صاحب کے ہمراہ سہج سہج کر چلتی وہ اسٹیج پر براجمان اپنے محرم کی طرف بڑھ رہی تھی۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی جیسے جیسے وہ اسکے

نزدیک آرہی تھی، ارتضیٰ کے دل پہ پھوار سی پڑ رہی تھی۔۔دلہن بنی افریشم کو دیکھتے اسکے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔

اسٹیج کے قریب پہنچنے پر وہ کھڑا ہوتا آگے کی طرف آیا۔۔ایک ہاتھ آگے کو لاتے اسے اوپر آنے میں مدد دی۔۔

اسکا بڑھا ہاتھ دیکھتے افریشم کی دھڑکنیں بڑھ چکی تھیں، لال چہرہ مزید لال انار ہو چکا تھا۔۔ گہری مہندی سے سجا مومی ہاتھ آگے بڑھاتے ارتضیٰ کے مضبوط ہاتھ میں رکھ دیا۔۔

اسکا ہاتھ مضبوطی سے تھامے وہ اسے لئے اوپر آتے صوفے پر براجمان ہو چکا تھا۔۔ کزنز اور دوستوں کا ایک شور و غل تھا جو افریشم کو سر جھکائے مسکرانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

افریشم نے ایک نظر اپنے بلکل قریب بیٹھے ارتضیٰ کو دیکھا۔۔ گھنی مونچھوں تلے عنابی ہونٹوں سے آج مسکراہٹ تھامے نہ تھمتی تھی۔۔ بلیک شیروانی پر اسکے لہنگے کا ہم رنگ کلّا پہنے وہ شہزادوں سا ارتضیٰ آج سے صرف اور صرف افریشم ارتضیٰ کا تھا۔۔

نظروں کا ارتکاز محسوس کرتے اس نے گردن موڑتے اپنی دلہن کو دیکھا جو نظروں سے اسی کی نظر اتار رہی تھی۔۔ اسکے دیکھنے پر وہ سر جھکائے شرمگیں

مسکرادی۔۔

نکاح پہلے سے ہوا تھا اسی لئے کھانے کا دور چل رہا تھا۔۔سب اپنی اپنی خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔ہادی کو تو تباہی مچانے کا آج اللہ نے موقع دیا تھا، امل بیچاری اسکے پیچھے دوڑتے شہریار کو گھوری سے بھی نواز رہی تھی جو بیوی بچے سے غافل فنکشن کو خوب چہکتے ہوئے انجوائے کر رہا تھا۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ : نیو ایرا میگزین

مہرون کامدار شرٹ اور سٹریٹ کیپری پہنے میرال کی تو آج جھپ ہی نرالی تھی، بالوں

کا سائیڈ جوڑا بنا رکھا تھا، ڈوپٹہ لاپرواہی سے کندھے پر پڑا بار ہا زمین کو سلامی دے چکا تھا۔۔

"یااللہ ماما نے بھی ڈوپٹے کی بجائے پورا ترپال بنوا دیا ہے میرے لئے۔۔"

بڑے سے ڈوپٹے سے الجھتی وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑاتی سٹیج کی جانب جا رہی تھی جب کسی سے ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔۔

نظریں سامنے اٹھاتے بلیک ڈنر سوٹ میں ملبوس ہینڈسم سا دائم نظر آیا، جو سامنے کھڑا کڑے تیوروں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔ میرال نے ناسمجھی سے بھنوئیں اچکائیں گویا کہنا چارہی ہو۔۔"ہاں بھئی یہ

ہلاکو خان بنے کیوں کھڑے ہو۔۔"

دو قدم بڑھاتے وہ مزید اسکے نزدیک ہوا تھا۔۔

"اسکو سہی سے سنبھالو سب کی نظروں کا مرکز بنی ہوئی ہو۔۔"

ہلکے غصے میں اسکے ڈوپٹے کی جانب اشارہ کرتا وہ میرال کی آنکھیں کھول چکا تھا۔۔ایک بھی نظر ادھر اُدھر دیکھے بغیر وہ واش روم کی جانب بھاگی۔۔

اور پھر کچھ دیر بعد جب نکلی تو ڈوپٹہ ایک کندھے پر پھیلائے پیچھے سے لاتے دوسرے ہاتھ میں پکڑ رکھا تھا۔۔اسے دیکھتے دلکش سی مسکراہٹ دائم کے چہرے پر آئی تھی۔۔

میرال نے نظروں سے اسے اشارہ کیا تھا جیسے سب ٹھیک ہونے کی تصدیق چاہ رہی ہو۔۔

اس کے اشارے پر دائم آنکھیں میچ کر کھولتا مسکرا دیا۔۔اسکے مسکرانے پر وہ مسکراتی سٹیج کی جانب بڑھ گئی۔۔

امل کی خوبصورت آنکھوں نے بے حد خوشگوار حیرت سے یہ نظارہ دیکھا تھا۔۔

"تم گھر چلو بیٹا تمہیں تو میں مسٹر پوزیزیو بناتی ہوں۔۔"سوچتے وہ دوبارہ دائم کے چیلے کی طرف

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

متوجہ ہو گئی۔۔

******

اوراب وقت آیا تھامیرال کا مطلب دودھ پلائی کی رسم کا جو کہ میرال کی پسندیدہ رسم پائی گئی تھی۔۔ارتضیٰ کے سامنے زمین پر بیٹھے وہ دودھ اسکے سامنے کئے تھی جسے دائم ارتضیٰ کو پکڑنے سے روک رہا تھا۔۔

"ارتضیٰ بھائی یہ رسم سالی اور بہنوئی کی ہوتی ہے،یہ دوسرا تیسرا کیوں مداخلت کر رہا ہے۔۔"

منہ بناتے میرال نے دائم پر نشانہ پھینکا تھا۔۔

"جب تم میرے بھائی کو لوٹنے کا منصوبہ بنائے بیٹھی ہو تو میں انکی حمایت میں مداخلت تو کروں گا ناں۔۔"

اسکے من موہنے چہرے کو دیکھتا وہ شرارتی لہجے میں بولا۔۔

"ایک منٹ دائم۔۔میرال تم بتاؤ کتنے چاہیے۔۔"

پوچھنے والا ارتضیٰ تھا۔۔

"دیکھیں بھائی زیادہ نہیں صرف پچاس ہزار۔۔"

NEW ERA MAGAZINE

آنکھیں مٹکاتے وہ یوں بولی جیسے پچاس ہزار نہیں پچاس روپے ہوں۔۔

"لاحول ولا قوتہ۔۔ایک سو بیس روپے کا کلو دودھ مل جاتا ہے میرال۔۔اور تم محض ایک گلاس کا پچاس ہزار مانگ رہی ہو۔۔"

آنکھیں کھولے شہریار نے شرارت سے کہا۔۔

افریشم سر جھکائے انکی نوک جھونک سے محفوظ ہو رہی تھی۔۔جبکہ باقی سب سٹیج پر

بیٹھے کوئی میرال اور کوئی دائم کی حمایت میں بول رہا تھا۔۔

"اتنے امیر کبیر بزنس مین کو اتنی کنجوسی کی بات زیب نہیں دیتی شہریار بھائی۔۔"

بھائی پر زور دیتی وہ مسکرائی تھی۔۔

امل کی ہنسی بے ساختہ تھی، شہریار نے اسے مصنوئی گھوری سے نوازا تھا۔۔

"تم اسے پاس ہی رکھو۔۔ارتضیٰ بھائی اتنا مہنگا دودھ

نہیں پینا چاہتے۔۔"

"ٹھیک ہے پھر ہم اپنی لڑکی بھی نہیں دیں گے۔۔"

اسکی بات پہ افریشم نے حیرانگی سے سر اٹھائے اسے دیکھا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Poetry|Interviews

"ٹھیک ہے بھئی۔۔لاؤ دو۔۔"

کہیں لڑکی ہی نہ رکھ لیں۔۔

ارتضیٰ کے کہنے پر میرال نے دودھ کا گلاس اسکے آگے کیا تھا جس میں سے ایک گھونٹ بھرتے اس نے گلاس دوبارہ اسے تھما دیا۔۔والٹ سے پانچ پانچ ہزار کے دس نوٹ نکالتا وہ پلیٹ میں رکھ چکا تھا۔۔

پیسے پلیٹ سے اٹھا کر ان سے ہوا جھلاتی وہ دائم کو چڑھا رہی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اس رسم کا نام دودھ پلائی کی بجائے جیب لٹائی ہونا چاہیے تھا۔۔"

دائم کے منہ بنا کر کہنے پر سب کا قہقہ گونجا تھا۔۔

****

تمام رسموں اور ہنگاموں کے بعد رخصتی کا شور اٹھا تھا۔۔رخصتی کا سنتے افریشم کی آنکھیں پل میں بھیگی تھیں۔۔

افریشم کا بچپن، لڑکپن ایک فلم کی صورت میں افشاں کو اپنے سامنے چلتا محسوس ہو رہا تھا۔۔انکی پہلی اور لاڈلی اولاد آج پرائی ہونے جا رہی تھی۔۔ضبط کے باوجود وہ اسے گلے سے لگائے رو دی تھیں۔۔عزیر صاحب انکے پاس کھڑے انہیں تسلی دے رہے تھے البتہ آنکھیں اپنی بھی بیٹی کی جدائی پر بھیگ چکی تھیں۔۔

ارتضیٰ اسکے ساتھ کھڑا اسے دیکھتے کمال ضبط کا مظاہرہ کر رہا تھا، جواب میرال کے گلے لگی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔دل چاہ رہا تھا اسکے سارے آنسو اپنی پوروں پر چنتے اسے اپنے سینے میں بھینچ لے پر آس پاس کا مجمع اسے یہ کام کرنے سے روک رہا تھا۔۔

"مم_ ماما، بابا کا خیال رکھنا ہے۔۔"

میرال کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لئے وہ آنسوؤں کے درمیان بولی تھی۔۔

"میں آپ کو مس کروں گی آپی۔۔"

آنسوؤں سے بھری آنکھوں کے ساتھ وہ افریشم کو دیکھ رہی تھی۔۔

"بس۔۔رونا نہیں۔۔میں اپنی میرو سے ملنے آیا کروں گی۔۔"

افریشم کی بات سنتی وہ ارتضیٰ کی جانب مڑی۔۔

"وعدہ کریں، میری آپی کا بہت خیال رکھیں گے۔۔"

منہ بسورتے وہ ارتضیٰ سے وعدہ لیتی دائم کو بلکل بچی لگی تھی۔۔ سر جھکائے وہ اسکی ادا پر مسکرا دیا۔۔

ارتضیٰ، میرال کی بات سنتے مسکرایا تھا، ہاتھ اسکے سر پہ رکھتا وہ پیار سے گویا ہوا۔۔

"وعدہ کرتا ہوں۔۔ تمہاری آپی کا بہت خیال رکھوں گا۔

اسکی بات پر وہاں موجود سب کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔۔

بلا خر والدین کی دعاؤں کے زیر سایہ وہ پیا گھر کو روانہ ہو چکی تھی۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لاؤنج کے داخلی دروازے پر کھڑی امل اور کزنز نے افریشم اور ارتضیٰ کا پر تپاک استقبال کیا تھا۔۔امل اور شہریار نئی دلہن کے استقبال کے واسطے رخصتی سے پہلے ہی گھر کے لئے نکل آئے تھے۔۔

لاؤنج میں پڑے صوفوں پر اب سب محفل لگائے بیٹھے تھے۔۔لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لئے دلہن بنی افریشم عائشہ کی باتوں کا جواب دے رہی تھی جبکہ ارتضیٰ کچھ دور کھڑا ان سب کی طرف پشت کئے کال پر مصروف تھا'شیر وانی وہ گھر میں داخل ہوتے ہی اتار چکا تھا۔۔

"لیڈیز اینڈ جینٹل مین۔۔اب وقت ہوا چاہتا ہے دیور کی دیہاڑی کا مطلب بھابھی کا گھٹنا پکڑنے کی رسم کا۔۔"

لاؤنج میں داخل ہوتے دائم نے اعلان کے سٹائل میں سب کو مخاطب کیا تھا۔۔کوٹ بازو پر ڈالے،آستین کہنیوں تک چڑھا رکھے تھے،سلکی چاکلیٹی بال ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے،تھکے تھکے سے حلیے میں بھی وہ پیارا الگ رہا تھا۔۔اسکی بات سنتے افریشم سمیت سب

مسکرا دیے۔۔

ارتضیٰ فون بند کرتا ان سب کی جانب آتا اب افریشم کے دائیں طرف براجمان ہو چکا تھا، بازو صوفے پر پھیلاتا نا محسوس انداز میں افریشم کو اپنے حصار میں لیتا اب مکمل توجہ سے دائم کو دیکھ رہا تھا۔۔اسکے اس انداز پہ افریشم خود میں سمٹ سی گئی۔۔

دائم افریشم کے سامنے زمین پر آلتی پالتی مارے 'افریشم کا دایاں گھٹنہ پکڑے بیٹھ چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یار میرال کو یہاں موجود ہونا چاہیے تھا۔۔"

امل نے مصنوئی منہ بناتے دائم کی طرف نشانہ پھینکا تھا۔۔

"کاش۔۔" دائم منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے مسکرا دیا۔۔

"اینی ویز بھابھی گھٹنہ پکڑ لیا ہے اب زرا یہ خوبصورت سا کلیجہ خالی کریں جیسے آپکی بہن

نے میرے بھائی کا والٹ ویران کیا تھا۔۔"

اسکی بات سنتے سب کے چہروں پر مسکراہٹ دوڑ گئی جبکہ عائشہ نے دائم کو گھوری ڈالی تھی جسکی پرواہ کرنا کم از کم دائم کے بس کی بات تو ہر گز نہ تھی۔۔

"تم شائدا بھی اس رسم کے اصول سے ناواقف ہو۔۔"

ہلکی مسکراتی آواز میں اسکے بکھرے بال مزید بکھراتے وہ بولی تھی۔۔

اسکے بولنے پر ارتضیٰ نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا گویا یہ کہنا چاہ رہا ہو "تم بولتی بھی ہو"۔۔

ارتضیٰ کو اپنی جانب دیکھتے افریشم نے مسکراتی نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا، نظروں کا مفہوم سمجھتے اس نے بھنویں اچکائیں تھیں "گونگا سمجھ رکھا ہے کیا۔۔"

"یہ نظروں کے تبادلے بعد میں کیجئے گا زرا ادھر توجہ دیں اور اصول بتائیں۔۔"

شرارتی لہجے میں بولتا وہ ان دونوں کو بوکھلانے پر مجبور کر گیا تھا۔۔دائم کی بات پہ سب کی دبی دبی ہنسی نکلی تھی۔۔

"پہلے زرا تم اپنا والٹ ویران کرو پھر افریشم اس سے دوگنی رقم سے تمہاری ہتھیلی گرم کرے گی۔۔"

بتانے والا شہریار تھا۔۔

"ناٹ اے بگ ڈیل۔۔" پینٹ کی جیب سے والٹ نکالتا وہ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لاپرواہی سے بولا تھا۔۔

افریشم جو اس سے چند ہزار کی امید لگائے بیٹھی تھی اپنے ہاتھ میں پچاس ہزار دیکھ کر گھبرائی تھی۔۔اسکے پاس تو اتنی رقم موجود نہ تھی کہ وہ اسے واپس موڑتی۔۔مدد طلب نگاہوں سے ارتضیٰ کی جانب دیکھا۔۔نظروں کا مفہوم سمجھتا ارتضیٰ ہولے سے مسکرا دیا۔۔والٹ سے کریڈٹ کارڈ نکالتے اس نے دائم کے بڑھے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔

"اٹس فاؤل برو۔۔ یہ رسم بھابھی نے پوری کرنی تھی۔۔"

دائم ارتضیٰ کی جانب دیکھتا منہ بنا کر بولا۔۔

"رسم افریشم پوری کرے یا میں۔۔ کیا فرق پڑتا ہے۔۔ بات تو ایک ہی ہے ناں۔۔"

ارتضیٰ کی بات سنتے سب داد دیتے ہنس دیے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

ڈریسنگ کے سامنے کھڑی وہ خود کو دلہن کے روپ

میں دیکھ رہی تھی۔۔ہمیشہ سادہ رہنے والی افریشم آج دیکھنے والوں کی آنکھیں خیراں کر رہی تھی۔۔

سجے سجائے لال گلاب سے آراستہ کمرے میں کھڑی وہ خود بھی لال گلاب ہی لگ رہی تھی۔۔

کمرے میں داخل ہوتا ارتضیٰ مسکراتے اسکی جانب بڑھا تھا۔۔

شیشے میں اپنے پیچھے اسکا عکس دیکھتی وہ چونکی تھی،عارض پہ سرخی پھیلی تھی،ہلکا سا مسکراتی وہ نظریں جھکا گئی۔۔

ارتضیٰ نے شانوں سے پکڑتے اسکا رخ اپنی جانب کیا،شرمائی شرمائی سی مسکراہٹ کے ساتھ نظریں ہمیشہ کی طرح اسکے سینے پر ٹکائے وہ سیدھی اسے اپنے دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"مجھے لگا تھا تم پر میرا پسندیدہ رنگ ہی جچتا ہے،مگر اب واضح ہوا کہ لال رنگ تو گویا تم

سے خاص انسیت رکھتا ہے۔۔"

گھمبیر لہجے میں بولتا وہ اسکی دھڑکنیں بڑھا چکا تھا۔۔ نظریں اٹھائے اسکی گہری کالی آنکھوں میں دیکھا جن میں اس وقت اسکا عکس واضح تھا۔۔

"آپ ناراض تو نہیں ہیں ناں۔۔"

منہ بنا کر پوچھتی وہ اسے چھوٹی سی دلہن لگی تھی۔۔ بازو اسکی کمر کے گرد باندھتے اسے مزید نزدیک کیا تھا۔۔ افریشم نے اپنے ہاتھ اسکے سینے پر ٹکا دیے۔۔

"میں کیوں ناراض ہوں گا تم سے؟۔۔"

"آپ نے اس دن میری بات نہیں سنی تھی۔۔"

اسکی بات سنتے وہ مسکرا دیا۔۔

"میں ڈر گیا تھا افریشم۔۔مجھے لگا تھا میں نے تمہیں جانتے بوجھتے کھو دیا ہے۔۔"

آنکھوں میں اسکی فکر لئے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔۔

افریشم نے ہاتھ اسکے سینے سے ہٹاتے اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

"مجھے کچھ بھی نہیں ہوا تھا ارتضیٰ،مجھے کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا کیونکہ آپ میرے ساتھ تھے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

آنکھوں میں ہلکی سے نمی لئے وہ ارتضیٰ کی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔۔

افریشم کی بات سنتے وہ ہلکا سا سر ہلاتا مسکرا دیا۔۔چہرہ تھوڑا سا آگے کو لاتے اسکے ماتھے کو چوما تھا۔۔افریشم نے بازو اسکی گردن کے گرد حائل کرتے،سکون سے آنکھیں موندے اپنا سر اسکے سینے پر ٹکا دیا۔۔

******

"بجو۔۔۔۔پلیز یار کان چھوڑ دیں۔۔"

اپنے کان پر ہاتھ رکھے دائم چیخا تھا جو کہ امل کے ہاتھ کی گرفت میں تھا۔۔

وہ تینوں اس وقت لاؤنج میں موجود تھے، باقی سب اپنے اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے۔۔

"میں ناں کہتی تھی۔۔ہر کام فائنل کر کے مجھے بتاتے ہو تم لوگ۔۔اب بھی میں نہ دیکھتی تو شائد شادی کا کارڈ ہی ریسیو ہوتا۔۔"

دائم کے کان کو پکڑے وہ چبا کر بولی تھی۔۔

"شہر یار بھائی ہیلپ کریں یار۔۔"

دائم نے مدد طلب نظروں سے شہر یار کو دیکھتے کہا جو مزے سے صوفے پر براجمان اسکی درگت بنتے دیکھ رہا تھا۔۔

"سہی کہہ رہی ہے میری بیوی۔۔ تم لوگوں نے تو اسے کنارے پر ہی لگا دیا ہے۔۔"

شہر یار کی بات سنتے دائم نے آنکھیں کھولے اسے دیکھا تھا۔۔

"آپ عالیہ بجو سے ڈسکس کر کے میری بجو پہ دل ہارے تھے۔۔"

اسکی بات سنتے امل نے اپنا قہقہ بمشکل دبایا تھا جبکہ شہر یار دائم کو آنکھیں نکالتا سیدھا ہوا تھا۔۔

"اوئے پرسنل اٹیک سے گریز کرو۔۔"

دائم کو دیکھتا شہریار مصنوئی سنجیدگی سے بولا۔۔

امل اسکا کان چھوڑتی اب صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔۔

"بجو۔۔آپ تو میری جان ہیں یار۔۔آپ سے کیوں میں کچھ چھپاؤں گا۔۔"

امل کے ساتھ بیٹھتا،اسکا ہاتھ پکڑتا وہ پیار سے بولا

تھا۔۔

شہریار اسکی بات سنتے زور سے ہنس دیا جس پہ دائم اور امل نے اسے آنکھیں نکالی

تھیں۔۔

"میں بس کچھ بھی فائنل ہونے سے پہلے کسی کو کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا۔۔میرال کی عزت کا بھی مجھے خیال رکھنا ہے۔۔"

ہنوز امل کا ہاتھ پکڑے وہ گویا ہوا تھا۔۔

اسکی بات سنتی امل مسکرا دی۔۔

"سب اچھا ہو گا میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔"

اسکے چہرے پر ہاتھ رکھتی وہ پیار سے بولی۔۔

امل کی بات سنتے دائم اور شہریار دونوں مسکرا دیے۔۔

******

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ولیمہ بخیر و عافیت انجام پاچکا تھا۔۔حدید راؤ ولیمے سے اگلے دن ہی مصروفیت کی وجہ

سے اسلام آباد

واپس جا چکے تھے۔۔ تین دن کے بعد افریشم اپنے گھر والوں سے ملتی ایک مرتبہ پھر

سے رخصت ہوئی تھی،وجہ اسکے ایک ہفتہ بعد کے فائنلز تھے جس کی تیاری شادی کے

چکروں میں ہوا ہو چکی تھی،دوسری وجہ ارتضیٰ کے کیس کی سماعت تھی۔۔

اسلام آباد پہنچتے افریشم کتابوں میں جُت چکی تھی۔۔ارتضیٰ کے آگے وہ تیاری کا رونا

رونا نہیں بھولتی تھی،اور کرواؤر خصتیاں۔۔

آج اسکا پہلا پیپر تھا،سر پہ ڈوپٹہ لئے وہ کمرے میں چکر لگاتی مسلسل منہ ہی منہ میں

آیات کا ورد کرتی جا رہی تھی۔۔ڈریسنگ روم سے نکلتے یونیفارم میں ملبوس ارتضیٰ نے اسے دیکھتے اپنی ہنسی دبائی تھی۔۔

"ڈونٹ بی سٹریسڈ افریشم۔۔اچھا ہوگا پیپر۔۔"

کلائی پر گھڑی باندھتا وہ بولا تھا۔۔

"دعا کیجئے گا ارتضیٰ۔۔پہلے ہی سمیسٹر میں میں گند ارزلٹ نہیں دینا چاہتی۔۔"

منہ بناتے اس نے ارتضیٰ کی پشت کو دیکھا تھا۔۔

اسکی بات سنتا وہ مسکرا دیا، اسکی طرف مڑتے، اسے اپنے حصار میں لیتے اسکا ماتھا چوما تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"سب اچھا ہو گا۔۔"

ارتضیٰ کے اتنے پیار سے کہنے پر وہ کافی حد تک پر سکون ہو چکی تھی۔۔

"چلیں؟دیر نہ ہو جائے۔۔"

"چلو۔۔واپسی پہ تمہیں دائم پک کرے گا۔۔میں لیٹ ہو جاؤں گا۔۔"

اپنا حصار کھولتا وہ کیپ سر پر سیٹ کرتا بولا۔۔

افریشم اپنا بیگ سنبھالتی اسکے پیچھے ہو لی۔۔

******

بلیو اور وائٹ چیک شرٹ، ڈارک بلیو پینٹ کے ساتھ بلیک ڈریس شوز پہنے وہ فارمل حلیے میں ایک مکمل پروفیسر کی لوک دے رہا تھا۔۔

آستینوں کو کہنیوں تک فولڈ کئے، بالوں کو جیل سے سیٹ کر رکھا تھا۔۔

آج بطور لیکچرار یونیورسٹی میں اسکا پہلا دن تھا۔۔ لیپ ٹاپ بیگ میں رکھتا اب وہ اپنے فون کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔

"سر دائم حدید راؤ سپیکنگ۔۔"

فون کان سے لگائے وہ شرارتی لہجے میں اتراتا ہوا بولا تھا۔۔

دوسری جانب اسکی آواز سنتی میرال کی خوبصورت ہنسی سپیکر میں گونجی تھی۔۔

"تو۔۔ سر دائم حدید راؤ کیسا محسوس کر رہے ہیں آپ۔۔"

میرال نے مسکراہٹ دباتے مہذب انداز اپنایا تھا۔۔

"کافی میچور ٹائپ فیلنگز آرہی ہیں۔۔"

دائم نے مسکراتے اپنے احساسات بتائے تھے۔۔

"میں تمہارے لئے خوش ہوں دائم۔۔ یہ سب تم ڈیزرو کرتے ہو۔۔"

اسکی بات پہ وہ دلکشی سے مسکرایا تھا۔

"میں چاہتا ہوں تم ہمیشہ خوش رہو۔۔"

وہ پیار سے بولا تھا۔۔

"اب تمہیں جانا چاہیے، ویری بیسٹ آف لک۔۔"

"تھینک یو جی تھینک یو۔۔"

مسکراتے ہوئے بولتا وہ باہر کی جانب چل دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

ناشتے کے ٹیبل پر وہ سب براجمان ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔۔

نیند سے جاگا گپلو ساہادی اپنی ماں کی گود میں بیٹھا سب کو ٹکر ٹکر دیکھ رہا تھا۔۔

"دائم،افریشم بیٹا آپ دونوں کو گڈ لک۔۔گو یور بیسٹ۔۔"

حدید راؤ نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ان دونوں کو دیکھتے مسکرا کر بولے تھے۔۔جس کے جواب میں وہ

دونوں مسکرائے تھے۔۔اپنی کیپ سنبھالتے وہ سب کو خدا حافظ کرتے باہر کی جانب بڑھ گئے،عائشہ نے بھی انکی تقلید کی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کوئی بے حد سنجیدہ بننے کی تگ ودو میں مصروف ہے۔۔"

ٹی پاٹ سے چائے کپ میں انڈیلتا شہریار شرارتی لہجہ اپنائے بولا تھا۔۔اسکی بات کا مطلب سب جان چکے تھے جسکا اشارہ خاموشی سے ناشتہ کرتے دائم کی جانب تھا۔۔

"پروفیسر کو کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔۔"

فارک منہ میں رکھتا وہ سنجیدگی سے بولا تھا۔۔

"اوئے چل ایڈا توSergio Marquina۔۔"

شہریار کی بات سنتے دائم سمیت سب ہنس دیے۔۔دائم اور سنجیدہ؟نا ممکن۔۔

"افریشم ایسے ہی منہ لٹکا کر رکھنا کیا پتاانویجیلیٹر کو تم پر ترس آ ہی جائے۔۔"

شہریار کی رگِ ظرافت افریشم کا اترا منہ دیکھ کر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پھر سے پھڑکی تھی۔۔اسکی بات پر افریشم سمیت سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

"میری بیوی کو تنگ مت کرو یار،ورنہ اس نے گنگا جمنا بہا دینی ہے یہاں۔۔"

مصنوئی سنجیدگی سے کہتا وہ آخر میں شرارتی ہوا تھا۔۔افریشم نے منہ بناتے اسکی جانب

دیکھا جو اسے دیکھتا خوبصورتی سے مسکرایا تھا۔۔

"جانی ٹینشن فری ہو کر پیپر دو، ہم نے کون سا تمہیں ارتضیٰ کے ماتحت بھرتی کرانا ہے۔۔"

امل، ہادی کو بریڈ کا پیس کھلاتے شرارتی لہجے میں بولی تھی۔۔اسکی بات سنتے سب ہنس دیے۔۔ناشتہ مکمل کرتے وہ تینوں آگے پیچھے اٹھتے اپنی منزل کی جانب چل پڑے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

وقت اپنی سی رفتار کے ساتھ گزر رہا تھا۔۔افریشم کے پیپرز اپنے آخری مراحل میں داخل ہو چکے تھے،

گزشتہ پیپرز کو لے کر وہ جتنا پریشان ہوئی تھی وہ سب اس کی سوچ سے بھی زیادہ اچھے ہو گئے تھے۔۔ارتضیٰ پھر سے نت نئے کیسیز میں مصروف تھا۔۔افریشم کو ڈراپ کرنے کی ذمے داری اس نے لے رکھی تھی جبکہ واپسی پہ دائم اسکو پک کرتا تھا۔۔

عائشہ اور امل کے ساتھ افریشم کا وقت خوبصورتی سے گزر رہا تھا۔۔اس بار امل لمبی چھٹی پر آئی تھی اور شہریار اسکے اور ہادی کے بغیر جائے یہ ممکن ہی نہ تھا۔۔اپنا سارا بزنس کچھ دیر کیلیئے وہ اپنے لیپ ٹاپ میں لے آیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کل اسکا آخری پیپر تھا اور اسکے بعد وہ آزاد تھی پورے ایک ماہ کیلیئے،ہزارہ جانے کا نوٹس وہ پہلے سے ہی جاری کر چکی تھی۔۔جس پر ارتضیٰ کی ابھی نیم رضامندی بھی شامل نہ ہوئی تھی۔۔بھئی اب بیوی کے بغیر کہاں جی لگتا تھا۔۔

تھکا تھکا سا وہ رات گئے اپنے کمرے میں داخل ہوا جو خالی پڑا اسکا منہ چڑھا رہا تھا۔۔توقع

کے عین مطابق افریشم کمرے سے ملحقہ اسٹڈی میں کتابوں میں سر

دیے بیٹھی تھی۔۔

ایک نظر کھلے دروازے سے اسکو دیکھتا وہ فریش ہونے کی غرض سے واش روم کی

جانب بڑھ گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس وہ اسٹڈی میں داخل ہوا۔۔افریشم نے اسکے آنے کا بھی نوٹس

نہ لیا تھا۔۔

اسکے بلکل قریب پہنچنے پر افریشم نے چونک کر سر اٹھایا، سامنے وہ جیبوں میں ہاتھ

ڈالے ہلکی سی مسکراہٹ لئے اسے دیکھ رہا تھا۔۔

ارتضیٰ کو دیکھتے افریشم کا چہرہ پل میں کھلا تھا۔۔

ارتضیٰ نے اسکی جانب ہاتھ بڑھایا، جسے دیکھتے افریشم نے نا سمجھی سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ

میں دے دیا۔۔آہستہ سے اسے کرسی سے کھڑا کرتا وہ خود کرسی پر براجمان ہوتے اسے

اپنی گود میں بٹھاتا اسکے گرد حصار باندھ چکا تھا۔۔افریشم کے گال سیکنڈ میں گلال ہوئے تھے۔۔شرمگیں مسکراہٹ لئے وہ سر جھکا گئی۔۔

"صبح لاہور روانہ ہونا ہے۔۔"

اسکی جانب دیکھتا وہ آہستہ آواز میں بولا تھا۔۔

لاہور کے نام پر افریشم نے نا سمجھی سے اسے دیکھا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا۔۔

"خیریت۔۔"

"کیس کی سماعت ہائی کورٹ لاہور میں ہوگی۔۔"

اسکی بات سنتی افریشم مطمئن نظر آئی تھی۔۔

"کتنے دن لگیں گے۔۔"

"کل اور پرسوں۔۔"

"انشاءاللہ سب اچھا ہو گا۔۔"

ارتضیٰ کے چہرے پر ہاتھ رکھتی وہ مسکرا کر بولی تھی۔۔

اسکا ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹاتے ارتضیٰ نے لبوں سے لگایا تھا۔۔افریشم اسکی حرکت پر جھینپ سی گئی۔۔

"ارتضیٰ۔۔کل آخری پیپر ہے۔۔ابھی بہت کام باقی۔۔"

منہ بناتے اس نے پھر سے اپنا رونا رو دیا تھا۔۔ارتضیٰ اسکی بات سنتے مسکرا دیا۔۔

"ویسے شادی سے پہلے تعلیم پوری کرنے کا آئیڈیا بہتر تھا۔۔"

مصنوعی ناراضگی سے وہ بولا۔۔

"آپ کو ہی جلدی تھی۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com

وہ کیوں بھول جاتا تھا کہ اس میں بھی اسی کا قصور تھا۔۔بیویوں سے بھی کوئی آگے نکلا ہے بھلا۔۔

"کتنا وقت ہے اور۔۔"

اسے دیکھتا وہ گھمبیر لہجے میں بولا تھا۔۔

"ممم۔۔صرف آدھا گھنٹہ اور۔۔"

ہلکہ سا سر اسکے سر سے ٹکراتی، اسکا حصار کھول کر کھڑی ہوتی، وہ مسکرا کر بولی۔۔

ارتضیٰ کرسی سے اٹھتا کمرے کی جانب بڑھ گیا۔۔

قریبا پونے گھنٹے کے بعد وہ کتابیں سمیٹتی، اسٹڈی سے نکلتی کمرے میں داخل ہوئی۔۔

بیڈ کے قریب پہنچتے ارتضیٰ کو دیکھا جسکی گہری سانسیں اسکی گہری نیند کا پتا دے رہی تھیں۔۔افریشم کو بیک وقت خود پر غصہ اور اس پر پیار آیا تھا۔۔

صبح کا گیا وہ رات گئے تک آیا تھا، اس پر بھی وہ اپنی مصروفیات لے کر بیٹھی رہی۔۔

اسکے ساتھ خالی جگہ پر لیٹتے افریشم نے نرمی سے اسکے سلکی بکھرے بال ماتھے سے ہٹائے تھے، چہرہ آگے کرتے اسکی بے داغ پیشانی پر بوسہ دیا اور اسکے گرد بازو باندھتی، سر اسکے کشادہ سینے پر رکھتی وہ آنکھیں موند گئی۔۔

****

"مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے ماما، جیسے جانے کتنا بوجھ سر ہو چکا ہو۔۔"

چائے کا کپ تھامتی وہ بڑی سی پر سکون مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی۔۔

عائشہ اور امل اسکی بات سنتے مسکرا دیں۔۔

وہ تینوں اس وقت لان میں پڑی کرسیوں پر براجمان، خوشگوار موسم اور چائے سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔۔

ارتضیٰ اور حدید راؤ صبح ہی لاہور جا چکے تھے جبکہ شہریار اور دائم اپنے چیلے کو لئے

مارکیٹ تک گئے تھے۔۔

"ہزارہ کب تک جاؤ گی۔۔"

امل نے اسے دیکھتے پوچھا تھا۔۔

"ارتضیٰ واپس آجائیں تو کچھ ڈیسائیڈ ہو گا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com

اسکی بات سنتے عائشہ اپنا کپ میز پر رکھتیں آگے کو ہو کر بیٹھی تھیں۔۔

"افریشم میرے بچے۔۔ایک بات کرنی تھی آپ سے۔۔"

انکی بات پر افریشم نے بھی اپنا کپ میز پر رکھتے آگے ہوتے انکا ہاتھ تھاما تھا۔۔

"ماما۔۔آپ کو اجازت کی ضرورت نہیں۔۔پلیز بتائیں کیا بات ہے۔۔"

انکا ہاتھ دباتی وہ پیار سے بولی تھی۔۔

امل خوشگوار سی مسکراہٹ لئے ساس بہو کا پیار ملاحظہ کر رہی تھی۔۔ بات کی نوعیت غالباً وہ پہلے سے جانتی تھی۔۔

"میں اور آپ کے بابا چاہتے ہیں کہ ہزارہ جا کر آپ دائم کے حوالے سے میرال کے لئے افشاں اور عزیر بھائی سے بات کریں، مثبت ریسپونس پر ہم باقاعدہ سب رشتہ لے کر جائیں گے۔۔"

اپنی بات پوری کرتیں اب وہ سوالیہ نظروں سے افریشم کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔

جس کے چہرے پر پہلے حیرانگی اور پھر گہری مسکراہٹ پھیلی تھی۔۔

"میرے لئے یہ بے حد خوشی کی بات ہے کہ آپ نے دائم جیسے خوبصورت دل کے مالک کے لئے میری بہن کو نظروں میں رکھا ہے۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکا ہاتھ دباتی وہ فرط جذبات سے بولی تھی۔۔

"ہم سے پہلے دائم نے خود میرال کو نظروں میں رکھا ہے۔۔"

امل شرارتی لہجہ اپنائے بولی تھی۔۔

"اوہ۔۔تو اس نے آپ کو بتادیا۔۔؟"

آنکھیں واہ کئے افریشم نے پہلے امل اور پھر عائشہ کو

دیکھا تھا۔۔

جس پہ انہوں نے مسکراتے سر ہلا دیا۔۔

******

حدید صاحب کے سامنے ایک گھٹنہ زمین پر ٹکائے، ہاتھ انکے گھٹنوں پر رکھے وہ بیٹھا تھا

جبکہ عائشہ انکے ساتھ بیڈ پر بیٹھی اپنے لاڈلے کو نا سمجھی سے دیکھ رہی تھیں۔۔

آخر اس نے بولنا شروع کیا۔۔

"ڈیڈ۔۔ میری اتنی اچھی جاب ہو گئی ہے۔۔"

آنکھوں میں التجا لئے وہ نرمی سے بولا تھا۔۔

"میں جانتا ہوں دائم۔۔ تمہاری جاب کو کافی دن گزر چکے ہیں۔۔"

نا سمجھی سے اسے دیکھتے وہ سنجیدہ لہجے میں بولے تھے۔۔ عائشہ ہنوز اسکے چہرے پہ کچھ

تلاشنے کی کوشش کر رہی تھیں۔۔۔ یہ اسکی بچپن کی عادت تھی، ایسا وہ تبھی کرتا تھا

جب اسے اپنی کوئی من پسند

چیز چاہیے ہوتی تھی۔۔

"ڈیڈ۔۔میں اپنے سیشن کا واحد سٹوڈنٹ تھا جسکو فائنلز سے پہلے لیکچر شپ کی آفر ہوئی تھی۔۔"

ایک مرتبہ پھر سے وہی انداز اپنایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں یہ بھی جانتا ہوں دائم۔۔تم سیدھی بات پر آجاؤ تو ہم دونوں کا وقت بچ سکتا ہے۔۔"

ہنوز سنجیدہ لہجہ۔۔دائم تھوک نگلتا تھوڑا اور آگے سرکا تھا۔۔

"..You did'nt gift me anything"

"اچھا بولو کیا چاہیے۔۔"

اب کی بار تھوڑی نرمی اپناتے وہ بولے تھے۔۔

"میرال۔۔۔۔"

ایک لفظی جواب برجستہ آیا تھا۔۔

اسکی خواہش سنتے عائشہ اور حدید صاحب دونوں کی آنکھیں کھلی تھیں۔۔

"میرال عزیر۔۔؟"

حدید صاحب نے وضاحت چاہی تھی۔۔

انکی بات پر دائم نے سر ہلا دیا۔۔

"ایک بیٹی دے چکے ہیں وہ۔۔"

"دوسری بھی دے دیں گے ڈیڈ وہ آپ کے بیسٹ فرینڈ ہیں۔۔"

انکی بات کاٹتا وہ فورا بولا تھا۔۔

التجائی نظریں اب کی بار عائشہ کی جانب کی تھیں۔۔

اسکے دیکھنے پر وہ بے ساختہ مسکراتیں سر اثبات میں ہلا گئیں۔۔دائم کا چہرہ پل میں کھلا تھا۔۔

"کوشش کریں گے ہم، باقی ان کی مرضی۔۔"

عائشہ اسکے بال بکھراتیں بولیں۔۔۔

"ڈیڈ۔۔؟"

انکی جانب دیکھتا وہ سوالیہ انداز میں بولا تھا۔۔

"Will try our best"

اسکو جواب دیتے وہ ہلکا سا مسکرائے تھے۔۔

چہرے پہ بڑی سی مسکراہٹ لئے کھڑے ہوتے، اس نے دونوں بازو وا کئے، ان دونوں کو اپنے حصار میں لیا تھا۔۔

****

"ناظرین آپ کو بتاتے چلیں کہ دو ماہ پہلے اسلام آباد سے گرفتار ہونے والے گروہ کا آج لاہور ہائی کورٹ میں فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔۔یہ وہی گروہ تھا جو معصوم بچیوں کو ورغلا کر انہیں اغواہ کرتے اور انکا سودا کر کے ملک سے باہر سمگل کرتے تھے۔۔اس مشن کو ایس-پی ارتضیٰ لیڈ کر رہے تھے۔۔ایس-پی ارتضیٰ اور انکی ٹیم بہت ہوشیاری اور بہادری سے ان معاشرے کے چھپے ناسوروں کو منظرِ عام پر لائے تھے۔۔لاہور ہائی کورٹ کے مطابق اس گروہ کے لیڈر سیٹھ اکبر اور دلنشین اور انکے ساتھ ملوث تمام ملزمان کو عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے۔۔ناظرین تھوڑی دیر میں ملزمان کو عدالت سے سینٹرل جیل کی طرف لایا جائے گا،مزید اپ ڈیٹس کے لئے ہمارے ساتھ رہیے۔۔"

لاؤنج میں بیٹھے وہ سب سکرین پر نظریں جمائے غور سے رپورٹر کو سن رہے تھے، کورٹ کا فیصلہ سنتے انکے چہروں پر اطمینان بھری مسکراہٹ آئی تھی۔۔اب جا کر ارتضیٰ اور روہان کامیاب ہو چکے تھے۔۔

سیٹھ اکبر کے کالے دھندے کا سنتے اسکی بیوی نے خود روہان سے رابطہ کرتے اسکی

لوکیشن بتائی تھی جو شہر سے دور بنے سیٹھ اکبر کے دوست کے فارم ہاؤس کی تھی۔۔

آج محض وہ کامیاب نہیں ہوئے تھے، آج افریشم بھی کامیاب ہوئی تھی۔۔جو خطرہ اس نے مول لیا تھا، وہ رائیگاں نہیں گیا تھا۔۔

ایک سکون کا سانس کھینچتی وہ ارتضیٰ کی خوشی کا سوچتے مسکرا دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

بیڈ پر ٹانگیں دراز کئے وہ کب سے فون تھامے بیٹھا تھا۔۔آج تیسرا دن تھا، میرال اسکا فون اٹھا رہی تھی

اور نہ اسکے میسجز کا جواب دے رہی تھی۔۔

ایسا پہلے کبھی نہ ہوا تھا، مصروفیت کے باوجود وہ اسے مطلع کر دیا کرتی تھی۔۔آج تیسرا دن تھا اور دائم کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہر چیز روٹھ گئی ہو۔۔۔بے سکونی سی بے سکونی تھی۔۔

افریشم سے باتوں باتوں میں وہ اسکے بارے میں پوچھ چکا تھا مگر اسکے جواب سے اسے تشویش کے ساتھ ساتھ تھوڑا غصہ بھی آیا تھا، افریشم سے میرال کی روز بات ہوتی تھی۔۔پھر اس سے گریز کی کیا وجہ تھی۔۔؟

ایک آخری کوشش کرنے پر بھی ہنوز کوئی جواب نہ ملا تھا۔۔سر جھٹکتا وہ لیپ ٹاپ گود میں رکھتا کل کے لئے لیکچر تیار کرنے میں مصروف ہو گیا۔۔

****

گاڑی پارک کرتا وہ لاؤنج سے ہوتا سیڑھیوں کی جانب

بڑھا، کمرے میں داخل ہوتے اسے اپنے سامنے زمین پر بچھی جائے نماز پر بیٹھی اپنی متاعِ جان نظر آئی تھی۔۔اسکی پشت کی جانب کھڑا وہ ہلکا سا مسکرا دیا۔۔دبے پاؤں چلتا وہ اسکی جانب بڑھا۔۔

ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھائے وہ پورے انہماک سے اپنے رب سے گفتگو میں محو تھی۔۔بنا آواز پیدا کئے وہ سامنے دائیں جانب اسکے بلکل قریب بیٹھ گیا۔۔سفید ڈوپٹہ اپنے چہرے کے گرد لپیٹے وہ اسے بے حد پیاری لگی تھی۔۔

وہ خوبصورت تھی، ریشم سی نازک۔۔مگر وہ خوبصورتی پر مر مٹنے والا نہیں تھا۔۔وہ مضبوط کردار اور عصاب کا مالک تھا۔۔مگر یہاں وہ شکست کھا گیا تھا۔۔ٹھیک کہتے ہیں

نکاح کا بندھن اس قدر پاکیزہ اور مضبوط ہوتا ہے کہ دو انجان لوگوں کو یکجان کر دیتا ہے۔۔

اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتی افریشم اسے دیکھ کر مسکرائی تھی جو یک ٹک اسکے چہرے کو اپنی نظروں میں رکھے ہوئے تھا۔۔ چہرہ تھوڑا سا آگے کو کرتی اس نے ارتضیٰ کے وجیہہ چہرے پر ہلکی سی پھونک ماری جس سے اسکا ارتکاز ٹوٹا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔؟"

اسکی جانب دیکھتی وہ مسکرائی تھی۔۔

"تم خدا کی طرف سے میرے لئے ایک خوبصورت نعمت ہو افریشم۔۔ جو کہتے ہیں ناں مرد کی کامیابی کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے، بلکل ٹھیک کہتے ہیں۔۔ مگر تم

میری کامیابی کے پیچھے نہیں بلکہ میری کامیابی ہی تم ہو۔۔

فرطِ جذبات سے اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ بولا تھا۔

"ارتضیٰ۔۔؟"

افریشم نے ہلکی سی نم آواز میں اسے پکارا تھا۔۔

"شکریہ افریشم۔۔"

اسکے دونوں ہاتھوں کو ارتضیٰ نے اپنے لبوں سے لگایا تھا۔۔

"تم ایک مضبوط اور بہادر لڑکی ہو۔۔مجھے تم پر فخر ہے۔۔مجھے خود پر فخر ہے کہ تم میری بیوی ہو۔۔"

افریشم کے دونوں ہاتھوں کو تھامے وہ پیار سے گویا ہوا۔۔

افریشم کی آنکھیں جگمگائی تھیں۔۔

"میں ہمیشہ آپکے ساتھ ہوں ارتضٰی۔۔"

ایک ہاتھ اسکے ہاتھوں سے نکالتے اسکے چہرے پر رکھتی وہ بھرائی آواز میں بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارتضٰی نے مسکرا کر سر ہلاتے وہیں بیٹھے بیٹھے اسے اپنے سینے میں بھینچ لیا۔۔

عورت کو کبھی فار گرانٹڈ نہ لیجئے گا۔۔بظاہر کمزور دکھنے والی وہ اندر سے چٹان کی مانند ہوتی ہے۔۔بات اپنے وقار اور خود سے جڑے رشتوں پر آجائے تو وہ فولاد کو بھی مات

دے دیتی ہے۔۔کہتے ہیں ناں صنفِ نازک تو صرف تخلص ہے اصل میں ریشم میں لپٹا فولاد ہے عورت۔۔

****

"کیا جانا ضروری ہے۔۔"

گیلے بال تولیے سے رگڑتا، شیشے میں اسکا عکس دیکھتا وہ بولا تھا۔۔

"ڈیڑھ ماہ ہو گئے ہیں ارتضیٰ میں شادی کے بعد ایک مرتبہ بھی ہزارہ نہیں گئی۔۔"

کمفرٹر کو طے لگاتے اس نے منہ بنایا تھا۔۔

"میں اسلئے کہہ رہا ہوں کہ ابھی میں فری نہیں ہوں۔۔آئی ہیو میٹنگز اینڈ مینی تھنگز ٹو ڈو۔۔"

افریشم اسکی بات سنتی اداس ہوئی تھی۔۔

"اداس مت ہو۔۔امل اور شہریار تمہیں چھوڑنے جائیں گے۔۔فری ہوتے ہی میں تمہیں لینے آؤں گا۔۔ڈن۔۔؟"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ڈن۔۔۔"

چہرہ پل میں کھلا تھا۔۔اب ارتضیٰ کیا جانے میکے جانے کی خوشی۔۔

حسب عادت تولیہ صوفے پر پھنکتا وہ چینج کی غرض سے ڈریسنگ کی طرف بڑھا۔۔

"ارتضیٰ۔۔یہ گندی عادت کب جائے گی۔۔"

تولیہ صوفے سے اٹھاتی وہ نرم سی سنجیدہ آواز میں بولی تھی۔۔

ڈریسنگ کی طرف بڑھتے ارتضیٰ نے رک کر اسکی جانب دیکھا۔۔

"اتنے پیار سے کہو گی تو شائد کبھی نہیں۔۔"

شوخ لہجہ تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اب آپکی پسٹل کنپٹی پر رکھ کر بولوں گی۔۔"

اسکی بات پر ارتضیٰ کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔

"تم کچھ بھی کر سکتی ہو۔۔"

پیاری سی مسکراہٹ اسکی طرف اچھالتا وہ ڈریسنگ روم میں بند ہو گیا۔۔

ارتضیٰ کی گھڑی اور والٹ ڈریسنگ پر رکھتی افریشم اسکی بات پہ ہلکا سا مسکرا دی۔۔

****

"میرال۔۔ جانی کیا بات ہے۔؟ ایسے کیوں رو رہی ہو۔۔ مجھے ٹینشن ہو رہی ہے۔۔"

افریشم اپنے گلے لگی زار و قطار روتی میرال کا سر تھپتھپاتے پریشانی سے بولی۔۔

وہ آج ہی امل اور شہریار کے ساتھ ہزارہ پہنچی تھی۔۔ افریشم کو چھوڑنے کے کچھ دیر بعد وہ واپسی کے لئے نکل گئے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com

"میرو۔۔میری پیاری جان۔۔آپی کو بتاؤ کیا بات ہے کیوں رو رہی ہو۔۔؟"

"کک۔۔کچھ نہیں۔۔بس آپ کی بہت یاد آرہی تھی۔۔"

افریشم سے الگ ہوتے وہ آنسو پونچھتی بولی۔۔

"پکا۔۔بس یہی بات ہے ناں۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکے چہرے کو تکتی وہ کچھ کھوجنے کی کوشش کر

رہی تھی۔۔

افریشم کی بات پر میرال نے سر ہلا دیا۔۔

****

فون کان سے لگائے، گرم شال اپنے گرد لپیٹے وہ لان میں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی چل رہی تھی۔۔

چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی جو غالباً دوسری جانب موجود انسان کی وجہ سے تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ماما، بابا سے بات کی۔۔"

دوسری طرف موجود ارتضیٰ نے پوچھا۔۔

"آج ہی تو آئی ہوں ارتضیٰ۔۔ کل تک کروں گی۔۔"

"ہاں بھئی جلدی کرو۔۔یہ دائم پچاسویں دفعہ مجھ سے پوچھ چکا ہے۔۔"

"دائم سے کہیں صبر رکھے۔۔"

ارتضیٰ کی بات پر افریشم ہنستے ہوئے بولی۔۔

"افریشم۔۔؟"

گھمبیر لہجے میں آواز آئی تھی۔۔

"افریشم کی کائنات۔۔؟"

"..Come soon"

گہری سانس لیتا وہ بولا تھا۔۔

"جلدی آ جاؤں گی۔۔"

"بہلا رہی ہو۔۔"

"اونہہ۔۔سچ کہہ رہی ہوں۔۔"

"تو مطلب۔۔ تمہیں میری یاد آ رہی ہے۔۔"

"ہاں۔۔مجھے آپکی یاد آ رہی ہے۔۔"

جو سچ تھا اسکا اعتراف کرنے میں کیسی مشکل۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ جانتی تھی اسکی بات پہ ارتضٰی کے لبوں پر ایک گہری اور خوبصورت مسکراہٹ آئی ہو گی۔۔اور وہ ٹھیک تھی۔۔

"میں جاؤں۔۔؟"

"اگر کہوں نہیں۔۔"

"تو نہیں جاؤں گی۔۔جب تک بولیں گے ہزارہ کی اس ٹھنڈ میں آپکی خاطر کھڑی رہوں گی۔۔"

"پاگل لڑکی تم۔۔تم اس وقت سے باہر لان میں ہو۔۔اتنی ٹھنڈ میں۔۔میں فون رکھ رہا ہوں تم اندر جاؤ فوراً۔۔"

آواز سے پریشانی اور بے چینی عیاں تھیں۔۔

افریشم اسکی فکر پر مسکرا دی۔۔

"میں ٹھیک ہوں ارتضٰی۔۔"

"ابھی ٹھیک ہو مگر صبح تک تمہاری ٹشو کے ڈبوں سے خاصی دوستی ہو جائے گی۔۔"

اسکی جلدی ٹھنڈ پکڑ لینے والی عادت پر چوٹ کی

تھی۔۔

"اب اس میں میرا کیا قصور۔۔"

مسکراتے ہوئے افریشم نے مصنوعی منہ بنایا تھا۔۔

"خیال بھی ضروری ہے۔۔میں نہیں چاہتا تم بیمار پڑو۔۔اب جبکہ میں تمہارے پاس بھی نہیں ہوں۔۔"

"شائد اسی بہانے آپ آجائیں۔۔"

"تمہاری خاطر میں اسی وقت آسکتا ہوں۔۔ضروری نہیں تمہاری بیماری پر ہی آؤں۔۔"

اب کہ لہجہ تھوڑا خفگی لئے تھا۔۔

وہ آنکھیں موندے خوبصورتی سے مسکرادی۔۔

I love you Irtaza..I love you beyond "

"..anything

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنے واضح الفاظ اس نے پہلی دفعہ استعمال کئے تھے۔۔

"بہت سوچ سمجھ کر فون پر ایسی بات بول رہی ہو۔۔"

ارتضٰی کی بات سمجھتے اسکا دھیما سا قہقہ بلند ہوا

تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"چلیں نیکسٹ ٹائم، آمنے سامنے بولوں گی۔۔"

"پرامس۔۔؟"

"پکا پرامس۔۔"

"ہمم۔۔اب تم اندر جاؤ۔۔میں نہیں چاہتا ہزارہ کی ٹھنڈ میری نازک سی بیوی کو اپنی لپیٹ میں لے لے۔۔"

شوخ لہجے میں بولتا وہ افریشم کو ہنسنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

"خدا حافظ ارتضیٰ۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنا خیال رکھنا۔۔خدا حافظ۔۔"

فون کان سے الگ کرتی وہ اندر کی جانب چل دی۔۔

دوسری جانب اسکے اظہار کے بارے میں سوچتا وہ مسکراتا سیدھا ہوا ہی تھا جب ایک مرتبہ پھر سے دائم آدھمکا۔۔

"دائم۔۔ تم آج میرے کمرے میں ہی سو جاؤ۔۔ بار بار چکر لگانے سے ٹانگیں شل ہو سکتی ہیں۔۔"

سنجیدہ لہجے میں بولتے ارتضیٰ نے اسے شرمندہ کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ ناکام کوشش۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یار بھائی۔۔ نیند نہیں آنی۔۔ آپ بتائیں بھابھی کیا کہہ رہی تھیں۔۔"

اسکے پاس بیٹھتا وہ بے چینی سے بولا۔۔

"اس کا کہنا ہے کہ وہ آج ہی آئی ہے۔۔ کل بات کرے گی۔۔"

"مطلب۔۔کل تک کا انتظار اب۔۔"

ٹھنڈی آہ بھری تھی۔۔

"اتنے اتاولے مت ہو دائم۔۔جاؤ جا کر سکون سے سو جاؤ۔۔ صبح تمہاری یونیورسٹی بھی ہے۔۔"

اسکی بات پر دائم سر ہلاتا باہر کی جانب بڑھ گیا۔۔ جبکہ ارتضیٰ اسکی حالت پر سر نفی میں ہلاتا مسکرا دیا۔۔

****

کمرے میں داخل ہوتے اندھیرے نے اسکا استقبال کیا تھا۔۔ حیرت سے وہ آنکھیں پھاڑے اندھیرے میں میرال کی موجودگی کو یقینی بنا رہی تھی۔۔ موبائل کی فلیش لائٹ سے سوئچ بورڈ تک پہنچتے اس نے کمرے کی لائٹ آن کی۔۔

بیڈ پر کمفرٹر میں میرال دبکی پڑی سو رہی تھی۔۔ افریشم کو حیرت ہوئی تھی۔۔ کہاں وہ روز آنے کے لئے اسکا سر کھاتی تھی اور اب اسکا انتظار کئے بنا ہی سو گئی تھی۔۔

وہ جب سے آئی تھی ایک بات محسوس کر رہی تھی۔۔ میرال چپ چپ سی تھی، اپنی عادت کے قطعی بر عکس۔۔ کوئی تو بات تھی جو وہ نہیں جانتی تھی۔۔

پر سوچ نظروں سے وہ اسے کچھ دیر بے سود پڑا دیکھتی رہی، پھر سر جھٹکتی، لائٹ دوبارہ سے بجھاتی وہ بیڈ پہ اسکے ساتھ خالی جگہ پر دراز ہو گئی۔۔

****

ہر طرف شام کے سائے گہرے ہو رہے تھے۔۔قدرے سنسان سڑک پر دائیں جانب کھڑی بند گاڑی میں وہ موبائل کان سے لگائے ساکت بیٹھا تھا۔۔

ضبط کی شدت سے لال انگارہ آنکھوں میں نمی واضح تھی۔۔یوں معلوم ہو رہا تھا، کسی بھی وقت آنسو چھلک کر اسکے رخساروں پر بہہ نکلیں گے۔۔ایک ہاتھ سے موبائل پکڑ رکھا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ گود میں یوں پڑا تھا جیسے کوئی بے جان عضو ہو۔۔

اسپیکر سے کسی کی سسکیاں سنائی دے رہی تھیں جو اسے مزید تکلیف میں مبتلا کر رہی تھیں۔۔آنکھیں زور سے میچ کر کھولی تھیں، جس سے آنکھوں کی نمی مزید پلکوں کی باڑ تک پہنچی تھی۔۔

"میرال۔۔"

گلے میں آنسوؤں کا گولہ اٹکنے کے باعث آواز رندھی سی تھی۔۔

"مم۔مجھے۔۔مجھے معاف کردو دائم۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|...

شدت سے روتے وہ آنسوؤں کے درمیان بولی۔۔

"مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔"

بے تاثر آواز میں وہ بولا تھا۔۔

"مجھے ڈر لگتا تھا۔۔مم۔۔میں تمہارا سامنا کیسے کرتی۔۔"

ہنوز روتے ہوئے وہ بولی تھی۔۔

لمبی سانس کھینچتے اس نے خود کو اس ٹرانس سے باہر نکالنے کی کوشش کی تھی۔۔

"رومت۔۔اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔۔"

"مم۔۔میں کچھ نہیں کر سکی دائم۔۔میں تمہارے لئے کچھ نہیں کر سکی۔۔میں اپنے لئے کچھ نہیں کر سکی۔۔"

اب کہ وہ مزید زور سے روئی تھی۔۔دائم کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔وہ رو کر خود کو تکلیف دے رہی تھی۔۔

وہ خود کو بلاوجہ کوس رہی تھی۔۔

"میں تم سے کہتا تھا میرال کہ میں تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔میں اب بھی یہی چاہتا ہوں تم بس خوش رہو۔۔جہاں بھی۔۔جس کے ساتھ بھی۔۔"

نم زدہ آواز میں بولتا وہ آخر میں مدھم پڑا تھا۔۔اپنی بات مکمل کرتے اس نے میرال کے کچھ کہنے سے پہلے فون کاٹ دیا۔۔

کال بند کرتا وہ ضبط ہار گیا تھا۔۔فون پہ سر ٹکائے وہ ہچکیوں سے رو دیا تھا۔۔وہ جو روتے ہوئے کا ہنساتا تھا آج خود زار و قطار رو رہا تھا۔۔آنسو بھل بھل بہتے فون کی سکرین کو گیلا کر رہے تھے۔۔خوبصورت سا چہرہ رونے کی شدت سے سرخ پڑا تھا۔۔چاکلیٹی بال ماتھے پر بکھرے گویا اسکے ساتھ ماتم کناں تھے۔۔

محبت اس قدر تکلیف دہ امر ہے،یہ دائم حدید نہ جانتا تھا۔۔وہ تو خوش تھا۔۔من موجی سا۔۔اسکو بھلا کیا معلوم کہ حالات اس قدر ظالم بھی ہوں گے۔۔

فون ڈیش بورڈ پر پھینکتا وہ سیدھا ہوا۔۔آنسوؤں سے بھرا ستا،لال چہرہ دیکھتے کوئی بھی

اسکی بے بسی کا اندازہ لگا سکتا تھا۔۔ہاتھ آنکھوں پہ رکھتے اس نے

مزید آنسوؤں کو نکلنے سے روکنے کی کوشش کی۔۔پھر انہی ہاتھوں کو چہرے پر پھیرتے آنسوؤں سے گیلا چہرہ صاف کیا تھا۔۔دل درد سے پھٹ رہا تھا۔۔ مگر مزید آنسوؤں پہ وہ زبردستی بند باندھ چکا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

"عم۔عمیر بھائی؟؟۔۔بابا عمیر بھائی تو۔۔وہ تو میرا ل سے بڑے ہیں بابا۔۔"

بے حد حیرانگی کے باعث اسکا لہجہ لڑکھڑایا تھا۔۔

اسکی بات پہ عزیر صاحب نے سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

"عمروں کے تضاد سے فرق نہیں پڑتا۔۔اور میں تمہاری پھپھو سفینہ کو زبان دے چکا ہوں۔۔"

انکی بات پر افریشم نے آنکھیں پھیلائے حیرت سے اپنی ماں کی جانب دیکھا جو بے تاثر سی اسی کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ تو دائم کی وکیل بن کر آئی تھی مگر اب اس پر نئے انکشاف ہو رہے تھے جو خوش آئندہ تو بلکل نہیں تھے۔۔

"بابا۔۔دائم بہت اچھا لڑکا ہے۔۔میرال کے ساتھ بلکل مناسب میچ بناتا ہے

بابا۔۔آپ ایک مرتبہ میری بات پر غور تو کریں۔۔"

انکا بازو پکڑے وہ بے بسی سے بولی تھی۔۔

"بلاشبہ دائم بہت اچھا لڑکا ہے۔۔ مگر عمیر میں بھی کوئی کمی نہیں ہے۔۔ تمہاری پھپھو تمہیں سوچے بیٹھی تھی مگر خدا کو کچھ اور منظور تھا۔۔ تمہاری شادی پر نہ آنے کی وجہ بھی یہی تھی۔۔اب انہوں نے میرال کے واسطے پوچھا، تو میں انکار نہیں کر سکا۔۔میری ایک ہی بہن ہے میں اس سے ناراضگی مول نہیں لے سکتا۔۔"

سنجیدہ لہجے میں بولتے وہ افریشم کو مزید حیران کر چکے تھے۔۔

"مگر بابا۔۔میرال خوش نہیں ہے۔۔"

ایک آخری کوشش۔۔

"وقت کے ساتھ ٹھیک ہو جائے گی۔۔ عمیر ایک میچور اور ذمہ دار لڑکا ہے۔۔ میرال

خوش رہے گی اسکے ساتھ۔۔"

سنجیدگی سے اپنا فیصلہ سناتے وہ کسی کی جانب بھی دیکھے بغیر کمرے سے باہر نکل گئے۔۔

انکے جاتے ہی افریشم نے افشاں کی جانب دیکھا۔۔

"ماما۔۔ کیا ہے یہ سب۔۔ بابا کیوں کر رہیں ہیں ایسا۔۔ عمیر بھائی تو ہمارے بھائی تھے، اب یہ رشتہ کہاں سے آ گیا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

حیرت کی زیادتی سے وہ افشاں کی آنکھوں میں دیکھتی بولی تھی۔۔

"تمہارے بابا کا فیصلہ ہے یہ افریشم۔۔ وہ اپنی بہن کو ناراض کر کے ان سے تعلق نہیں توڑنا چاہتے۔۔ ایک بہن کے علاوہ انکا ہے ہی کون۔۔ اور اس میں کوئی برائی بھی نہیں ہے عمیر اچھا لڑکا ہے۔۔"

"لیکن میرال کی مرضی کے تو بغیر ہیں ناں ماما۔۔"

اب کے اسکی آواز تھوڑی اونچی ہوئی تھی۔۔

"میرال کا فیصلہ تو ہم نے ہی کرنا تھا ناں۔۔"

"کبھی کبھی والدین کے غیر منصفانہ فیصلے اولاد سے انکی خوشیاں چھین لیتے ہیں ماما۔۔"

بے بسی سے انکو ایک نظر دیکھتی وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

اپنے کمرے میں داخل ہوتے اسے شاپنگ بیگز میں سر گھسائے میرال نظر آئی ۔۔افریشم کو دیکھتے وہ اسکی جانب آئی تھی۔۔اسکا ہاتھ پکڑے میرال اسے بیڈ کی جانب لائی جہاں بیگز پڑے تھے۔۔

ایک بیگ سے پرنٹڈ لائٹ ییلو فراک نکالتی وہ بڑی سی مسکراہٹ لئے اسکی جانب مڑی۔۔

"آپ کے آنے سے پہلے میں مارکیٹ گئی تھی۔۔آپ کے لئے اچھا لگا تو لے آئی۔۔بتائیں اچھا ہے ناں۔۔"

فراک کو الٹتی پلٹتی وہ اسکی جانب دیکھنے سے اجتناب کر رہی تھی،جو یک ٹک اسکی ایک ایک حرکت کو دیکھ رہی تھی۔۔

افریشم کو اسکی مسکراہٹ مصنوئی لگی تھی۔۔جیسے وہ اپنا دھیان مکمل طور پر کہیں اور مبذول کروانا

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چاہتی ہو۔۔

فراک اسکے ہاتھ سے لیتے بیڈ پر رکھتے افریشم نے اسکے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اسکا دھیان مکمل طور پر خود کی جانب مبذول کیا۔۔

"کیوں نہیں بولی کچھ۔۔"

اسکے چہرے پہ ہاتھوں سے دباؤ ڈالتی وہ بولی تھی۔۔

وضاحت کے بغیر میرال اسکی بات اچھے سے سمجھ چکی تھی۔۔

"بابا۔۔ بابا خوش تھے۔۔"

آنکھیں پل میں نم ہوئی تھیں۔۔

"اور اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔ دائم کی خوشی کا کیا جو صرف تمہارے ساتھ جڑی ہے میرال۔۔"

وہ جو ضبط کئے کھڑی تھی دائم کے نام پر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

افریشم کو اسکی حالت پر دکھ ہوا تھا۔۔ وہ یہ سب ڈیزرو نہیں کرتی تھی۔۔

"وہ بب۔ بہت معصوم ہے آپی۔۔ وہ ٹوٹ جائے گا۔۔"

آنسوؤں کے درمیان وہ بولی تھی۔۔

"ششش۔۔چپ۔۔میں ہوں ناں۔۔میں بات کروں گی بابا سے۔۔بس اب رونا نہیں۔۔"

اسے گلے سے لگائے وہ اسکی پشت سہلاتے تسلی دے رہی تھی۔۔

ایک مرتبہ بابا سے وہ اپنی بہن،اپنے بھائی کے لئے ضرور بات کرے گی۔۔دل میں مضبوط تہیہ کیا تھا۔۔

****

چہرہ آسمان کی جانب اٹھائے، آنکھیں موندے، ٹیرس کی ریلنگ پر ہاتھ رکھے وہ ساکت کھڑا تھا۔۔ماضی کی خوبصورت یادیں ذہن میں فلم کی مانند چل رہی تھیں۔۔

اسکی باتوں پر میرال کا میٹھا سا قہقہ گویا اسکے دن بھر کی اُجرت ہوا کرتی تھی۔۔اسکی دن بھر کی روداد وہ یوں سنتی، جیسے کسی چھوٹے بچے کی بات مکمل توجہ سے سن رہی ہو۔۔اس نے کبھی اعتراف نہیں کیا

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تھا مگر وہ جانتا تھا۔۔وہ سب جانتا تھا کہ وہ اسے بے پناہ چاہتی ہے۔۔

آنکھوں کے کونے ہلکے سے بھیگے تھے۔۔آنکھیں زور سے میچتے اس نے نمی کو گویا جذب کرنے کی کوشش کی تھی۔۔

اپنے خیالوں میں غلطاں اسے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا تھا۔۔چہرے کے تاثرات درست کرتے اس نے گردن موڑے پیچھے دیکھا، جہاں وہ تینوں ٹیرس کے دروازے پر کھڑے اسی کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔

یونیورسٹی سے لیٹ واپس آتے ہی وہ اپنے کمرے میں بند ہو چکا تھا۔۔ڈائننگ پر انتظار کے باوجود وہ نہیں آیا تھا۔۔افریشم کے ذریعے انہیں وہاں کے حالات کا پتا چل چکا تھا۔۔حدید صاحب اور عائشہ اپنے احباب کے ہاں گئے تھے، تبھی صورتحال سے بے خبر تھے۔۔

"اوئے مجنو! ابھی سے کمرہ نشین ہو گئے۔۔ابھی تو عشق کے امتحان اور بھی ہیں۔۔"

شہریار اسکے کندھوں پر بازو پھیلاتا خوشگوار لہجے میں بولا تھا۔۔مقصد صرف اسکا موڈ بحال کرنا تھا۔۔دائم اسکی بات پر مبہم سا مسکرا دیا۔۔

نظر اٹھائے اس نے امل اور ارتضیٰ کی جانب دیکھا جو سنجیدگی سے اسی کو دیکھ رہے تھے۔۔

"میں ٹھیک ہوں گائز۔۔پلیز پریشان نہ ہوں آپ لوگ۔۔"

ہلکا سا مسکراتے وہ ان کی جانب دیکھتا انکو اپنے حوالے سے تسلی دے رہا تھا۔۔

"دائم۔۔مایوس نہیں ہونا۔۔انشاءاللہ سب اچھا ہوگا۔۔ہم تمہارے ساتھ ہیں۔۔"

ارتضیٰ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا پیار سے بولا تھا۔۔

دائم اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا سر ہلاتا مسکرا دیا۔۔

"اور پھر ہم نے اپنی سُپر لیڈی بھی تو بھیجی ہے وہاں۔۔"

امل ارتضیٰ کو آنکھ دباتے شرارتی لہجے میں بولی۔۔

ارتضیٰ نے ایک لمبی آہ بھری تھی۔۔کس کی یاد دلادی ظالم۔۔

"بلکل بھئی۔۔ٹینشن نہیں لینی۔۔کہو تو لڑکی بھگا لائیں گے۔۔"

شہریار اور اسکے نادر خیالات۔۔

اسکی بات پر امل نے شہریار کو مصنوئی گھوری ڈالی تھی۔۔دائم کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔۔اسکو مسکراتا دیکھ وہ تینوں مسکرا دیے۔۔بلا خر وہ اسے ریلیکس کرنے میں کامیاب ہو چکے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

دبے پاؤں چلتی وہ اسٹڈی کے دروازے کے سامنے آتی رک گئی تھی۔۔منہ پہ ہاتھ پھیرتے خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کی تھی۔۔ہلکی سی دستک دیتی وہ اسٹڈی میں داخل ہو گئی۔۔

عزیر صاحب کرسی پر براجمان، نظر کا چشمہ لگائے کسی کتاب کی نظر گردانی میں

مصروف تھے۔۔دستک پر سر اٹھائے افریشم کو دیکھتے نظریں دوبارہ کتاب کی جانب پھیر دیں۔۔

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر انکے نزدیک پہنچتی، عین انکے سامنے زمین پر بیٹھتی وہ ہاتھ انکے گھٹنوں پر رکھ چکی تھی۔۔خاموشی سے انکی جانب دیکھتے اس نے نرمی سے کتاب ان کے ہاتھ سے پکڑتے پاس پڑے میز

پر رکھ دی۔۔عزیر صاحب اب سنجیدگی سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔جو انکو دیکھتی ہولے سے مسکرا دی۔۔

"بابا۔۔بچپن سے مجھے یہی لگتا تھا کہ میرال آپ سے زیادہ اٹیچڈ ہے۔۔وہ ہر بات دھڑلے سے کہہ دیا کرتی تھی جبکہ مجھے اپنی کوئی بھی بات منوانے میں سخت گھبراہٹ محسوس ہوتی تھی۔۔تب مجھے میرال بہت لکی لگتی تھی کہ کیسے وہ اپنی ہر بات آرام سے کہہ جاتی ہے۔۔"

وہ رکی تھی۔۔

"بابا۔۔آج مجھے شدت سے محسوس ہوا کہ میرال اب پہلے والی میرال نہیں رہی، وہ بڑی ہو گئی ہے۔۔ایسی بیٹی جو خود سے پہلے اپنے والدین کی خوشی کو ترجیح دیتی ہے۔۔"

عزیز صاحب سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھتے اسے سن رہے تھے۔۔

"سفینہ پھپھو ہمیں بھی بہت عزیز ہیں بابا۔۔اور عمیر بھائی تو ہمارے سگے بھائیوں کی مانند ہیں۔۔ہم بلکل

نہیں چاہیں گے کہ وہ ہم سے دور ہوں۔۔ مگر بابا وقتی ناراضگیوں کے ڈر سے کسی کی ساری زندگی کی خوشیوں کو داؤ پر نہیں لگایا کرتے۔۔مجھے عمیر بھائی سے کوئی بیر نہیں ہے، وہ میرے بھائی ہیں لیکن بابا میرال خوش نہیں ہے۔۔اس سے بڑی وجہ اور کیا ہو سکتی ہے بابا کہ آپکی بیٹی ہی خوش نہیں ہے۔۔وہ آپکی خوشی کی خاطر خاموش ہے۔۔ مگر

وہ خوش نہیں ہے۔۔میری بات پر غور کیجئے گا بابا۔۔"

اپنی بات مکمل کرتی وہ اٹھی تھی۔۔انکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے کر انکے ماتھے پر بوسہ دیتی،ایک مسکراتی نظر انکے پر سوچ چہرے پر ڈالتی، باہر کی جانب چل دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

ٹیرس پر پڑے جھولے پر بیٹھی، پر سوچ نگاہیں آسمان پر ٹکائے وہ ہلکا ہلکا جھولا جھول رہی تھی۔۔

جس چہرے پر ہماوقت مسکراہٹ رقصاں کرتی تھی، جن آنکھوں میں ہماوقت شرارت ناچا کرتی تھی اب

وہ چہرہ اور آنکھیں اکثر اداس رہتی تھیں۔۔

کچھ دن پہلے بابا نے اپنے پاس بلا کر جو خبر اسے سنائی تھی وہ اسکے لئے کسی طوفان سے کم نہ تھی۔۔خاموش طوفان۔۔جو بس اسی کے اندر اٹھا تھا اور اس کے اندر ہی دم توڑ گیا تھا۔۔

بابا کے خوشی سے دھمکتے چہرے کو دیکھتے اس نے بمشکل ہونٹوں کو کھینچتے سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔

دائم سے اس دن کے بعد میرال نے رابطہ منطقع کر دیا تھا۔۔وہ اسکی آواز بھی سننے کی ہمت نہ کر پاتی تھی۔۔ سکرین پر اسکے میسجز اور کالز دیکھ وہ کر گھٹ گھٹ کر رو دیتی تھی۔۔لیکن آخر کب تک۔۔سچ تو اسے پتا چلنا ہی تھا پھر وہ خود ہی کیوں نہ اسے بتاتی۔۔

وہ جانتی تھی وہ بکھر جائے گا۔۔وہ بچوں سا دل رکھنے والا معصوم لڑکا اپنی محبت سے

دستبرداری کی خبر سنتے ٹوٹ جائے گا۔۔وہ خود سے زیادہ دائم کی تکلیف کا سوچتی اذیت میں مبتلا تھی۔۔ مگر وہ بے بس تھی۔۔

وہ پیاری سی لڑکی اپنے باپ کے خوشی سے دھمکتے چہرے کی خاطر اپنی محبت سے دستبردار ہونے کو

تیار تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بہت سے لوگ دنیا میں فقط ماں باپ کی خاطر

کہانی موڑ لیتے ہیں۔۔ محبت چھوڑ دیتے ہیں۔۔

شائد اسی کو زندگی کہا جاتا ہے جہاں خواہش حسرت بن کر رہ جاتی ہے۔۔

رات قطرہ قطرہ بہہ رہی تھی،اس کے آنسوؤں کی مانند،جو چپکے سے آنکھوں سے نکلتے،
کنپٹی سے ہوتے اسکے بالوں میں جذب ہو رہے تھے۔۔

****

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

راؤ فیملی ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھی مکمل خاموشی کے ساتھ ناشتے کی طرف متوجہ
تھی۔۔سر براہی کرسی پر حدید راؤ سنجیدگی سے چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے نظر
سامنے کھلی اخبار پر ٹکائے ہوئے تھے۔۔

دائم اپنے خیالوں میں کھویا چائے کے کپ کے کناروں پر انگلی پھیر رہا تھا۔۔ہادی کو گود

میں اٹھائے امل نے ایک نظر اسکی جانب دیکھتے ارتضیٰ کو آنکھ کا اشارہ کیا تھا۔۔

ارتضیٰ نے اسکا اشارہ سمجھتے بولنے کی خاطر گلا کھنکارہ۔۔

"اممم۔۔ڈیڈ کچھ بات کرنی تھی آپ سے۔۔"

ارتضیٰ کی آواز پہ حدید راؤ سمیت سب اسکی جانب متوجہ ہوئے۔۔

"بولو ارتضیٰ۔۔"

ارتضیٰ کی جانب دیکھتے وہ سنجیدگی سے بولے۔۔

"وہ۔۔ڈیڈ افریشم نے عزیر انکل سے بات کی تھی۔۔"

ارتضیٰ کی بات سنتے دائم نے ہاتھوں کو مٹھی کی صورت میں دباتے خود پر ضبط کرتے سر جھکا دیا۔۔

"Ohh..i totally forgot about that..

تو۔۔کیا جواب دیا عزیر نے۔۔"

چائے کا کپ ٹیبل پر رکھتے وہ مکمل اسکی جانب

متوجہ ہوئے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی ڈیڈ میں یہی کہنے والا تھا کہ ایک مرتبہ آپ عزیز انکل سے بات کر لیں پلیز۔۔"

"ضرور کروں گا۔۔ مگر اس نے افریشم کو کیا جواب دیا۔۔"

انکی بات پر عائشہ نے بھی سوالیہ نظروں سے ارتضٰی کی جانب دیکھا۔۔

ارتضٰی نے ایک نظر دائم کو دیکھا جو سر جھکائے اپنا دھیان مکمل طور پر ناشتے کی جانب

لگائے بیٹھا تھا۔۔

"ڈیڈ۔۔انہوں نے میرال کا۔۔"

"آ۔۔ایک منٹ۔۔"

فون کی آواز پر انہوں نے ہاتھ کے اشارے سے ارتضیٰ کی بات کو روکا جس پر اس نے آہستہ سے سر ہلا دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بہت لمبی زندگی ہے بھئی۔۔ابھی تمہارا ہی زکر چل رہا تھا۔۔"

فون کان سے لگائے وہ خوشگوار لہجے میں بولے تھے۔۔

انکی بات پر ارتضیٰ،امل اور شہریار نے نا سمجھی سے نظروں کا تبادلہ کیا تھا۔۔البتہ دائم

ہنوز پہلی پوزیشن میں بیٹھا تھا۔۔

دوسری جانب جانے کیا کہا گیا تھا، جس پر حدید راؤ کی آنکھوں میں سب نے واضح خوشی کی چمک دیکھی تھی۔۔

"یار۔۔میں ایک مرتبہ پھر سے تمہارا شکر گزار ہوں۔۔"

لہجے میں شکر گزاری کا عنصر سموئے وہ دل سے بولے تھے۔۔عائشہ شائد انکی بات سمجھ گئی تھیں۔۔گہری سی مسکراہٹ لئے وہ حدید راؤ کو دیکھ رہی تھیں۔۔

وہ تینوں ہنوز ناسمجھی سے کبھی ایک دوسرے کو تو کبھی اپنے باپ کو دیکھ رہے تھے۔۔

سلام دعا کے بعد انہوں نے فون بند کرتے میز پر رکھا اور سب کی جانب ایک مسکراتی نظر ڈالتے، نظریں دائم پر ٹکائیں جو سب سے الگ تھلگ سر جھکائے بیٹھا تھا۔۔

"..Daim..you once asked for a gift"

دائم نے انکی بات پر سر اٹھائے ناسمجھی سے انکو

دیکھا تھا۔۔حدید راؤ پیار سے اسکو دیکھتے مسکرائے تھے۔۔

"عزیر نے میرال کیلئے ہاں کر دی ہے۔۔"

خوشگوار لہجے میں بولتے وہ سب کو حیرت کے سمندر میں ڈال چکے تھے۔۔

سب سے پہلے امل ہوش میں آتی خوشی اور بے یقینی سے زور سے چیخی تھی۔۔ہادی ماں کو چیختا دیکھ یک دم خوف زدہ ہوتا باپ کی طرف لپکا تھا۔۔شہریار نے نفی میں سر ہلاتے ہادی کو تھاما اور ایک مسکراتی نظر خوشی سے لال ہوتی اپنی بیوی پر ڈالی جو اپنی جگہ پر ہی بیٹھے ارتضیٰ کے بازو کو جکڑے ہوئے تھی۔۔ارتضیٰ نے بے حد خوشی سے حدید راؤ کی جانب دیکھا جس پر انہوں نے مسکراتے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔گویا اسکے خیالات کی تصدیق کی تھی۔۔

اور دائم۔۔دائم نے ایک گہری سانس بھر کر رب کا شکر ادا کرتے، سر اپنے ہاتھوں میں

گرایا تھا۔۔

ارتضیٰ اپنی جگہ سے اٹھتا اسکی جانب آیا۔۔اسکے کندھوں پر ہاتھوں سے زور ڈالتے اسے ہولے سے ہلایا تھا۔۔

دائم یکایک اسکا بازو تھامتا اسکے سینے سے لگ گیا۔۔

ارتضیٰ نے مسکراتے اسکے گرد بازو باندھتے اسے خود میں بھینچا تھا۔۔باقی سب مسکراتی نظروں سے اسکی کیفیت ملاحظہ کر رہے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خود سے الگ کرتے ارتضیٰ نے شانوں سے تھامتے اسے اپنے سامنے کھڑا کیا۔۔آنسوؤں سے لبریز آنکھیں،خوشی اور کچھ بے یقینی سے سرخ چہرہ لئے وہ مسکرا رہا تھا۔۔سچی مسکراہٹ۔۔جو اسکی طبیعت کا خاصا تھی۔۔

"میں بے یقین ہوں بھائی۔۔"

اسکی بات سنتے سب مسکرائے دیے۔۔

"تمہیں میرال بہت مبارک ہو۔۔"

ارتضیٰ کے ہلکے سے کہنے پر دائم کی نم مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔۔

حدید راؤ اور عائشہ اٹھتے اسکے قریب آئے تھے۔۔اسے گلے سے لگائے نیک خواہشات دیتے، آفس جانے کی غرض سے باہر کی جانب چل دیے۔۔عائشہ بھی انکو گیٹ تک چھوڑنے انکے پیچھے چل دیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"یار میں تو جون ایلیاء کے شعروں کا مجموعہ اکٹھا

کیئے تمہیں سینڈ کرنے والا تھا۔۔"

شہریار ہادی کو اٹھائے مصنوئی دکھ سے بولا تھا۔۔اسکی بات پر سب کا قہقہ بلند ہوا تھا۔۔

"اپنے پاس ہی رکھیں۔۔بجو سے ناراضگی کے دنوں میں کام آئیں گے۔۔"

اپنی پرانی جون میں واپس آتے دائم کو سیکنڈ بھی نہیں لگا تھا۔۔

ارتضیٰ انکی باتوں پر مسکراتا،افریشم سے بات کرنے کی غرض سے انکو نوک جوک کرتا چھوڑ باہر کی جانب چل دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

اب اگر ہزارہ کی طرف نظر ڈالی جائے تو عزیر صاحب کے کمرے میں کھڑی افریشم بے یقینی سے منہ پر ہاتھ رکھے اپنے سامنے کھڑے بابا کو دیکھ رہی تھی جو فون پر حدید راؤ کو ہاں میں جواب دیتے اب مسکرا کر آنکھیں کھولے انکی جانب بے یقینی سے دیکھتی

اپنی بڑی بیٹی کو دیکھ رہے تھے۔۔پاس پڑے صوفے پر بیٹھیں افشاں مزے سے دونوں باپ بیٹی کے ایکسپریشنز ملاحظہ کر رہی تھیں۔۔

ٹرانس سے باہر نکلتے وہ تیزی سے انکے سینے سے چمٹی تھی۔۔

"یااللہ۔۔بابابابا۔۔مجھے یقین نہیں آرہا۔۔آپ نے کیا کہا ابھی بابا۔۔ایک دفعہ پھر سے کہیں۔۔"

سر انکے سینے سے اٹھائے انکی آنکھوں میں دیکھتی وہ خوشی اور بے یقینی کی ملی جلی کیفیت میں گری تھی۔۔

"اپنے سسرال والوں سے کہو ہزارہ آنے کی تیاری کرلیں۔۔"

"بابا۔۔تھینک یو۔۔تھینک یو سو مچ۔۔"

انکے سینے سے لگی وہ نم آواز میں بولی۔۔

"میرے بچوں کی خوشیاں مجھے ہر ایک چیز سے زیادہ عزیز ہیں۔۔"

اسکا سر تھپتھپاتے وہ پیار سے بولے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افشاں انکو دیکھتیں مسکرادیں۔۔

"میرال تم بھی ہمیں جوائن کر سکتی ہو۔۔"

دیوار کی اوٹ میں لہراتا ڈوپٹہ دیکھ کر وہ انہوں نے مسکراہٹ دبائی تھی۔۔

باہر کھڑی میرال نے زبان دانتوں تلے دبائے آنکھیں زور سے میچی تھیں۔۔

افریشم اور افشاں نے ہنستے ہوئے دروازے کی جانب دیکھا جہاں وہ جھجل سی مسکراہٹ

لئے کھڑی تھی۔۔

بابا نے ایک بازو پھیلاتے اسے اپنی جانب بلایا۔۔

انکا پھیلا ہوا بازو دیکھ کر وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی انکی جانب آئی اور شرمیلی مسکان کے ساتھ انکے بائیں کندھے کے ساتھ لگ گئی۔۔افریشم نے اسکا ہاتھ زور سے دباتے منہ ہی منہ میں اسے مبارک دی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

******

ہزارہ کی ٹھنڈی شام میں شال کو اپنے گرد اچھے سے لپیٹے وہ لان میں پڑی کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھی، سرخ عارض اور اٹھتی گرتی پلکوں کی اوٹ سے فون کی سکرین کو دیکھ

رہی تھی۔۔جہاں اسکی عزیز از جان ہستی بنا کوئی بات کیئے بس اپنی گہری آنکھوں سے اسکو نہار رہا تھا۔۔

اسکے لال انار جیسے گال دیکھ کر وہ سر جھکائے مسکرا دیا۔۔۔

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔
ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔
(Neramag@gmail.com)
(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔
شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

"تمہارے یہی انداز مجھے مزید تمہارا اسیر کرتے ہیں۔۔"

گھمبیر لہجہ تھا،جو افریشم کو مزید شرمانے پر مجبور کر گیا۔۔

"آپکی ان گہری آنکھوں کی گہرائی میں، میں خود کو ڈوبتا ہوا محسوس کرتی ہوں ارتضیٰ۔۔"

سکرین کی جانب دیکھتی وہ مسکرائی تھی۔۔

"میرا بس چلے تو تمہیں اپنے سامنے بٹھائے اپنی نظروں کے ارتکاز سے ان روئی جیسے گالوں پر پھیلتی سرخی، ان ہونٹوں پر ابھرتی شرمگیں مسکان اور ان

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہد رنگ آنکھوں پر پڑی گھنی پلکوں کی چادر کا گرنا پڑنا دیکھتا رہوں۔۔"

اپنی بات کہے اس نے گہری سانس بھری تھی۔۔

"مگر تم اتنی دور جا بیٹھی ہو۔۔"

افریشم اسکی بات پر سر جھکائے مسکرا دی۔۔

"جلد آجاؤں گی ارتضیٰ۔۔"

"تمہیں جلد از جلد آنا ہوگا مسسز ارتضیٰ۔۔"

کیا مان تھا لہجے میں۔۔

"اور کوئی حکم میرے شہزادے۔۔"

آنکھیں بند کرتی وہ مہذب لہجہ لئے پیار سے بولی تھی۔۔ارتضیٰ سر نفی میں ہلاتا مسکرا دیا۔۔

"جب سے تم زندگی میں آئی ہو زندگی گویا خوبصورت ڈگر پر چل پڑی ہے۔۔اب یہ لفظ تمہارے احسانات سے قدرے چھوٹا لگتا ہے۔۔ مگر پھر بھی۔۔ بہت بہت شکریہ افریشم۔۔"

لہجہ اور آنکھیں فرطِ جذبات سے لبریز تھیں۔۔

"ہم دونوں ایک ہیں ارتضیٰ۔۔ شکریہ جیسا لفظ ہمارے درمیان کوئی معنی نہیں رکھتا۔۔اور میں نے کوئی احسان نہیں کیا۔۔ یہ میرے بہن بھائی کی خوشی کا معاملہ ہے، بس ایک کوشش کی تھی۔۔اللہ نے قریب ہو کر سن لی۔۔الحمدللہ۔۔"

"شکر اللہ۔۔"

سکرین پہ ایک دوسرے کی جانب دیکھتے وہ محبت سے مسکرا دیے۔۔

******

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لاؤنج میں بیٹھے وہ سب آپس میں آنے والے وقت کی پلیننگ میں مصروف تھے۔۔

عائشہ اور امل سر جوڑے ایک اہم معمہ حل کرنے میں لگی تھیں۔۔اور وہ معمہ تھا

شاپنگ کا۔۔خواتین کا پسندیدہ مشغلہ۔۔

سینٹرل ٹیبل کے ساتھ کھڑا ہادی کوکیز کا آپریشن کر کے اسکے اجزاء کا جائزہ لینے کے بعد

انہیں کھانے

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں مصروف تھا۔۔احتیاط بھی تو ضروری ہے بھئی۔۔

دوسرے صوفے پر شہریار اور دائم اپنے قصے کھولے بیٹھے تھے۔۔جبکہ فون بند کرتا

ارتضیٰ انکی جانب آتا، سنگل صوفے پر براجمان ہو چکا تھا۔۔

"سو گائز۔۔ہزارہ جانے کا کیا پلین ہے آپ سب کا۔۔"

ٹانگ پر ٹانگ جماتا ارتضیٰ ان سب کو دیکھتا بولا تھا۔۔

"تم اور ڈیڈ ڈیسائیڈ کرو۔۔ ہماری طرف سے تو اینی ٹائم۔۔ ہم فری ہی ہیں۔۔"

جواب امل کی جانب سے آیا تھا۔۔

"میرے خیال میں کمنگ ویک اینڈ ٹھیک رہے گا۔۔"

"کمنگ ویک اینڈ مطلب دو دن بعد۔۔"

عائشہ کی بات پر ارتضیٰ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔

"دو دن بعد کیوں ارتضیٰ رات کو ہی روانہ ہو جاتے ہیں۔۔"

شہریار کے آنکھ دبا کر شرارت سے بولنے پر ارتضیٰ سمیت سب مسکرا دیے۔۔

"ہالڈ آن گائز۔۔ہزارہ کیوں جانا ہے۔۔"

دائم کی بات سنتے سب نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔

"میرا مطلب جسٹ فار بات پکی۔۔"

اس سے پہلے کہ کوئی اسکی دماغی حالت پر شک کرتا، فوراً سے وضاحت دی تھی۔۔

"نہیں تو کیا تمہاری بارات لے کر جائیں۔۔"

شہریار نے اسکے کندھے پر ایک زوردار تھپڑ جھڑا تھا۔۔

"فار گاڈ سیک۔۔ہم ہزارہ صرف ایک بات پکی کے لئے جائیں گے۔۔جب کہ ہمیں پتا ہے بات پہلے سے پکی ہے۔۔"

بھنویں اکٹھی کرتا وہ چڑتے ہوئے بولا تھا۔۔

"تو۔۔کیا چاہتے ہو تم۔۔"

ارتضیٰ نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔

"یہ الٹی سیدھی رسموں کی بجائے سیدھا سیدھا نکاح کیوں نہیں رکھ لیتے۔۔"

دائم کی دلی خواہش زبان پر آئی تھی۔۔

سب نے منہ کھولے اسے دیکھا تھا۔۔

"برخودار تم آجکل ہر بات سیدھی سیدھی نہیں بول رہے۔۔"

لاؤنج میں داخل ہوتے حدید راؤ اسکی سیدھا سیدھا نکاح والی بات سنتے بولے تھے۔۔

دائم نے انکی آواز پر زور سے آنکھیں میچی۔۔جبکہ باقی سب کا قہقہ نمودار ہوا تھا۔۔

"ڈیڈ میں تو آپ سب کی آسانی کے لئے بول رہا ہوں۔۔ایک ہی مرتبہ کام ختم کریں۔۔کہاں روز روز ہزارہ کے چکر لگاتے پھریں گے۔۔"

کیا کانفیڈینس تھا۔۔

"تم ہماری فکر مت کرو۔۔ہمیں روز روز ہزارہ جانا اچھا لگتا ہے۔۔"

شہریار ہو اور بولے نہ۔۔ناممکن۔۔

"شہریار بھائی۔۔آپ ہزارہ کی بجائے اب کراچی کی

فلائٹ پکڑیں گے وہ بھی اکیلے۔۔"

دائم اسکے نزدیک ہوتا چباتے ہوئے بولا تھا۔۔شہریار اسکی بات ہوا میں اڑاتا ارتضیٰ کی جانب متوجہ ہوا۔۔

"ڈیڈ میرے خیال میں یہ آئیڈیا ٹھیک رہے گا۔۔اب جبکہ ہمیں انکے جواب کا پتا ہی ہے تو کیوں نہ نکاح کی رسم ہی ادا کر لی جائے۔۔"

ارتضیٰ کی بات پر حدید راؤ نے ایگری کرتے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"آل رائٹ۔۔عزیر سے بات کر کے میں باقی کے مراحل طے کر لوں گا۔۔آپ لوگ نکاح کی تیاری شروع کریں۔۔"

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہتے، وہ نشست چھوڑتے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔

دائم کا 'یاہو' انکے جاتے ہی بلند ہوا تھا۔۔ہادی نے چونکتے اپنے ماموں کی جانب

دیکھا۔۔

"اوئے تم بہن بھائیوں نے میرے بیٹے کا ترا نکال دینا ہے کسی دن۔۔"

ہادی کو اپنی گود میں لیتا وہ دائم کو آنکھیں دکھاتا

بولا۔۔ باقی سب اسکی بات سنتے ہنس دیے تھے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امل اور عائشہ ایک دفعہ پھر سے اپنا پسندیدہ مشغلہ شروع کر چکی تھیں۔۔

****

سر سجدے سے اٹھاتا اب وہ تشہد کی حالت میں بیٹھا تھا۔۔شہادت کی انگلی اٹھائے اس نے اللہ کے واحد و لا شریک اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اللہ کے رسول ہونے کی گواہی دی تھی۔۔درود و دعا کے بعد اس نے پہلے دائیں طرف کو سر گھمایا، پھر بائیں جانب کو سلام پھیرا تھا۔۔

دعا کیلیئے ہاتھ اٹھاتے اسکی گہری سیاہ آنکھیں ہلکی سی نمی لئے تھیں۔۔وہ اپنے اللہ کا شکر گزار تھا، جس نے اسکی سوچ سے پرے اسکو نواز دیا تھا۔۔جب وہ ناامید ہو چکا تھا، تب اوپر والی پاک ذات نے اسے مایوسیوں کے کنویں سے باہر دھکیلا تھا۔۔

وہ ذات پاک کبھی کسی کو مایوس نہیں کرتی۔۔وہ ربِ

عظیم انسان کی سوچ سے بالاتر ہو کر نوازتا ہے۔۔بس اس پر کامل یقین ہونا چاہیے، وہ مایوس نہیں کرے گا۔۔اس کے 'کن' پر یقین رکھنا چاہیے، وہ ایسے 'فیکون' فرمائے گا کہ تم حیران رہ جاؤ گے۔۔

دعا کے بعد ہاتھ چہرے پر پھیرتے دائم نے ہاتھ بڑھا کر بیڈ سائیڈ پر پڑا موبائل پکڑا۔۔

میرال کی چیٹ اوپن کرتے اس نے میسج ٹائپ کرتے سینڈ کے آپشن کو دبایا تھا۔۔

"..I am blessed"

"..Me too"

چند ثانیے بعد ہی جواب موصول ہوا تھا جسے دیکھتا وہ دل سے مسکرا دیا۔۔

****

ہادی کو سلا کر کندھے سے الگ کرتی، اسے بیڈ کے وسط میں رکھتی وہ سیدھی ہوئی تھی۔۔ نظریں سامنے کاؤچ پر بیٹھے اپنے شوہر پر گئی تھیں جو لیپ ٹاپ گود میں رکھے پورے انہماک سے اپنا کام کر رہا تھا۔۔

ہلکی سی مسکراہٹ اسکے لبوں کو چھو گئی تھی۔۔وہ صرف اسکے اور ہادی کی وجہ سے یہاں موجود تھا اور اپنا سارا کام آن لائن مینج کر رہا تھا۔۔

وہ شادی کے پہلے دن سے ایسا ہی تھا بے حد خیال رکھنے والا، امل کی چھوٹی چھوٹی بات کا دھیان رکھنے والا۔۔اپنی فیملی سے دور جانے کے باوجود شہریار نے اسے کبھی انکی کمی محسوس نہیں ہونے دی تھی۔۔اور پھر ہادی کی پیدائش پر تو گویا وہ خوشی سے پاگل ہی ہو گیا تھا۔ کئی دن وہ آفس نہیں گیا تھا، سائے کی مانند امل اور ہادی کے ساتھ چپکا رہا تھا۔ ہادی کی پیدائش کے بعد وہ مزید امل کا گرویدہ ہو چکا تھا۔۔اسکی جان گویا امل میں بستی تھی۔۔ہوش سنبھالتے ہی امل کو اپنے دل میں بسا لیا تھا اس نے۔۔وہ ایک آئیڈیل شوہر تھا۔۔اور امل کو اپنے شوہر سے عشق تھا۔۔

ماضی کے پلوں کو یاد کرتی وہ مسکراتی اسکی جانب بڑھی، کاؤچ میں اسکے ساتھ بیٹھتے سر

اسکے کندھے

پر ٹکا دیا۔۔

کی-بورڈ پر چلتی شہریار کی انگلیاں ایک لمحے کو رکی تھیں، دلکش سی مسکراہٹ نے اسکے لبوں پر احاطہ کیا تھا اور وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔۔

بنا کوئی بات کئے وہ ہنوز اسکے کندھے پر سر رکھے آنکھیں موندے ہوئے تھی۔۔ میل سینڈ کرتے شہریار نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا، آہستہ سے اپنا رخ موڑتے اس نے امل کا چہرہ تھام کر اوپر کی جانب کرتے اپنی آنکھیں اسکی آنکھوں میں پیوست کی تھیں۔۔

ایک کی آنکھوں میں اگر محبت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا تو دوسرے کی آنکھوں میں اسکے لئے بے انتہا عشق تھا۔۔

"ہر آنے والا دن مجھے اپنی بیوی کی محبت میں مزید گرفتار کر رہا ہے۔۔"

"ہر آنے والا دن مجھے اپنے شوہر کا مزید اسیر بنا رہا ہے۔۔"

ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے وہ محبت سے بولے تھے۔۔

"صرف میری امل۔۔"

اسکے ماتھے سے ماتھا ٹکائے وہ مسکرایا تھا۔۔

امل اسکی بات پر لال گلاب ہوتی اسی کے سینے سے لگ گئی۔۔

****

دونوں ہاتھوں میں اسکا چہرہ تھامے وہ عقیدت سے اسکی بے داغ پیشانی پر لب رکھے ہوئے تھا۔۔شرمگیں سی مسکراہٹ لئے اسکی دلہن نظریں جھکائے پیشانی پر اسکا لمس محسوس کر رہی تھی۔۔بلاآخر وہ دونوں ایک دوسرے کے نصیب میں لکھے جا چکے تھے۔۔نکاح کے مضبوط بندھن نے انکو ایک دوسرے کے ساتھ منسوب کر چھوڑا تھا۔۔وہ خوش تھے،بے انتہا خوش تھے۔۔

ایک دوسرے کو نکاح میں قبول کرتے انکا رواں رواں خدا کا شکر گزار تھا۔۔

بوسہ دیتے وہ پیچھا ہوتا اب مسکراتی آنکھوں سے

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔اسکی نظروں کی تاب نہ لاتی وہ سر جھکا گئی۔۔

سفید انار کلی فراک میں ملبوس حوروں کی مانند میرال اب میرال دائم بن چکی تھی۔۔اسکے نام کا ساتھ ہی اتنا خوشگوار کن تھا۔۔

سفید شلوار سوٹ میں شہزادوں سا دکھنے والا دائم اپنی حور کو اپنے نام کر چکا تھا۔۔ہمیشہ

کیلئے۔۔ کبھی نہ بچھڑنے کے لئے۔۔

اسکے موہنے روپ سے نظریں چراتا اب وہ اسکے ساتھ نشست سنبھال چکا تھا۔۔ گھر والوں کے چہرے اپنے بچوں کی خوشیوں کو دیکھ، جگمگا رہے تھے۔۔

ہزارہ کی سہانی شام آج صرف اور صرف میرال اور دائم کے نام تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

****

مٹھائی کی ٹرے کو اچھے سے سجائے، سب کا منہ

میٹھا کروانے کی غرض سے ٹرے تھامے وہ مڑی ہی تھی جب نظر کچن کے دروازے میں کھڑے ارتضیٰ پر پڑی تھی۔۔

شفید شلوار سوٹ پر سکن شال کی بُکل مارے، بازو سینے پر باندھے، ایک کندھا کچن کے دروازے سے ٹکائے وہ فرصت سے اپنی بیوی کا جائزہ لے رہا تھا۔۔

نارنجی ساڑھی پر بالوں کا ڈھیلا سا جوڑا بنائے، لائٹ سے میک اپ کے ساتھ اسکا حسین مکھڑا اور بھی دھمک رہا تھا۔۔

بلش ان کی ضرورت ہی نہ تھی، اسکے دیکھنے سے ہی وہ سرخ انار ہو چکی تھی۔۔

ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ وہ افریشم کی جانب بڑھا جو ٹرے تھامے، سر جھکائے کھڑی تھی۔۔

اسکے قریب پہنچتے ارتضیٰ نے ٹرے اسکے ہاتھ سے لیتے شیلف پر رکھ دی۔۔ دونوں شانوں سے تھامتے خود سے نزدیک کرتا، وہ افریشم کو سینے سے لگا چکا تھا۔۔ اسے اس وقت کسی چیز کی تمنا نہ تھی سوائے اپنی افریشم کو محسوس کرنے کے۔۔ پکڑ مزید سخت ہوئی تھی، افریشم اسکے سینے سے لگی کسمسائی تھی۔۔

خود سے الگ کرتا اب وہ اسکے چہرے کو تھامے اپنی آنکھوں کو اسکے موہنے روپ سے نہار رہا تھا۔۔افریشم

کی نظریں ہنوز جھکی ہوئی تھیں۔۔

"میری طرف دیکھو افریشم۔۔"

پیار بھرا حکم دیا تھا۔۔

آہستہ سے پلکیں اٹھاتے افریشم نے اسکی آنکھوں میں دیکھا، لبوں پر مسکراہٹ برقرار تھی۔۔

"تم مجھے مار ڈالو گی کسی دن۔۔"

گھمبیر لہجے میں اسکی آنکھوں میں دیکھتا بولا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ارتضیٰ۔۔۔"

اسکی بات پر بے ساختہ اپنا ہاتھ اسکے سینے پر رکھتی وہ گھبرائے لہجے میں بولی تھی۔۔ارتضیٰ ہلکے سے مسکرا دیا۔۔

"سچ کہہ رہا ہوں۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ایسی باتیں مت کریں ارتضیٰ میرے دل کو کچھ ہوتا ہے۔۔"

"اچھی بات ہے۔۔اگلی مرتبہ تم مجھے چھوڑ کر تو نہ

جاؤ۔۔"

"نہیں جاؤں گی مگر اگلی مرتبہ آپ ایسی بات بھی نہیں کریں گے۔۔"

بھرائی آواز میں کہی اسکی بات پر ارتضیٰ مسکرا دیا۔۔

"تمہیں میری نظر لگ جائے گی افریشم۔۔اتنا مت سجا کرو۔۔"

"آپ کے لئے ہی تو سجی ہوں۔۔"

اسکی آنکھوں میں دیکھتی وہ مسکرائی تھی۔۔۔

ہاتھ اسکے شانوں پر رکھتی، ایڑھیاں زمین سے اٹھائے اس نے ارتضیٰ کی روشن پیشانی پر پیار بھرا لمس چھوڑا تھا۔۔

مزید خود سے قریب کرتا وہ اس پر جھکا ہی تھا جب افشاں کی آواز نے دونوں کو بوکھلانے پر مجبور کر دیا۔۔وہ لاؤنج سے افریشم کو آواز لگا رہی تھیں۔۔

"آ۔آئی ماما۔۔"

تیزی سے اسکا حصار توڑتی وہ ہڑبڑا کر بولی تھی۔۔ٹرے تھامتی وہ کچن سے باہر نکلتی دروازے پر رک کر

مڑی تھی۔۔

ارتضیٰ ہنوز اسی جگہ پر کھڑا مسکراتی نظروں سے اسکی جانب دیکھ رہا تھا۔۔

"..I love you ...beyond anything"

گردن موڑے وہ شرارتی لہجہ لئے بولی تھی۔۔

"آمنے سامنے کا وعدہ ہوا تھا۔۔"

آنکھیں چھوٹی کرتے اسے یاد دلایا۔۔

"ہم آمنے سامنے ہی ہیں ارتضیٰ۔۔"

"ایسے نہیں۔۔"

اسکی جانب قدم بڑھاتے وہ بولا تھا۔۔

افریشم اسکے بڑھتے قدم دیکھ کر ٹرے تھامے کھلکھلاتی ہوئی تیزی سے کچن سے نکل گئی۔۔

ارتضیٰ بالوں میں ہاتھ پھیرتا گہری مسکراہٹ لئے اسکے پیچھے چل دیا۔۔

****

"ہم کہیں مر ہی نہ جائیں، خدا خدا کرتے۔۔

چشمِ بد دور، اتنا پیارا نہیں لگا کرتے۔۔"

ایک دلکش سی آواز پر میرال نے حیرت سے گردن موڑے اسے دیکھا تھا جو آنکھوں میں چاہتوں کا جہان اور لبوں پر خوبصورت سی مسکراہٹ لئے براہِ راست اسی کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔

کچھ پل اسے دیکھنے کے بعد وہ دھیما سا ہنس دی۔۔

"اپنی بھابھی کا شکریہ ادا کرو۔۔ورنہ سستے مرزا غالب نہ بنے بیٹھتے یہاں۔۔"

ڈوپٹے کا ایک پلو ہاتھ سے پکڑے وہ اترائی تھی۔۔

دائم اسکی ادا پہ سر جھکائے مسکرا دیا۔۔

"تم بولو تو بندہ ان کے چرنوں میں سلامی پیش کرنے کو حاضر ہے۔۔"

سینے پہ ہاتھ رکھتا وہ ادب سے گویا ہوا۔۔

میرال کا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔

دائم نے پیار بھری نظروں سے اسکے خوشی سے

جگمگاتے چہرے کو آنکھوں میں اتارا تھا۔۔

"بھئی آجکل کے زمانے میں تو حیا باقی نہ رہی۔۔ کیسے منہ کھولے دونوں قہقے لگا رہے ہیں۔۔"

انکی طرف آتے شہریار نے بڑے بزرگوں کی طرح تبصرہ کیا تھا۔۔

امل نے زور سے تھپڑ شہریار کے کندھے پر رسید کیا۔۔ جبکہ افریشم اور ارتضیٰ سمیت میرال اور دائم کا قہقہہ بلند ہوا تھا۔۔

"محلے کی ایک عدد باجی رشیداں کا کردار باخوبی سرانجام دے رہے ہیں آپ شہریار بھائی۔۔"

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

شہریار کیوں بھول جاتا تھا کہ مقابل بھی اسی کا خون دائم حدید راؤ تھا۔۔

"میرے بھائی زمین پر ہی رہ۔۔ پہلے ہی سسک سسک کر لڑکی ملی ہے۔۔"

شہریار نے ایک مرتبہ پھر نشانہ باندھا تھا۔۔

سب کے چہروں پر پھر سے مسکراہٹ بکھر گئی۔۔

ان سب کو باتوں میں مصروف دیکھ کرار تضیٰ

افریشم کے نزدیک کھسکا تھا۔۔

"تم تیار ہوناں۔۔"

اسکے پوچھنے پر افریشم نے ناسمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تمہیں اسلام آباد واپس جانا ہے آج۔۔"

حکمانہ لہجہ تھا۔۔افریشم کی آنکھیں واہوئی تھیں۔۔

"لیکن آج ہی تو نکاح ہوا ہے۔۔"

"ہاں تو بس کام ختم۔۔اب تم میرے ساتھ واپس چلو گی۔۔بھولو نہیں تو تم جلد واپسی کا یقین دلا چکی ہو۔۔"

اسکے ٹیڑھے میڑھے زاویے بناتے چہرے کو دیکھ کر وہ مسکرایا تھا۔۔

"چلو گی ناں۔۔"

اب کی بار پیار بھرا سوالیہ انداز تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

افریشم نے اسکی جانب دیکھتے مسکرا کر سر اثبات میں ہلا دیا۔۔

****

اپنے آفس میں بیٹھا وہ کسی کیس کی فائل کو دیکھنے میں مصروف تھا، جب اسکا فون بجا۔۔ نظریں فائل پر جمائے اس نے کال یس کرتے فون کان کے ساتھ لگایا۔۔

"ایس-پی ارتضیٰ حدید راؤ سپیکنگ۔۔"

مصروف اور بارعب سا لہجہ تھا جو ایک مرتبہ سننے والے کو اسکی کشش میں مبتلا کرتا تھا۔۔

نظریں ہنوز فائل کو کھوج رہی تھیں۔۔

"مسسز ایس-پی ارتضیٰ حدید راؤ ہیئر۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسپیکر سے اسکی نرم سی آواز گونجی تھی۔۔ارتضیٰ کی مسکراہٹ بے ساختہ تھی۔۔

"جی فرمائیں محترمہ۔۔"

"آپ سے جلد آنے کو بولا تھا۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب کی بار آواز میں خفگی موجود تھی۔۔

"مم۔۔خیریت ؟۔۔"

"ارتضیٰ کل امل آپی اور شہریار بھائی کی اینیورسری ہے۔۔اور ہمیں انکے لئے گفٹ

خریدنے جاناتھا۔۔"

افریشم نے اسے تفصیلی یاددلایا تھا۔۔

ارتضیٰ ہونٹوں کو او کی شکل میں کرتا فائل بند کرتا، کرسی چھوڑتا دروازے کی طرف

بڑھا۔۔

"..Will be there in twenty minutes..get ready"

کہتے ہی اس نے فون بند کرتے جیب میں اڑسا اور گاڑی میں بیٹھتا، گاڑی گھر کے راستے

پر ڈال دی۔۔

****

"ارتضیٰ۔۔بس اب میں اور نہیں چل سکتی۔۔ہم صرف امل آپی اور بھائی کا گفٹ لینے آئے تھے۔۔آپ نے میری شاپنگ بھی سٹارٹ کر دی۔۔"

اسکی بات سنتے ارتضیٰ نے اسکی جانب دیکھا جو منہ بنائے اسکے ہمقدم تھی۔۔

ایک ہاتھ میں بیگز پکڑے دوسرے ہاتھ میں اپنی بیوی کا ہاتھ تھامے وہ قریباً آدھے سے زیادہ مال اسے گھما چکا تھا۔۔

ارتضیٰ کی پسند اس قدر مشکل ہے، یہ انکشاف آج افریشم پر ہوا تھا۔۔دس بار ریجیکٹ کرنے کے بعد اسے کچھ پسند آتا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں ایک بزی بندہ ہوں روز روز یہ شاپنگ کیلئے فراغت مجھے نہیں حاصل ہو پاتی۔۔آج موقع ہے تو سوچا اپنی بیوی کیلئے اپنی پسند کا کچھ خرید لوں۔۔"

اسکی جانب دیکھتا وہ مسکرایا تھا۔۔

"اتنا کچھ تو لے لیا ہے اب واپس چلتے ہیں۔۔میرال لوگ بھی پہنچنے والے ہوں

گے۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا اسکا موبائل بج اٹھا تھا۔۔جیب سے موبائل نکال کر کالر آئی ڈی دیکھتا وہ

افریشم کی جانب متوجہ ہوا جو اسی کو دیکھ رہی تھی۔۔

"..I've to take this call"

فون کان سے لگاتا وہ کال سننے کی غرض سے قدرے خاموش کونے کی جانب بڑھ گیا۔۔

افریشم اسے جاتا دیکھ قریب لگے جیولری سٹال سے جیولری کا جائزہ لینے لگی۔۔

"افریشم۔۔"

اپنے نام کی غیر شناسا پکار پر وہ چونک کر مڑی تھی۔۔سامنے ایک پیاری سی لڑکی چہرے پر خوشگوار حیرت لئے کھڑی تھی۔۔

افریشم کے چہرے پر شناسائی کی رمق جاگی تھی،لبوں پر مسکراہٹ گہری ہوئی تھی۔۔

"غالباً تم مجھے پہچان چکی ہو۔۔"

افریشم کے چہرے پر پھیلی مسکان دیکھ کر وہ بولی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میں تمہیں کیسے بھول سکتی ہوں۔۔تم نے دو مرتبہ

مجھے سہارا دیا تھا۔۔"

"میں نے صرف سہارا دیا تھا مگر تم اس قید میں ہماری آزادی لے کر آئی تھی۔۔"

افریشم کا ہاتھ تھامے وہ فرطِ جذبات سے لبریز لہجے میں بولی تھی۔۔افریشم اسکی بات پر مسکرادی۔۔

"میں صرف ایک وسیلہ تھی۔۔"

"میں اکثر اللہ پاک سے دعا کرتی تھی۔۔صرف ایک مرتبہ زندگی کے کسی موڑ پر تم مل جاؤ تمہیں گلے سے لگا کر تمہاری لگائی نیکی کا شکریہ ادا کر سکوں۔۔"

بھرائی آواز میں کہتے ہی اس نے افریشم کو زور سے گلے لگالیا۔۔افریشم نے مسکراتے اسکے گرد حصار باندھا تھا۔۔

"تمہارے جانے کے بعد میں تمہارے لئے بہت پریشان تھی مگر ایس۔پی ارتضیٰ کے توسط پتا چلا تھا کہ تم محفوظ ہو۔۔"

مزید افریشم کو بھینچتی وہ بولی تھی۔۔

"تم سے مل کر خوشی ہوئی پیاری لڑکی۔۔"

اس سے الگ ہوتے افریشم اسے دیکھتی پیار سے بولی تھی۔۔

"مریم۔۔مریم حیات۔۔"

سر پہ ہاتھ مارتی وہ ہنستے ہوئے بولی۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"تم سے مل کر خوشی ہوئی مریم حیات۔۔"

افریشم کے کہنے پر وہ دونوں کھل کر ہنس دیں۔۔

فون کی ٹون پر اس نے سر پر ہاتھ مارا، تیزی سے بیگ میں ہاتھ چلاتے پاکٹ سائز ڈائری اور پین نکالتے افریشم کے آگے کیا۔۔

"کیا تم مجھے اپنا نمبر اور ایڈریس دو گی؟۔۔اس وقت میں تھوڑا جلدی میں ہوں۔۔اس ماہ کی آخر میں میری شادی ہے۔۔میں تمہیں خود انوائٹ کرنے تمہارے گھر آؤں گی۔۔"

تیز تیز بولتی وہ اپنا مدعا بیان کر رہی تھی۔۔افریشم نے مسکراتے ہوئے پین پکڑتے ڈائری پر ایڈریس اور نمبر نوٹ کر دیا۔۔

"اللہ تمہیں ڈھیروں خوشیاں نصیب فرمائے آمین۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دل سے دعا دیتی وہ مسکرائی تھی۔۔مریم آمین کہتے اسے ایک مرتبہ پھر سے گلے لگاتی تیزی سے مڑ گئی۔۔

افریشم مسکراتے ہوئے اسے جاتا دیکھے گئی۔۔

"چلیں۔۔"

ارتضیٰ کی آواز پر وہ اسکی جانب مڑی، جو شاپنگ بیگ بائیں ہاتھ میں لیتا دایاں ہاتھ اسکی طرف بڑھائے کھڑا تھا۔۔

ایک مسکراتی نظر ارتضیٰ کے چہرے پر ڈالتی، اسکا بڑھا ہاتھ تھامے وہ اسکے ہمقدم ہو لی۔۔

آغاز تھا کچھ نئے احساس سے بنے پیارے رشتوں کا، دوستیوں کا۔۔

● ختم شد ●

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین(New Era Magazine)کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین